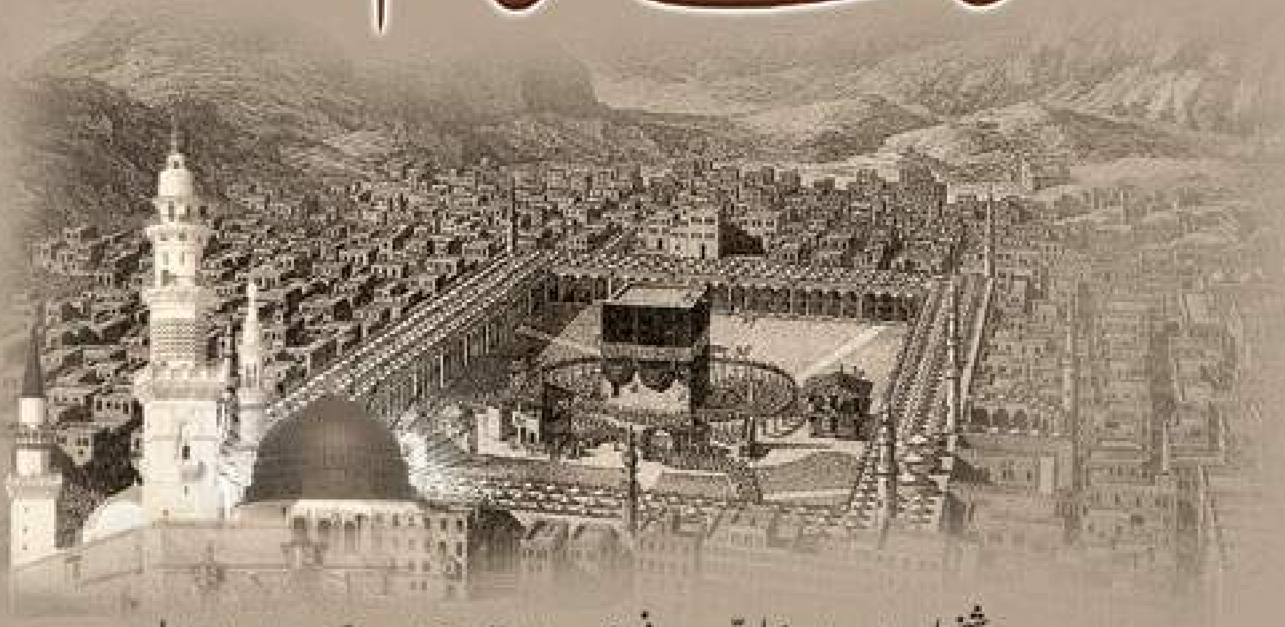
رسائلِ عطّاریہ حصہ اوّل

نماز کے احکام (حنفی)



شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ اذان

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِمدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیض گنجینہ صاحِبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے، ''جس نے قرانِ پاک پڑھا، ربّ تعالٰی کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے ربّ سے مغفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا''۔ (تفسیرِ دُرِّ منثور ج۸ ص۶۹۸ بیروت)

''اذان'' کے چار حُروف کی نسبت سے

اذان کے فضائل پر مشتمل 4 روایات

(۱) قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کا فرمان خوشگوار ہے، ''ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے''۔

(الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۱۱۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) موتی کے گُنبد

رَحمتِ عالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے، میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا، اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عرض کی، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی اُمّت کے مُؤَذِّنوں اور اماموں کیلئے۔

(کنزالعُمّال حدیث ۲۰۸۹۶ ج ۷ ص ۲۸۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۳) گُزشتہ گناہ مُعاف

سلطانِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جس نے پانچوں نَمازوں کی اذان ایمان کی بناپر بہ نیّتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہوجائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نَمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کردیئے جائیں گے۔

(کنزالعُمّال حدیث ۲۰۹۰۲ ج ۷ ص ۲۸۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(٤) مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

حدیثِ پاک میں ہے، اذان دینے والوں کیلئے ہر ایک چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی۔ مُؤَذِّن جس وقت اذان کہتا ہے فِرِشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارِغ ہوجاتا ہے تو فِرِشتے قِیامت تک اُس کیلئے مغفِرت کی دعا کرتے ہیں۔ جو مُؤَذِّنی کی حالت میں مرجاتا ہے اُسے عذابِ قبر نہیں ہوتا اور مُؤَذِّن نَزع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قبر کی سختی اور تنگی سے بھی مامون (یعنی محفوظ) رہتا ہے۔

(ملخص از تفسیرِ سورۂ یوسف للغزالی مترجم ص ۲۱)

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ایک بار فرمایا، ''اے عورتو! جب تم بِلال کو اذان و اِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار دَرَجات بُلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔'' خواتین نے یہ سُن کر عرض کی، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، ''مردوں کیلئے دُگنا۔''

(کنز العُمّال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۱۰۰۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدَر آسان فرمادیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجُود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارَک میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحَظہ فرمایئے۔

''اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر'' یہ دو کلمات ہیں اسطرح پوری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَذِّن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ۱۵ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ۱۵ ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔ اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ فجر کی اذان میں دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم ہے تو فَجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہوگئے اور یوں فَجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بُلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اِقامت میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ بھی ہے یوں اِقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اِقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصِل اگر کوئی اسلامی بہن اِہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہوجائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہوگیا

حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صحابہ ٔ کرام علیہم الرضوان کی موجودَ گی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالٰی نے اسے جنّت میں داخل کردیا ہے۔اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات ،جب بھی وہ اذان سُنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (مُلَخَّص از ابن عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲، ۴۱۳ دار الفکر بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سِوا

مگر اے عَفُو ترے عَفْو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اذان واِقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دونوں مل کر (بغیر سَکتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کَلِمہ ہیں دونوں کے بعد سَکتہ کرے (یعنی چُپ ہوجائے) اور سَکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سَکتہ کا تَرْک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستَحَب ہے۔ (الدُّرُّ المختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مُؤَذِّن صاحِب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سَکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔اِسی طرح دیگر کَلِمات کا جواب دے۔جب مُؤَذِّن پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہ کہے یہ کہے:۔

صلَّی اللّٰہُ علیکَ یا رَسُولَ اللّٰہ ترجمہ: آپ پر دُرود ہو یارسول اللہ (ردالمحتار ج ا ص ۲۹۳ مصطفٰی البابی مصر)

جب دوبارہ کہے یہ کہے:۔

قُرَّۃُعَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (ایضاً)

یارسولَ اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ایضاً)

اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میری سننے اور دیکھنے کی قوّت سے مجھے نفع عطا فرما۔

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں (چاروں بار) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لاحول بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملالے:۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ. (درمختار معہٗ ردالمحتار ج۲ص۸۲، عالمگیری ج۱ص۵۷)

ترجمہ: جواللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا ہوا، جونہیں چاہا نہ ہوا۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے،

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ (ایضاً ص۸۳)

ترجمہ: تو سچّا اور نیکوکار ہے اور تو نے حق کہا ہے۔

اِقامت کا جواب مُستحب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے، قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں کہے،

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (عالمگیری ج۱ص۵۷)

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

"صدقے یا رسول اللہ"

کے ۱۴ حُروف کی نسبت سے اذان کے 14 مَدَنی پھول

(۱) پانچوں فرض نَمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج۲ص۶۰)

(۲) اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستحب ہے۔

(ایضاً ص۶۲)

(۳) اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج۱ص۵۴)

(۴) مسافر نے اذان واِقامت دونوں نہ کہی یا اِقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صِرف اِقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وَہیں موجود ہوں۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج۲ص۷۸)

(۵) وقت شروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آ گیا۔ دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (عالمگیری ج۱ص۵۴)

مُؤَذِّن صاحِبان کو چاہئے کہ وہ نقشہ نِظامُ الاوقات دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں مُؤَذِّن صاحِبان وقت سے پہلے ہی اذان شروع کر دیتے ہیں۔ امام صاحِبان اور اِنتِظامیہ کی خدمت میں بھی مَدَنی اِلتجا ہے کہ وہ بھی اس مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) پر نظر رکھیں۔

(۶) خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کے لیے اذان و اقامت کہنا مکروہ ہے۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۴۸)

(۷) عورتوں کو جماعت سے نَماز ادا کرنا مکروہِ تَحرِیمی ہے۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۶۱۴)

(۸) سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

(۹) بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۹۹/ فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۷۳)

(۱۰) خُنثٰی، فاسِق اگرچہ عالم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غُسلا اور ناسمجھ بچّے کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اِعادہ کیا جائے۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۷۵)

(۱۱) اگر مُؤَذِّن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۸۸/ عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

(۱۲) مسجد کے باہَر قبلہ رُو کھڑے ہو کر، کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر بُلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بُلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

(۱۳) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سیدھی طرف منہ کر کے کہے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح اُلٹی طرف منہ کر کے، اگرچہ اذان نَماز کیلئے نہ ہو مَثَلاً بچّے کے کان میں کہی۔ یہ پھرنا فقط مُنہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۶)

بعض مُؤَذِّنین "صلوٰۃ" اور "فلاح" پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلا دیتے ہیں، یہ طریقہ غَلَط ہے۔ دُرُست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کرلیا جائے اِس کے بعد لفظ "حَیَّ" کہنے کی اِبتِداء ہو۔

(۱۴) فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مستحب ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۷)

اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائیگی۔ (قانونِ شریعت ص ۷۷)

"اَذانِ بلالی" کے نوحُروف کی نسبت سے جوابِ اذان کے 9 مَدَنی پھول

(۱) اذانِ نَماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مَثَلاً بچّہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔

(ردّالمحتار ج ۲ ص ۸۲)

(۲) مُقتدیوں کو خُطبے کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی اَحوط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا

(دو خطبوں کے درمیان) دعا، اگر دل سے کریں، زَبان سے تَلَفُّظ اصلاً نہ ہو تو حرج کوئی نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زَبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دعاء کرے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۳۰۰۔۳۰۱)

(۳) اَذان سُننے والے کیلئے اَذان کا جواب دینے کا حُکم ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

جُنُب (یعنی جسے جماع یا احتِلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو) بھی اذان کا جواب دے۔ البتّہ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، نَمازِ جنازہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں ہوں اُن پر جواب نہیں۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۳)

(۴) جب اذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام مَوقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تِلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔ اِقامت میں بھی اِسی طرح کیجئے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۸۶/عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

(۵) اَذان کے دوران چلنا، پھرنا، غذا، برتن کوئی سی چیز اُٹھانا، رکھنا، چھوٹے بچّوں سے کھیلنا، اِشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

(۶) جو اَذان کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اسکا معاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی)

(۷) راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو بہتر یہ ہے کہ اُتنی دیر کھڑا ہو جائے چُپ چاپ سُنے اور جواب دے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

(۸) اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۸۲)

(۹) اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۸۱)

”یا مصطفٰے“ کے سات حُروف کی نسبت سے اِقامت کے 7 مَدَنی پھول

(۱) اِقامت مسجد میں امام کے عَین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر عین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مُناسِب ہے۔

(مُلَخَّص از: فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۳۷۲)

(۲) اِقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدی سنّت ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۸)

(۳) اِقامت کا جواب دینا مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

(۴) اِقامت کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتہ نہ کریں۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۶۸)

(۵) اِقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح میں دائیں بائیں مُنہ پھیریں۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۶۶)

(۶) اِقامت اُسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور مؤذِّن (یعنی جس نے اذان دی تھی اُس) کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

(۷) اِقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتِظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اِسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اُس وقت کھڑے ہوں جب مُکبِّر **حَیَّ عَلَی الْفَلَاح** پر پہنچے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (ایضاً ص ۵۵)

"یاغوث الاعظم" کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اذان دینے کے 11 مُستَحَب مواقع

(۱) بچّے

(۲) مغموم

(۳) مِرگی والے

(۴) غضبناک اور بدمزاج آدمی اور

(۵) بدمزاج جانور کے کان میں

(۶) لڑائی کی شدّت کے وقت

(۷) آتَش زَدَگی (آگ لگنے) کے وقت

(۸) میّت دَفن کرنے کے بعد

(۹) جِنّ کی سرکشی کے وقت (یا کسی پر جنّ سوار ہو)

(۱۰) جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ نیز

(۱۱) وَبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُستحب ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۵۰)

مسجِد میں اذان دینا خِلافِ سنّت ہے

آج کل اکثر مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رَواج پڑ گیا ہے جو کہ خلافِ سنّت ہے۔ "**عالمگیری**" وغیرہ میں ہے اذان خارِج مسجِد میں کہی جائے مسجِد میں اذان نہ کہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیروبَرَکت، حضرتِ علّامہ

مولانا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں "ایکبار بھی ثابت نہیں کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے مسجِد کے اندر اذان دلوائی ہو"۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۴۱۴)

سیِّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں، مسجِد میں اذان دینی مسجِد و دربارِ الٰہی کی گُستاخی ہے۔
(ایضاً ص ۴۱۱)

صحنِ مسجِد کے نیچے جہاں جُوتے اُتارے جاتے ہیں۔ وہ جگہ خارِجِ مسجِد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلُّف مطابِقِ سنّت ہے۔ (ایضاً ص ۴۰۸)

جُمُعہ کی اذانِ ثانی جو آج کل (خطبہ سے قبل) مسجِد میں خطیب کے مِنبر کے سامنے مسجِد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلافِ سنّت ہے، جُمُعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجِد کے باہَر دی جائے مگر مُؤَذِّن خطیب کے سامنے ہو۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۹)

سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

سیِّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اِحیائے سنّت عُلَماء کا تو خاص فرضِ مَنصَبی ہے اور جس مسلمان سے ممکِن ہو اُس کیلئے حُکمِ عام ہے، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجِد میں (اذان اور جمعہ کی اذانِ ثانی مسجِد کے باہَر دینے کی) اس سنّت کو زندہ کریں اور سو شہیدوں کا ثواب لیں۔
(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۴۰۳)

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمان ہے، "جو فسادِ اُمّت کے وقت میری سنّت کو مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے"۔ اسے "بیہقی" نے زُہد میں روایت کیا ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰)

اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے فتاوی رضویہ ج ۵ "بابُ الاذانِ وَالاِقامۃ" (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن) کا مُطالعہ فرمائیے۔

اذان سے پہلے یہ دُرُودِ پاک پڑھئے

اَذان واِقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر دُرُود و سلام کے یہ چار صیغے پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

پھر دُرُود و سلام اور اذان میں فَصل (یعنی گیپ) کرنے کے لیے یہ اعلان کیجئے، "اذان کا اِحترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے"۔ اس کے بعد اذان دیجئے۔ درود و سلام اور اِقامت کے درمیان یہ اعلان کیجئے "اِعتِکاف کی نیّت کر لیجئے، موبائل فون ہو تو بند کر دیجئے"۔ اذان و اقامت سے قبل تَسمیہ اور دُرُود و سلام کے مخصوص چار صیغوں کی مَدَنی التجا اس شوق میں کر رہا ہوں کہ اسطرح میرے لئے بھی کچھ ثوابِ جاریہ کا سامان ہو جائے اور فَصل (یعنی گیپ رکھنے) کا مشورہ فتاوی رضویہ کے فیضان سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک اِستِفتاء کے جواب میں امامِ اہلسنّت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "دُرُود شریف قبلِ اِقامت پڑھنے میں حَرَج نہیں مگر اِقامت سے

فَصْل (یعنی فاصِلہ یا علیحدگی) چاہئے یا دُرُود شریف کی آواز، آوازِ اِقامت سے ایسی جدا (مَثَلاً دُرُود شریف کی آوازِ اقامت کی بہ نسبت کچھ پست) ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو دُرُود شریف جزءِ اِقامت (یعنی اِقامت کا حصّہ) نہ معلوم ہو.....اِلخ"

(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۸۶)

وَسوَسہ : سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم کی حیاتِ ظاہری اور دَورِ خُلفائے راشِدین علیہم الرضوان میں اذان سے پہلے دُرُود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہٰذا ایسا کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے۔(مَعاذاللہ عزوجل)

جوابِ وَسوَسہ: اگر یہ قاعِدہ تسلیم کرلیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ بے شمار مثالوں میں سے فقط ۱۲ مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مُبارَک دور میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔

(۱) قرانِ پاک پر نُقطے اور اِعراب حَجّاج بن یوسُف نے ۹۵ ھ میں لگوائے۔

(۲) اسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے۔

(۳) قرانِ پاک کی چھپائی۔

(٤) مسجِد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نُما محراب پہلے نہ تھی وَلید مَروانی کے دَور میں سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِیجاد کی۔ آج کوئی مسجِد اس سے خالی نہیں۔

(۵) چھ کلمے۔

(٦) علمِ صَرف و نَحو۔

(۷) علمِ حدیث اور احادیث کی اَقسام۔

(۸) درسِ نظامی۔

(۹) شریعت و طریقت کے چار سلسلے۔

(۱۰) زَبان سے نَماز کی نیّت۔

(۱۱) ہوائی جہاز کے ذَرِیعہ سفرِ حج۔

(۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذَرِیعے جہاد۔ یہ سارے کام اس مبارَک دَور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اذان و اقامت سے پہلے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گناہ ہو گیا! یاد رکھئے کسی معاملے میں عدمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شَریعت نے منع نہیں کیا وہ بدعتِ حَسَنہ اور مباح یعنی اچھی بدعت اور جائز ہے اور یہ امر مُسَلَّم ہے کہ اذان سے پہلے دُرُود شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہٰذا منع نہ ہونا خود بخود "اِجازت" بن گیا اور اچھی اچھی باتیں

اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجوَر، نبیوں کے سرور، حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور مسلم کے باب "کتابُ العلم" میں سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے، مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ. (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۱)

جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجر میں کمی نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشُبہ جس خوش نصیب نے اذان واقامت سے قبل دُرُود وسلام کا رَواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جارِیہ کا مُستحق ہے، قیامت تک جو مسلمان اِس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملیگا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ سُوال ہو کہ حدیثِ پاک میں ہے، "کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّار" یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنّم میں (لے جانے والی) ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

اِس حدیث شریف کے کیا معنٰی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت سے مُراد بدعتِ سیِّئَہ یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنّت کے خِلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو۔ چنانچہ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اُصول اور قواعدِ سنّت کے موافق اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت وسنّت سے نہیں ٹکراتی) اس کو بدعتِ حَسَنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خِلاف ہو وہ بدعت گمراہی کہلاتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۲۵)

اَذان

اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ ؕ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ ؕ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ؕ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ؕ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ؕ

اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ؕ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ ؕ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔ نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔

نجات پانے کے لئے آؤ۔ نجات پانے کے لئے آؤ۔

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اَذان کی دعاء

اذان کے بعد مُؤذن وسامعین دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ

وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ

وَارْزُقْنَاشَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ

بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥

اے اللہ! عزوجل اس دعوۃِ تامہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالِک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند دَرجہ عطا فرما اور اُن کو مقامِ محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے

اور ہمیں قیامت کے دن اِن کی شفاعت نصیب فرما۔ بے شک تو وعدہ کے خِلاف نہیں کرتا۔

ہم پر اپنی رحمت فرمااے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

اِیمَانِ مُفَصَّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ

وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فِرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر

اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

اِیمَانِ مُجمَل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ

بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ؕ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صِفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

شش ۶ کلمے

اوّل کلمہ طیّب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے ہے بادشاہی اور اُسی کے لیے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ اِستغفار

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْعَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُالذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ شَیۡئًا وَّ اَنَاۤ اَعۡلَمُ بِہٖ وَ اَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَاۤ اَعۡلَمُ بِہٖ تُبۡتُ عَنۡہُ وَ تَبَرَّأۡتُ مِنَ الۡکُفۡرِ وَالشِّرۡکِ وَالۡکِذۡبِ وَالۡغِیۡبَۃِ وَالۡبِدۡعَۃِ وَالنَّمِیۡمَۃِ وَالۡفَوَاحِشِ وَالۡبُہۡتَانِ وَالۡمَعَاصِیۡ کُلِّھَا وَاَسۡلَمۡتُ وَاَقُوۡلُ لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ط صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں ، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ جُمُعہ

جُمُعہ کو دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ”جس نے مجھ پر روزِ **جُمُعہ** دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔“

(کنزُالعُمّال، ج ۱، ص ۲۵۶، حدیث ۲۲۳۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارک وتعالٰی نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں جُمُعَۃُ المبارَک کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدرے جُمُعہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سب دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روز جہنَّم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی، جُمُعہ کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کُھلتے، جُمُعہ کو بروزِ قیامت دُلہن کی طرح اُٹھایا جائیگا، جُمُعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا اور عذابِ قَبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مُفسِّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان کے فرمان کے مطابق ”جُمُعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے، جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گُنا ہے“ (مُلَخَّصاً مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۲۳، ۳۲۵)

(چُونکہ اس کا شَرَف بَہُت زیادہ ہے لہٰذا) جُمُعہ کے روز گُناہ کا عذاب (بھی) ستّر گُنا ہے۔ (ایضاً ص ۳۳۶)

جُمُعَۃُ المُبارَک کے فضائل کے تو کیا کہنے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جُمُعہ کے نام کی ایک پوری سورت، سورۃُ الجُمُعہ نازِل فرمائی ہے جو کہ قرآنِ کریم کے ۲۸ ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ اللہ تبارَکَ وَ تعَالٰی سورۃ الجُمُعہ کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ (پ ۲۸، الجُمُعہ ۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نَماز کی اذان ہو جُمُعہ کے دن تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آقا نے پہلا جُمعہ کب ادا فرمایا

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب ہجرت کرکے مدینۂ طیِّبہ تشریف لائے تو 12 ربیع الاوّل روز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وَقت مقامِ قُباء میں اقامت فرمائی۔ دوشنبہ (پیر شریف) سہ شنبہ (منگل) چہار شنبہ (بدھ) پنجشنبہ (جمعرات) یہاں قِیام فرمایا اور مسجِد کی بُنیاد رکھی۔ روزِ جُمُعہ مدینۂ طیِّبہ کا عزم فرمایا، بنی سالم ابنِ عَوف کے بَطنِ وادی میں جُمُعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجِد بنایا۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں جُمُعہ ادا فرمایا اور خُطبہ فرمایا۔ (خزائن العرفان، ص ۷۶۶ لاہور)

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی اُس جگہ پر شاندار مسجِدِ جُمُعہ قائم ہے اور زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے اُس کی زیارت کرتے اور وہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار (سگِ مدینہ) کو بھی چند بار اُس مسجِد شریف کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شرف تھا لیکن
کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

جُمُعہ کے معنیٰ

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، چُونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وُجُود میں مُجتَمع (اکٹھی) ہوئی کہ تکمیلِ خلق اِسی دن ہوئی نیز حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنا وعلَیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلام کی مٹّی اسی دن جمع ہوئی نیز اس دن میں لوگ جمع ہو کر نمازِ جُمُعہ ادا کرتے ہیں۔ ان وُجُوہ سے اِسے جُمُعہ کہتے ہیں۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اسے عروبہ کہتے تھے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۱۷)

سرکار نے کُل کتنے جُمعے ادا فرمائے؟

نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقریباً پانچ سو جُمُعے پڑھے ہیں اس لئے کہ جُمُعہ بعدِ ہجرت شُروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ میں جُمُعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۴۶)

دل پر مُہر

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جو شخص تین جُمُعہ (کی نماز) سُستی کے سبب چھوڑے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل پر مُہر کر دیگا۔"

(المستدرک، ج ۱، ص ۵۸۹ حدیث ۱۱۲۰ دار المعرفۃ بیروت)

جُمُعہ فرضِ عَین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مُؤَکّد (یعنی تاکیدی) ہے اور اس کا منکِر کافِر ہے۔

(دُرِّمختار مَعَہٗ رَدُّ المحتار، ج ۳، ص ۳)

جُمُعہ کے عِمامہ کی فضیلت

سرکارِمدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے، ''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فِرِشتے جُمُعہ کے دن عِمامہ باندھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۳۹۴، حدیث ۳۰۷۵ دارالفکر بیروت)

شِفا داخِل ہوتی ہے

حضرتِ حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والِد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، ''جو شخص جُمُعہ کے دن اپنے ناخن کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بیماری نکال کر شِفاء داخِل کر دیتا ہے''

(مصنّف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۶۵ دارالفکر بیروت)

د س د ن تک بلاؤں سے حِفاظت

صدر الشّریعۃ، بدرالطریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ''حدیثِ پاک میں ہے، جو جُمُعہ کے روز ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ (تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، حدیث ۱۸۶۵ السّلفیہ بیروت)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخن ترشوائے تو رَحمت آئیگی گُناہ جائیں گے۔

(تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، ج ۲، ص ۲۶۹، دارالکتب العلمیہ بیروت، بہارِشریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۵ المدینۃ المرشد بریلی شریف)

حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جُمُعہ کے بعد افضل ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۹، ص ۵۸۱)

رزق میں تنگی کا سبب

صدرالشّریعۃ، بدرالطریقہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جُمُعہ کے دِن ناخن ترشوانا مُستحب ہے ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتِظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچّھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیِ رِزق کا سبب ہے۔ (بہارِشریعت، حصہ ۴، ص ۱۹۵ المدینۃ المرشد بریلی شریف)

فِرِشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

سرکارِمدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے، ''جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو مسجِد کے ہر دروازہ پر فرِشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ صَدَقہ کرتا ہے، اوراس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے

جوایک گائے صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صَدَقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو مُرغی صَدَقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو انڈا صَدَقہ کرے۔ اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خُطبہ سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۲۷)

مُفسرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، بعض عُلماء نے فرمایا کہ ملائکہ جُمعہ کی طلُوعِ فَجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سُورج ڈھلنے سے شُرُوع ہوتے ہیں کیونکہ اُسی وقت سے وقتِ جُمعہ شروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ فِرِشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اوّلاً سو آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اوّل ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۳۵)

پہلی صدی میں جُمعہ کا جذبہ

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''پہلی صدی میں سَحَری کے وقت اور فجر کے بعد راستوں کو لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا جاتا تھا وہ چَراغ لیے ہوئے (نمازِ جُمعہ کیلئے) جامع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، حتّٰی کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بدعت ظاہر ہوئی وہ جامع مسجد کی طرف جلدی جانے کو چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کس طرح یہودیوں سے حَیاء نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صُبح سویرے جاتے ہیں نیز طلبگارانِ دنیا خرید و فروخت اور حُصولِ نفعِ دُنیوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخِرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے!''

(احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲۴۶ دار صادر بیروت)

غریبوں کا حج

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، بہ اِذنِ پروردگار دو عالم کے مالِک و مختار، شہنشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْنَ وَ فِی رِوَایَۃٍ حَجُّ الْفُقَرَآءِ. یعنی ''جُمعہ کی نَماز مساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جُمعہ کی نَماز غریبوں کا حج ہے۔''

(کنز العمّال، ج ۷، ص ۲۹۰، حدیث ۲۱۰۲۷، ۲۱۰۲۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جُمعہ کیلئے جلدی نِکلنا حج ہے

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا نے ارشاد فرمایا، ''بلاشبہ تمہارے لئے ہر جُمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، لہٰذا جُمُعَہ کی

نَماز کے لئے جلدی نِکلنا حج ہے اور جُمعہ کی نَماز کے بعد عصر کی نَماز کے لئے اِنتِظار کرنا عمرہ ہے۔''

(السنن الکبریٰ للبیھقی ،حدیث ۵۹۸۰، ج ۳،ص ۳۴۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حج و عُمرہ کا ثواب

حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں،''(نَمازِ جُمعہ کے بعد) عَصر کی نَماز پڑھنے تک مسجِد ہی میں رہے اور اگر نَمازِ مغرِب تک ٹھہرے تو افضل ہے، کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجِد میں (جُمعہ ادا کرنے کے بعد وہیں رُک کر) نَمازِ عَصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وہیں رُک کر) مغرِب کی نَماز پڑھی اسکے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱،ص ۲۴۹، دار صادر بیروت) جہاں جُمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو جامع مسجِد بولتے ہیں۔

سب دنوں کا سردار

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، **جُمُعہ کا دن** تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عیدُ الْاَضحٰی اور عیدُ الْفِطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور

(۲) اسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا اور

(۳) اسی میں اُنہیں وفات دی اور

(٤) اُس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وَقت جس چیز کا سُوال کرے گا وہ اُسے دیگا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے اور

(۵) اُسی دن میں قِیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ و آسمان و زمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ **جُمُعہ** کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔ (سنن ابنِ ماجہ، ج ۲،ص ۸، حدیث ۱۰۸۴ دارالمعرفۃ بیروت)

ایک اور رِوایت میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمعہ کے دن صبح کے وَقت آفتاب نکلنے تک قِیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جن کے۔

(مؤطا امام مالک، ج ۱،ص ۱۱۵، حدیث ۲۴۶ دارالمعرفۃ بیروت)

دعاء قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عنایت نشان ہے، جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکو ضرور دیگا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(صحیح مسلم، ج ۱، ص ۲۸۱)

عصر و مغرِب کے درمیان ڈھونڈو

حُضُورِ پُر نور، شافعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُر سُرور ہے، "جُمُعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عَصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی، ج ۲، ص ۳۰، حدیث ۴۸۹ دارالفکر بیروت)

صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرتِ صدرالشّریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، قَبولیتِ دعاء کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں۔

(۱) امام کے خُطبہ کیلئے بیٹھنے سے خَتمِ نَماز تک۔

(۲) جُمُعہ کی پچھلی ساعت۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۸۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

قَبولیّت کی گھڑی کون سی؟

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ہر رات میں روزانہ قَبولیتِ دعا کی ساعت آتی ہے مگر دِنوں میں صِرف جُمُعہ کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالِب یہ کہ دو خُطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں، اس ساعت کے متعلق عُلَماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زِیادہ قوی ہیں، ایک دو خطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔

حکایت: حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُس وقت خود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیِّدہ اپنے ہاتھ دعا کیلئے اُٹھاتیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس ساعت میں (کوئی) جامع دعا مانگے جیسے یہ قرآنی دعاء:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پ ۲، البقرہ ۲۰۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ (ملخصاً مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۳۱۹ تا ۳۲۵)

دعا کی نیت سے درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ درود پاک بھی عظیم الشان دعاء ہے۔

افضل یہ ہے کہ دونوں خُطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اُٹھائے بلا زبان ہلائے دل میں دُعاء مانگی جائے۔

ہر جُمُعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ رحمت بُنیاد ہے، جُمُعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنّم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنّم واجب ہو گیا تھا۔

(مسند ابی یعلیٰ، ج ۳، ص ۲۳۵، حدیث ۳۴۷۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

عذابِ قَبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، جو روزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ (یعنی جمعرات اور جُمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قبر سے بچالیا جائیگا اور قیامت کے دن اِس طرح آئیگا کہ اُس پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔ (حلیۃ الاولیاء، ج ۳، ص ۱۸۱، حدیث ۳۶۲۹ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جُمُعہ تا جُمُعہ گناہوں کی مُعافی

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دوجہان، شہنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص جُمُعہ کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی اِستطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نَماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نَماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خُطبہ پڑھے تو چُپ رہے اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اِس جُمعہ اور دوسرے جُمعہ کے درمیان ہیں مغفِرت ہو جائیگی۔

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۲۱)

200 سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر و حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، ''جو جُمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے (المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث ۳۳۹۷، ج ۲، ص ۳۱۴ دار الکتب العلمیہ بیروت) اور جب نَماز سے فارغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (ایضاً، حدیث ۲۹۲، ج ۱۸، ص ۱۳۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

مرحوم والِدین کو ہر جُمُعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، پیر اور جُمعرات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیھم الصّلوٰۃُ والسّلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جُمُعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خُوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی وتابِش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو اپنے گناھوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

(نوادر الاصول للترمذی، ص ۲۱۳، دار صادر بیروت)

جُمُعہ کے پانچ خصوصی اعمال

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے، ''پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ عزَّوجلَّ اس کو جنّتی لکھ دے گا

(۱) جو مریض کی عیادت کو جائے۔

(۲) نمازِ جنازہ میں حاضر ہو۔

(۳) روزہ رکھے۔

(۴) (نماز) جمعہ کو جائے اور۔

(۵) غلام آزاد کرے۔'' (صحیح ابن حبان، ج ۴، ص ۱۹۱، حدیث ۲۷۶۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جنّت واجِب ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے، ''جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اس دن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔''

(المعجم الکبیر، ج ۸، ص ۱۹۷، حدیث ۷۴۸۴ دار احیاء التراث بیروت)

صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھئے

خصوصیت کے ساتھ تنہا جمعہ یا صرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جمعہ یا ہفتہ آگیا تو کراہت نہیں۔ مثلاً ۱۵ شعبان المعظم، ۲۷ رجب المرجب وغیرہ۔

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جمعہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۲۶)

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، روزۂ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ (یعنی جمعرات کا) یا شنبہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامل ہو، مروی ہوا، دس ہزار برس کے روزہ کے برابر ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید، ج ۱۰، ص ۶۵۳)

جُمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضِری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبر پر ہر جُمعہ کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوادر الاصول للترمذی، ص ۹۷ دار صادر بیروت)

قَبرِ والِدین پر یاسین پڑھنے کی فضیلت

حُضورِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، جو شخص روزِ جُمعہ اپنے والِدَین یا ایک کی قَبر کی زِیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (الکامل لابن عدی، ج ۵، ص ۱۸۰۱ دار الفکر بیروت)

تین ہزار مغفرتیں

سلطانِ حرمین، رحمتِ کونین، نانائے حسنین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ باعثِ چین ہے، جو ہر جمُعہ والِدَین یا ایک کی زیارتِ قَبر کرکے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین (شریف) میں جتنے حَرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفِرت فرمائے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۱۰، ص ۳۶۳ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُمعہ شریف کو فوت شدہ والِدَین یا ان میں سے ایک کی قَبر پر حاضِر ہو کر یاسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔ الحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یاسین شریف میں 5 رکوع 83 آیات 729 کلمات اور 3000 حروف ہیں اگر عنداللہ (یعنی اللہ عزوجل کے نزدیک) یہ گنتی دُرُست ہے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تین ہزار مغفرتوں کا ثواب ملیگا۔

روحیں جمع ہوتی ہیں

جمعہ کے دن یا (جمعرات وجمعہ کی درمیانی) رات میں جو یاسین شریف پڑھے اس کی مغفرت ہو جائیگی۔ جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔

(بہار شریعت حصہ ۴، ص ۱۰۴، مدینۃ المرشد بریلی شریف)

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ''زیارتِ (قبور) کا افضل وقت روزِ جمعہ بعد نماز صبح ہے''

(فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۲۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سورۃ الکہف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، نبی رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہ نبوت، تاجدار رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان باعظمت ہے، ''جو شخص جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جُمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔''

(الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۲۹۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

دونوں جمعہ کے درمیان نور

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان نور علیٰ نور ہے، ''جو شخص بروز جمعہ سورۃ الکہف پڑھے اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔''

(الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۲۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت)

کعبہ تک نور

ایک روایت میں ہے، ''جو سورۃ الکہف شب جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔'' (سنن الدارمی، ج ۲، ص ۵۴۶، حدیث ۳۴۰۷ کراتشی)

سورۂ حم الدخان کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان جنت نشان ہے، ''جو شخص بروز جمعہ یا شب جمعہ سورۂ حم الدخان پڑھے اس کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۸۰۲۶، ج ۸، ص ۲۶۴ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایک روایت ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (جامع ترمذی، ج ۴، ص ۴۰۷، حدیث ۲۸۹۸ دار الفکر بیروت)

ستر ہزار فرشتوں کا استغفار

امام الانصار والمہاجرین، محبّ الفقراء والمساکین، جناب رحمۃ للعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان دلنشین ہے، ''جو شخص شب جمعہ کو سورۂ حم الدخان پڑھے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔''

(جامع ترمذی، ج ۴، ص ۴۰۶، حدیث ۲۸۹۷ دار الفکر بیروت)

سارے گناہ معاف

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطان دو جہان، شہنشاہ کون ومکان، رحمت عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمان مغفرت نشان ہے "جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین بار اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔ (مجمع الزوائد، ج۲، ص۳۸۰، حدیث ۳۰۱۹ دارالفکر بیروت)

نماز جمعہ کے بعد

اللہ تبارَكَ وَ تَعَالٰی پارہ ۲۸ سورۃُ الجُمُعہ کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۲۸، الجمعہ ۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: "پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔"

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں، اب (یعنی نماز جمعہ کے بعد) تمھارے لیئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء یا اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔

مجلسِ علم میں شرکت

نماز جمعہ کے بعد مجلسِ علم میں شرکت کرنا مستحب ہے (تفسیر مظہری، ج۹، ص۲۱۸) چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالیشان ہے "اس آیت میں (فقط) خرید و فروخت اور کسب دنیا مراد نہیں بلکہ طلب علم، بھائیوں کی زیارت، بیماروں کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا اور اس طرح کے کام ہیں۔ (کیمیائے سعادت، ج۱، ص۱۹۱ انتشاراتِ گنجینہ: تہران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ادائیگی جُمُعہ واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی مَعدُوم (کم) ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مردِ عاقل بالغ کے لئے جُمُعہ پڑھنا افضل ہے۔ نابالغ نے جُمُعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اِس پر نماز فرض ہی نہیں۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۳، ص۲۶ تا ۲۹)

"یاغوث الاعظم" کے گیارہ حُروف کی نسبت سے ادائیگیِ جُمعہ فرض ہونے کی 11 شرائط

(۱) شہر میں مُقیم ہونا۔

(۲) صحت یعنی مریض پر جُمُعہ فرض نہیں مریض سے مُراد وہ ہے کہ مسجدِ جُمُعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے۔

(۳) آزاد ہونا، غلام پر جُمُعہ فرض نہیں اور اُس کا آقا منع کرسکتا ہے۔

(٤) مرد ہونا۔

(۵) بالغ ہونا۔

(٦) عاقِل ہونا۔

یہ دونوں شرطیں خاص جُمُعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وُجوب میں عَقل وبُلُوغ شَرط ہے۔

(۷) انکھیارا ہونا۔

(۸) چلنے پر قادِر ہونا۔

(۹) قید میں نہ ہونا۔

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔

(۱۱) مینہ یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قدر کہ ان سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔ (اَیضاً)

جن پر نَماز فرض ہے مگر کسی شَرعی عُذر کے سبب جُمُعہ فرض نہیں، اُن کو جُمُعہ کے روز ظہر معاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

جُمُعہ کی سنّتیں

نَمازِ جُمُعہ کے لئے اوّل وَقت میں جانا، مِسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستَحب ہے اور غُسل سنّت ہے۔ (عالمگیری، ج۱ ص۱۴۹)

غُسلِ جُمُعہ کا وقت

مُفَسّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، بعض عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غُسلِ جُمُعہ نَماز کیلئے مَسنون ہے نہ کہ جُمُعہ کے دن کیلئے۔ جن پر جُمُعہ کی نَماز نہیں اُن کیلئے یہ غُسل سنّت نہیں، بعض عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جُمُعہ کا غُسل نَمازِ جُمُعہ سے قریب کرو حتّٰی کہ اس کے وُضو

سے جُمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غسلِ جُمعہ کا وقت طلوعِ فجر سے شُروع ہو جاتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲،ص۳۳۴)
معلوم ہوا عورت اور مسافر وغیرہ جن پر جُمعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمعہ بھی سنّت نہیں۔

غسلِ جُمعہ سنّتِ غیر مؤکّدہ ہے

حضرتِ علّامہ ابنِ عابِدین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، نمازِ جُمعہ کیلئے غُسل کرنا سُنَنِ زَوائِد سے ہے اِس کے تَرک پر عتاب (یعنی ملامت) نہیں۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۱،ص۳۰۸)

خُطبہ میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُندَب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، حُضُورِ سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور، صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "حاضِر رہو خُطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اِس لئے کہ آدَمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدَر جنّت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان) جنّت میں داخِل ضَرور ہو گا۔

(ابوداؤد، ج۱،ص۴۱۰،حدیث ۱۱۰۸ داراحیاء التراث العربی بیروت)

توجُمعہ کا ثواب نہیں ملے گا

جو جُمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خُطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو بوجھ اٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ "چپ رہو" تو اُسے جُمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔

(مسندِ امام احمد بن حنبل، ج۱،ص۴۹۴،حدیث ۲۰۳۳)

چُپ چاپ خُطبہ سُننا فَرض ہے

جو چیزیں نَماز میں حرام ہیں مَثَلاً کھانا پینا، سلام و جواب وغیرہ یہ سب خُطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ نیکی کی دعوت دینا بھی۔ ہاں خطیب نیکی کی دعوت دے سکتا ہے۔ جب خُطبہ پڑھے، تو تمام حاضِرین پر سُننا اور چُپ رَہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خُطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چُپ رَہنا واجِب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زَبان سے ناجائز ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج۳،ص۳۵،۳۶)

خُطبہ سُننے والا دُرُود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ پاک خطیب نے لیا تو حاضِرین دِل میں دُرُود شریف پڑھیں زَبان سے پڑھنے کی اسوقت اجازت نہیں، یونہی صَحابہ کرام علیہم الرضوان کے ذِکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ تعالٰی عنہم زَبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (ایضاً ص۳۲)

خُطبۂ نکاح سُننا واجِب ہے

خُطبۂ جُمُعہ کے علاوہ اور خُطبوں کا سننا بھی واجِب ہے مَثَلاً خُطبۂ عیدَین و نکاح وغیرہما۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج۳، ص۴۲)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نمازِ جُمُعہ کے لئے جانے کی) کوشِش (شُروع کردینا) واجِب ہے اور بَیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی (کوشِش) کے مُنافی ہوں چھوڑ دینا واجِب۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجِد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذانِ جُمُعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جُمُعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جُمُعہ کو جائے۔ جُمُعہ کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۴۹، درمختار معہ ردالمحتار، ج۳، ص۳۸)

آج کل علمِ دین سے دوری کا دَور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح خطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گناہوں کا اِرتِکاب کرتے ہیں لِہٰذا مَدَنی اِلتجاء ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جُمُعہ کو خطیب قبل از اذانِ خُطبہ منبر پر چڑھنے سے پہلے یہ اعلان کرے:

"بِسمِ اللّٰہ" کے سات حُروف کی نِسبت سے خُطبہ کے 7 مَدَنی پھول

(۱) حدیثِ پاک میں ہے، "جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنّم کی طرف پُل بنایا

(ترمذی، ج۲، ص۴۸، حدیث ۵۱۳ دارالفکر بیروت)

اس کے ایک معنٰی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنّم میں داخِل ہوں گے۔

(۲) خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنّتِ صَحابہ ہے۔ (ملخّص از مشکوٰۃ شریف، ص۱۲۳)

(۳) بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں، دو زانو بیٹھ کر خُطبہ سنے، پہلے خُطبہ میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دو رَکعت کا ثواب ملیگا (مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ، ج۲، ص۳۳۸)

(٤) اعلٰحضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، "خُطبے میں حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ پاک سُن کر دل میں دُرُود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے"۔

(فتاوٰی رضویہ، ج۸، ص۳۶۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۵) "دُرِمختار" میں ہے، خطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سبحٰن اللّٰہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔ (دُرِمختار معہ رَدُّالمحتار، ج۳، ص۳۵)

(۶)اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بحالتِ خُطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شُروع ہوگیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۳۳۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۷)اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "خطبہ میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔"

(ایضاً)

جمعہ کی امامت کا اہم مسئلہ

ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کی بالکل توجہ نہیں وہ یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ (عالم) سُنّی صحیح العقیدہ ہو۔ وہ احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کا قائم مقام ہے لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے، بغیر اس کی اجازت کے (جمعہ) نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطورِ خود کسی کو امام نہیں بناسکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دوچار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جمعہ کہیں ثابت نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسافِر کی نماز (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جب جُمعرات کا دِن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔

(کنزالعمال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

اللہ تبارَكَ وَ تَعَالیٰ سورۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر ۱۰۱ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ (پ ۵ النساء ۱۰۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گُناہ نہیں کہ بعض نمازیں قَصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافِر تمہیں اِیذا دیں گے بے شک کُفّار تمہارے کُھلے دُشمن ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الہادی فرماتے ہیں، خوفِ کُفّار قصر کے لئے شَرط نہیں، حضرتِ سیِّدُنا یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم تو امن میں ہیں، پھر ہم کیوں قَصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اس کا مجھے بھی تعجُّب ہوا تھا تو میں نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دریافت کیا۔ حُضُورِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱)

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، نماز دو رَکعت فرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کی گئی اور سفر کی نماز اُسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۶۰)

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ سفر کی دو رَکعتیں مقرّر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رَکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔ (سُنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹۴ دارالمعرفۃ بیروت)

شرعی سفر کی مَسافت

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ
اِقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہوگیا۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۲۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

مُسافِر کب ہوگا؟

مَحض نیّتِ سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مُسافر کا حکم اُس وقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہَر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے
، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شَہر سے **مُتّصِل** (مُت۔
ت۔صِل) ہے اس سے بھی باہَر آجائے۔ (دُرِّمختار، رَدُّالمحتار ج ۲ ص ۵۹۹)

آبادی خَتم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہَر ہونے سے مُراد یہ ہے کہ جدھر جارہا ہے اُس طرف آبادی خَتم ہو جائے اگرچہ اُس کی مُحاذات میں (یعنی
برابر) دوسری طرف خَتم نہ ہوئی ہو۔ (غُنیۃ المستملی، ص ۵۳۶)

فِنائے شہر کی تعریف

فِنائے شہر سے جو گاؤں **مُتّصِل** ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے باہَر ہو جانا ضَروری نہیں یونہی شہر کے **مُتّصِل** باغ ہوں
اگرچہ اُن کے نگہبان اور کام کرنے والے ان باغات ہی میں رَہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضَروری نہیں۔
(ردالمحتار ج ۲ ص ۵۹۹)

فِنائے شہر سے باہَر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے **مُتّصِل**
ہوں تو اس سے باہَر ہو جانا ضَروری ہے اور اگر شہر و فِنا کے درمیان فاصِلہ ہو تو نہیں۔ (اَیضاً ص ۶۰۰)

مُسافِر بننے کیلئے شَرط

سفر کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ
(یعنی 92 کلومیٹر سے کم) کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ
ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں (غُنیۃ، درمختار ج ۲ ص ۲۰۹)

یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا مُتّصِل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ
کرکے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا مُتّصِل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۷۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وَطن کی قِسمیں

وَطن کی دو قسمیں ہیں

(۱) **وَطَنِ اصلی** : یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا

(۲) **وطنِ اقامت** : یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔

(عالمگیری ج ا ص ۱۴۵)

وطنِ اِقامت باطِل ہونے کی صورَتیں

وطنِ اقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مَسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یُونہی وطنِ اِقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطِل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۴۵)

سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مَسافتِ سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غَرَضِ صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۳۸، درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۳)

مسافِر کب تک مسافِر ہے

مُسافر اُس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیت کرلے یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) چل چکا ہو اگر تین منزِل (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (دُرِّ مختار مَعَہٗ رَدُّ المحتار ج ۲، ص ۶۰۴)

سفر ناجائز ہو تو؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ (عالمگیری ج ا، ص ۱۳۹)

سیٹھ اور نوکر کا اِکٹھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اِجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والِد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو اُستاد سے کھانا ملتا ہے وہ اُستاد کے تابع ہے یعنی جو نیت مَتبُوع (یعنی جس کے تابع ہے) کی ہے وُہی تابع کی مانی جائیگی۔ تابع کو چاہئے کہ مَتبُوع (مَت۔بُوع) کو سُوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بمُوجب عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی متبوع) مُقیم ہے یا مسافِر، اگر مُقیم ہے تو اپنے آپ کو بھی مُقیم سمجھے اور اگر مسافِر ہے تو مسافِر۔ اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قصر کرے،

اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سُوال نہ کر سکا تو وُہی حکم ہے کہ سُوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(مُلَخَّصاً رَدُّالْمُحتار، ج۲،ص۶۱۶،۶۱۷)

کام ہوگیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا اَحباب کے اِنتِظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیّت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائیگا، دونوں صورَتوں میں اگر آجکل آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافِر ہی ہے، نَماز قَصر پڑھے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

عورَت کے سفر کا مسئلہ

عورَت کو بِغیر مَحرَم کے تین دن (تقریباً 92 کلومیٹر) یا زِیادہ کی راہ جانا جائز نہیں بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالِغ بچّہ یا مَعتُوہ (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالِغ مَحرَم یا شوہر کا ہونا ضَروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲)

عورت، مُراہِق (قریب البلوغ لڑکا) مَحرم (قابلِ اطمینان) کے ساتھ سفر کرسکتی ہے" مراہق بالِغ کے حکم میں ہے۔"

(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۹)

مَحرَم کیلئے ضَروری ہے کہ سخت فاسِق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عورَت کا سُسرال و مَیکا

عورَت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رَہنے سَہنے لگی تو مَیکا (یعنی عورت کے والدَین کا گھر) اِس کیلئے وَطَنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین منزل (تقریباً 92 کلومیٹر) پر ہے وہاں سے مَیکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کی تو قَصر پڑھے اور اگر مَیکے رَہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارِضی طور پر گئی تو مَیکے آتے ہی سفر ختم ہوگیا نَماز پوری پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عرَب ممالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے کئی لوگ بال بچّوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک مُنتَقِل ہوجاتے ہیں۔ انکے پاس مخصوص مدّت کا VISA ہوتا ہے۔ (مَثَلاً عَرَب امارات میں زیادہ سے زیادہ تین سال کا رہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارِضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین سال کے آخر میں اِس کی تجدید کروانی پڑتی ہے۔ چُونکہ ویزا مَحدود مُدّت کیلئے ملتا ہے لِھٰذا بال بچّے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اِس کی امارات میں مُستَقِل قِیام کی نیّت بے کار ہے اور اِس طرح خواہ کوئی 100 سال تک یہاں رہے اَمارات اسکا وطنِ اصلی نہیں ہوسکتا۔ یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قِیام کرنا چاہے تو اِقامت کی نیّت کرنی ہوگی۔ مَثَلاً دُبئی میں رہتا ہے اور سنّتوں کی تربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دُور واقع اَمارات کے دارُالخِلافہ ابوظہبی کا اس نے سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ دُبئی میں آکر اگر اس کو مُقیم ہونا ہے تو 15 دن یا اس سے زائد قِیام کی نیّت کرنی

ہوگی ورنہ مسافر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ہاں اگر ظاہِر حال یعنی (UNDER STOOD) یہ ہے کہ اب 15 دن یا اس سے زِیادہ عرصہ یہ دُبئی میں ہی گزارے گا تو مقیم ہوگیا۔اگر اِس کا کاروبار ہی اِس طرح کا ہے کہ مکمّل 15 دن رات یہ دُبئی میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شرعی سفر کرتا ہے تو اِس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچّوں کے پاس دُبئی آنا جانا رہے یہ مسافر ہی رہے گا اِس کو نماز قصر کرنا ہوگی۔اپنے شہر کے باہَر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحبان وغیرہ ان اَحکام کو ذِہن میں رکھیں۔

زائرِ مدینہ کیلئے ضَروری مسئلہ

جس نے اِقامت کی نیّت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہریگا تو نیّت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور ذِی الحجّۃُ الحرام کا مہینہ شُروع ہوجانے کے باوُجُود پندرہ دن مکّۂ معظّمہ میں ٹھہرنے کی نیّت کی تو یہ نیّت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ 8 ذِی الحجّۃُ الحرام) مِنٰی شریف (اور 9 کو) عَرَفات شریف کو ضَرور جائیگا پھر اِتنے دنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل) مکّۂ معظّمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ مِنٰی شریف سے واپَس ہوکر نیّت کرے تو صحیح ہے (دُرِّ مختار، ج ۲، ص ۷۲۹، عالمگیری، ج ۱، ص ۱۴۰)

جبکہ واقعی 15 یا زِیادہ دن مکّۂ معظّمہ میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظَنِّ غالِب ہو کہ 15 دن کے اندر اندر مدینۂ منوّرہ یا وطن کیلئے روانہ ہوجائے گا تو اب بھی مسافر ہے۔

عمرہ کے ویزا پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

عُمرہ کے وِیزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دنیا کے کسی بھی مُلک میں VISA کی مُدّت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیّت ہو وہ ویزہ کی مدّت ختم ہوتے وَقت جس شہر یا گاؤں میں مقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے ان کیلئے مقیم ہی کے احکام ہوں گے۔اگرچہ برسوں پڑے رہیں مُقیم ہی رہیں گے۔البتّہ ایک بار بھی اگر 92 کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصِلہ کے سفر کے ارادہ سے اُس شہر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہَر نکلتے ہی مسافر ہوگئے اور اب ان کی اقامت کی نیّت بے کار ہے۔مَثَلاً کوئی شخص پاکستان سے عُمرہ کے VISA پر مکّۂ مکرّم ھزادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً گیا، VISA کی مُدّت ختم ہوتے وقت بھی ملّہ شریف ہی میں مُقیم ہے تو اس پر مُقیم کے اَحکام ہیں۔ اب اگر مَثَلاً وہاں سے جَدّہ شریف یا مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیما آگیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مگر مسافر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ مکّۂ مکرّم ھزادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً آجائے پھر بھی مُسافر رہے گا، اس کو نماز قصر ہی ادا کرنی ہوگی۔ہاں اگر دوبارہ VISA مل گیا تو اقامت کی نیّت کی جا سکتی ہے۔یاد رہے! جس قانون کی خِلاف ورزی کرنے پر ذِلّت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اُس قانون کی خِلاف ورزی جائز نہیں۔چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے

ہیں: مُباح (یعنی جائز) صورتوں میں سے بعض (صورتیں) قانونی طور پر جُرم ہوتی ہیں ان میں مُلَوَّث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذیّت وذلّت کیلئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔

(فتاوی رضویہ ج ۱۷ ص ۳۷۰)

لہٰذا بغیر visa کے دنیا کے کسی بھی مُلک میں رَہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

قَصر واجِب ہے

مُسافِر پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصر (قَص۔رْ) کرے یعنی چار رَکعت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکعتیں پوری نَماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکعتیں نَفل ہو گئیں مگر گناہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجِب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نَفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رَکعت کا سَجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیت کر لی تو فرض باطِل نہ ہوں گے مگر قِیام و رُکوع کا اِعادہ کرنا ہو گا اور تیسری کے سَجدہ میں نیّت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قِراءَت نہ کی نَماز فاسِد ہو گئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

قَصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو.....؟

مُسافِر نے قصر کے بجائے چار رَکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مُقیم نے چار رَکعت فرض کی جگہ دو رَکعت فرض کی نیت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہو گئی۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، "نیّتِ نَماز میں تعدادِ رَکعات کی تَعیین (تَع۔یِین) یعنی مُقرّر کرنا ضَروری نہیں کیونکہ یہ ضِمناً حاصِل ہے۔ نیّت میں تعداد مُعیّن کرنے میں خطا نقصان دِہ نہیں۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۹۷، ۹۸)

مسافِر اِمام اور مُقیم مُقتدی

اِقتِدا دُرُست ہونے کیلئے ایک شَرط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافِر ہونا معلوم ہو خواہ نَماز شُروع کرتے وقت معلوم ہُوا یا بعد میں، لہٰذا امام کو چاہئے کہ شُروع کرتے وقت اپنا مسافِر ہونا ظاہر کر دے اور شُروع میں نہ کہا تو بعدِ نَماز کہہ دے کہ "مُقیم اسلامی بھائی اپنی نَمازیں پوری کر لیں میں مسافِر ہوں۔" (درمختار ج ۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شُروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اُس وقت موجود نہ تھے اُنہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کا مسافِر ہونا ظاہر تھا تو نَماز کے بعد والا یہ اعلان مُستَحَب ہے۔ (دُرِّمختار، ج ۲، ص ۷۳۵۔۷۳۶، دارالمعرفۃ بیروت)

مُقیم مُقتدی اور بقیّہ دو رَکعتیں

قصر والی نَماز میں مسافِر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مُقتدی جب اپنی بقیّہ نَماز ادا کرے تو فرض کی تیسری اور چوتھی رَکعَت میں سورۃُ الفاتحہ پڑھنے کے بجائے اندازاً اُتنی دیرچُپ کھڑا رہے۔
(مُلَخَّصاً بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۸۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

کیا مسافِر کو سنّتیں مُعاف ہیں ؟

سنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائینگی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنّتیں مُعاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائینگی۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۳۹)

"نَماز" کے چار حُروف کی نِسبت سے چلتی گاڑی میں نَفل پڑھنے کے 4 مَدَنی پھول

(۱) بیرونِ شہر (بیرون شہر سے مُراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافِر پر قصر کرنا واجب ہوتا ہے) سُواری پر (مَثَلاً چلتی کار، بس، ویگن، میں بھی) نَفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں اِستِقبالِ قبلہ یعنی قبلہ رُخ ہونا) شَرط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جارہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نَماز جائز نہیں اور شُروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ ہونا شرط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جدھر جارہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع وسُجود اِشارہ سے کرے اور (ضَروری ہے کہ) سجدہ کا اِشارہ بہ نسبت رُکوع کے پَست ہو۔ (یعنی رُکوع کیلئے جس قدر جُھکا، سجدے کیلئے اُس سے زیادہ جُھکے) (دُرِّمختار مَعَہٗ رَدُّ المُحتار ج ۲ ص ۴۸۷)

چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اس میں قبلہ رخ ہو کر قاعدہ کے مطابق نوافل پڑھنے ہوں گے۔

(۲) گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہَر ہُوا تو سُواری (گاڑی) پر نَفل پڑھ سکتا ہے۔ (رَدُّ المُحتار ج ۲ ص ۴۸۶)

(۳) بیرونِ شہر سُواری پر نَماز شُروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخِل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سُواری پر پوری کرسکتا ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

(۴) چلتی گاڑی میں بِلا عُذرِ شَرعی فرض وسنّتِ فَجر وتمام واجِبات جیسے وِتر ونذر اور وہ نَفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدۂ تِلاوت جبکہ آیتِ سجدہ زمین پر تِلاوت کی ہو ادا نہیں کرسکتا اور اگر عُذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رُو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔ (دُرِّمختار ج ۲ ص ۴۸۸)

مسافِر تیسری رَکعَت کیلئے کھڑا ہو جائے تو......؟

اگر مسافِر قصر والی نَماز کی تیسری رَکعَت شُروع کر دے تو اس کی دو صورَتیں ہیں

(۱) بقدرِ تَشَہُّد قَعدۂ اخیرہ کر چکا تھا تو جب تک تیسری رَکعَت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سَہو کر کے سلام پھیر دے اگر نہ لوٹے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر دے تو بھی نَماز ہو جائے گی مگر سنّت ترک ہوئی۔ اگر تیسری رَکعَت کا سجدہ کر لیا تو ایک اور رَکعَت ملا کر سجدۂ سَہو کر کے نَماز مکمَّل کرے یہ آخِری دو رَکعتیں نَفل شمار ہوں گی

(۲) قعدۂ اخیرہ کیے بِغیر کھڑا ہو گیا تھا تو جب تک تیسری رَکعَت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سَہو کر کے سلام پھیر

دے اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کرلیا فرض باطل ہوگئے اب ایک اور رَکعت ملا کر سجدۂ سہو کر کے نَماز مکمّل کرے چاروں رَکعتیں نَفل شمار ہونگی (دو رَکعت فرض ادا کرنے ابھی ذمّے باقی ہیں۔) (ماخوذ از دُرِّمختار مَعَہٗ رَدُّالمحتار ج۲ص۵۵۰)

سفر میں قضا نمازیں

حالتِ اقامت میں ہونے والی قضا نَمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر نَمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قصر ہی پڑھی جائیں گی۔

حفظ بھلادینے کا عذاب

یقیناً حفظِ قُرآن کریم کارِثواب عظیم ہے، مگر یاد رہے حفظ کرنا آسان، مگر عمر بھر اِس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفّاظ وحافِظات کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمضان المبارك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مصلّی سنانے کے لیے منزل پکی کرتے ہیں اوراس کے علاوہ مَعَاذَ اللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بھُلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوف خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھُلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بھُلانے کا جو گناہ ہوا اس سے سچی توبہ کرے۔

فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(۱): جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھُلا دے گا بروزِ قیامت اندھا اُٹھایا جائے گا۔ (ماخذ: پ۱۶، طٰہٰ، ۱۲۵، ۱۲۶)

(۲): میری اُمت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

(۳): جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھُلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔

(ابوداؤد حدیث ۱۴۷۴)

(۴): قیامت کے دن میری اُمّت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سورت یاد تھی پھر اس نے اسے بھلا دیا۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۴۶)

(۵): اعلیٰحضرت امامِ اہلسنت ، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔ ''اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدرِ اِس (حفظِ قرآنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا'' مزید فرماتے ہیں۔ ''جہاں تک ہو سکے اس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کیے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نجات پائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان بَرَکت نشان ہے، ''جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔ (مُصَنَّف عبدالرزاق، ج۱ ص۵۱، حدیث ۱۵۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت

ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیِّدُنا سرِی سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی تو پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہو کر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفِرت فرما دی۔ اُس نے عرض کی، یاسیِّدی! میں نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک فہرس نکالی مگر اس شخص کا نام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اس کا نام حاشِیہ پر موجود تھا۔

(شَرحُ الصُّدور، ص ۲۷۹ دارالکتب العربی بیروت)

عقیدت مندوں کی بھی مغفِرت

حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللہِ الکافی کو اِنتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھ کرِ پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخش دیا اور ارشاد فرمایا، اے بشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بَخش دیا۔ تو میں نے عرض کی، یارب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بَخش دے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا، قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔

(شَرحُ الصُّدور، ص ۲۷۵ دارالکتب العربی بیروت)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا ، ہے میرے ولی کے در کا گدا
خالق نے مجھے یوں بخش دیا ، سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سے نسبت باعِثِ سعادت، ان کا ذِکرِ خیر باعِثِ نزولِ رحمت، ان کی صُحبت، دوجہاں کیلئے بابَرَکت، ان کے مزارات کی زیارت تِریاقِ امراضِ معصیّت اور ان کی عقیدت ذَرِیعۂ نَجاتِ آخِرت ہے۔ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سے عقیدت اور ولی کامل

حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللہِ الکافی سے مَحَبَّت ہے یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کے صدقے ہماری بھی مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللہِ الکافی سے ہمیں تو پیار ہے

ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے

کفن چور

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامل ہوگیا اور قبرستان ساتھ جا کر اُس نے قَبر کا پتا محفوظ کرلیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی، سُبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایک مغفور (یعنی بخشش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفِرت کردی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نَماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ یہ سُن کر اُس نے فوراً قَبر پر مِٹّی ڈال دی اور سچے دل سے تائب ہوگیا۔ (شَرحُ الصُّدور، ص ۱۰۲ دارالکتب العربی بیروت)

شُرکائے جنازہ کی بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قَدَر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رہنا چاہئے ہوسکتا ہے کسی نیک بندہ کے جنازے میں شُمولیت ہمارے لئے سامانِ مغفرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عزوجل کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرما دیتا ہے تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشادِ فرمایا" بندہ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کردی جائیگی"۔ (شعب الایمان، ج ۷، ص ۸، حدیث ۹۲۵۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالک ومختار، شہنشاہ ابرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان مغفرت نشان ہے، مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(کنزالعمال، ج ۱۵، ص ۵۹۵)

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عافیت نشان ہے، جب کوئی جنّتی شخص فوت ہوجاتا ہے تو اللہ عزوجل حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ (الفردوس بماثور الخطاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُ نا داؤد عَلیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں عرض کرتے ہیں، یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! جس نے محض تیری رِضا کے لئے جنازہ کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن وہ مرے گا تو فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا۔

(شَرحُ الصُّدور، ص ۱۰۱، دار الکتب العربی بیروت)

اُحد پہاڑ جتنا ثواب

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشادِ فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے ،نماز جنازہ پڑھے اور دَفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صِرف جنازہ کی نَماز پڑھ کر واپس آ جائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو تو) تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱ص ۳۰۷ مطبوعہ افغانستان)

نمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرتِ سیِّدُ نا ابوذرّ غِفاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، مجھ سے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا قبروں کی زیارت کرو تا کہ آخِرت کی یاد آئے اور مُردہ کو نہلاؤ کہ فانی جسم (یعنی مُردہ جسم) کا چُھونا بَہُت بڑی نصیحت ہے اور نَمازِ جنازہ پڑھو تا کہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عزوجل کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۱۴۳۵، ج ۱، ص ۷۱۱)

میت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت

حضرتِ مولائے کائنات سیِّدُ نا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان ،شہنشاہ کون ومکان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشادِ فرمایا کہ جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے ،خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۰۱ حدیث ۱۴۶۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جنازہ دیکھ کر کہئے

حضرت سیّدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا ایک کلمہ کی وجہ سے بخش دیا جو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ (یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا اس کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔

(ملخصاً احیاء العلوم، ج ۵، ص ۲۶۶ دار صادر بیروت)

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بَرِیُّ الذِّمّہ ہوگئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔(فتاوٰی تاتارخانیہ،ج۲،ص۱۵۳) اِس کے لئے جماعت شرط نہیں،ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہوگیا(فتاوٰی عالمگیری،ج۱،ص۱۶۲)اس کی فرضیّت کا انکار کفر ہے(فتاوٰی تاتارخانیہ،ج۲،ص۱۵۴)

نمازِ جنازہ میں دو رکن اور تین سنّتیں ہیں

دو رکن یہ ہیں

(۱) چار بار اَللّٰہُ اکبر کہنا

(۲) قِیام۔اس میں تین سنتِ مُؤَکّدہ یہ ہیں

(۱) ثَناء

(۲) دُرُود شریف

(۳) مَیّت کیلئے دعاء۔(دُرِّمختار معہ ردالمحتار،ج۳،ص۱۲۴)

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مُقتدی اس طرح نیّت کرے:"میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نَماز کی،واسطے اللہ عزوجل کے،دعا اِس مَیّت کیلئے،پیچھے اِس امام کے"(فتاوٰی تاتارخانیہ،ج۲،ص۱۵۳)

اب امام ومُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور"اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اورثناء پڑھیں۔اس میں" وَتعالٰی جَدُّکَ "کے بعد" وَ جَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ" پڑھیں'پھر بغیر ہاتھ اٹھائے"اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں'پھر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں'پھر بغیر ہاتھ اٹھائے"اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں اور دُعا پڑھیں(امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مُقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام ومُقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر"اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں اور ہاتھ لٹکادیں پھر دونوں طرف سلام پھیردیں۔(حاشیۃ الطحطاوی،ص٥٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

بالغ مرد وعورت کے جنازہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا

وَکَبِیْرِ نَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ

وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَان

الٰہی عَزَّوَجَلَّ بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔الٰہی عَزَّوَجَلَّ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

الٰہی عزّ وجلّ اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنیوالا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنیوالا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط

الٰہی عزّ وجلّ اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنیوالی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۴۶، فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۶۴)

جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

بعض لوگ جُوتا پہنے اور بہُت سے لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جوتا پہنے نماز پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے

(حاشیۃ الطحطاوی، ص ۵۸۲)

احتیاط اسی میں ہے کہ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھی جائے، فرش پر کھڑے ہو جایئے چاہیں تو اپنی جیب کا رومال پاؤں کے نیچے بچھالیجئے۔

غائبانہ نمازِ جنازہ

میّت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہو سکتی۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۳، ص ۱۲۳)

مُستحَب یہ ہے کہ امام میّت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۵۸۳)

چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اِختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سر ہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سر ہانا وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اسی پر قیاس کیجئے) (بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۱۵۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

جنازہ میں کتنی صفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صَفیں ہوں کہ حدیثِ پاک میں ہے، جسکی نماز (جنازہ) تین صفوں نے پڑھی اُس کی مغفِرت ہو جائیگی (جامع ترمذی، ج ۱، ص ۲۲)

اگر کُل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صَف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک (غنیۃ المتملی ص ۵۸۱) جنازے میں پچھلی صف تمام صَفوں سے اَفضل ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۳، ص ۱۳۱)

جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو؟

مَسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہوگئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعاء وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قَبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھالیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے دُعاء وغیرہ چھوڑ دے۔ (غُنیۃ المتملی ص ۵۳۷)

چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار "اللّٰہ اکبر" کہے (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۳، ص ۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

پاگل یا خود کشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہوگیا ہو اور اسی پاگل پن میں موت واقع ہوئی تو اُس کی نَمازِ جنازہ میں نابالغ کی دعا پڑھیں گے (ماخوذ از حاشیۃ الطحطاوی، ص ۵۸۷) جس نے خودکشی کی اس کی نَمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ (دُرِمختار، ج ۳، ص ۱۰۸)

مُردہ بچے کے احکام

مسلمان کا بچّہ زِندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصّہ باہَر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مرگیا تو اُس کو غُسل وکفن دیں گے اور اس کی نَماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے وَیسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دَفن کر دیں گے۔ اس کیلئے سنّت کے مطابق غُسل وکفن نہیں ہے اور نَماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ سَر کی طرف سے اکثر کی مقدار سر سے لیکر سینے تک ہے۔ لہٰذا اگر اس کا سر باہَر ہوا تھا اور چیختا تھا مگر سینے تک نکلنے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو اس کی نَماز نہیں پڑھیں گے۔ پاؤں کی جانب سے اکثر کی مقدار کمر تک ہے۔ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ یا کچّا گر گیا اس کا نام رکھا جائے اور وہ قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا۔ (دُرِمختار معہ ردالمحتار، ج ۳، ص ۱۵۲)

جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے، جو جنازے کو چالیس قدم لیکر چلے اُسکے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے (الطبرانی فی الاوسط، ج ۴، ص ۲۶۰ حدیث ۵۹۲۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نیز حدیث شریف میں ہے، جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزوجل اُس کی حَتمی (یعنی مُستقِل) مغفِرت فرمادے گا۔ (الجوھرۃ النیرۃ، ج ۱، ص ۱۳۹)

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے (تاتارخانیہ، ج ۲، ص ۱۵۰)

سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس قدم چلے۔ (ایضاً)

پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۴۰۲)

بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں ''ہر پائے کو کندھے پر لئے دس دس قدم چلئے''

بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچّے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حَرَج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں (البحر الرائق، ج۲،ص ۳۳۵) عورتوں کو (بچّہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۳،ص ۱۶۲)

نمازِ جنازہ کے بعد واپسی کے مسائل

جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپَس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد اولیائے میّت (یعنی مرنے والے کے سرپرستوں) سے اجازت لیکر واپَس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اجازت کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری، ج۱،ص ۱۶۵)

کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غسل دینے اور بلا حائل بدن کو چھونے کی مُمانعت ہے (درمختار معہ ردالمحتار، ج۳،ص ۱۰۵) عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (دُرِّمختار معہ ردالمحتار، ج۳،ص ۱۰۷)

کافِر کا جنازہ

مُرتد یا کافِر کی نمازِ جنازہ اور جُلوسِ جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر شریک ہونا کُفر ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر اس اعتِقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافِر ہو جائے گا۔ اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا، اگر کافِر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول ہوئی۔

(ملفوظات حصہ چہارم، ص ۳۵۹ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیا لاھور)

نکاح ٹوٹ گیا!

دنیاوی طمع سے کسی مُرتد یا کافر کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرام قطعی اور شدید حرام ہے اور دینی طور پر اسے کارِ ثواب اور مُرتد یا کافر کو نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا اسے تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہیے۔ (ملخص از فتاوٰی رضویہ، ج۹،ص ۱۷۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاھور)

اللہ تبارک و تعالٰی سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۸٤ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ
اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ O (پ ۱۰،التوبة: ۸۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کفر) ہی میں مر گئے۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن وزیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔'' (خزائن العرفان ص ۳۲۱ رضا اکیڈمی بمبئی)

کفار کی عیادت مت کر

حضرتِ سیِّدُ نا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سردارِ مکہ مکرمہ، سرکارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشادِ فرمایا، کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث ۹۲، ج ۱، ص ۷۰)

۷۸۶

۹۲

بالغ کی نماز جنازہ سے قبل یہ اعلان کیجئے

مرحوم کے عزیز واحباب توجہ فرمائیں۔ مرحوم نے اگر زندگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو تو ان کو معاف کر دیجئے ''ان شاءَ اللہ عزوجل مرحوم کا بھی بھلا ہوگا اور آپ کو بھی ثواب ملے گا۔ اگر کوئی لین دین کا معاملہ ہو تو مرحوم کے وارثوں سے مشورہ کیجئے۔ نمازِ جنازہ کی نیت اور اس کا طریقہ بھی سن لیجئے۔ ''میں نیت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نماز واسطے اللہ عزوجل کے، دُعا اس میتِ کے لیے پیچھے اِس امام کے۔'' اگر یہ اَلفاظ یاد نہ رہیں تو کوئی حَرج نہیں آپ کے دل میں یہ نیتِ ہونی ضروری ہے کہ ''میں اِس میت کی نمازِ جنازہ پڑھ رہا ہوں۔'' جب امام صاحب اللہُ اکبر کہیں تو کانوں تک ہاتھ اُٹھانے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے۔ دوسری بار امام صاحِب اللہُ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہُ اکبر کہئے پھر نماز والا دُرُودِ ابراھیم پڑھیے۔ تیسری بار امام صاحِب اللہُ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہئے اور بالغ کے جنازہ کی دُعاء پڑھئے (اگر نابالغ یا نابالغہ ہے تو اس کی دُعاء پڑھنے کا اِعلان کرنا ہے) جب چوتھی بار امام صاحِب اللہُ اکبر کہیں تو آپ اللہُ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کو کھول کر لٹکا دیجئے اور امام صاحِب کے ساتھ قاعِدے کے مطابق سلام پھیر دیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

دوعالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشادفرمایا، جومجھ پر شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ سوبار دُرُودشریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سوحاجتیں پوری فرمائے گا ستّر آخِرت کی اور تیس دنیا کی۔ (تفسیر درمنثور، ج ۶، ص ۶۵۴ دارالفکر بیروت)

صلُّوا علی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

دِل زندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عیدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُالفطر اور شبِ عیدُ الاضحیٰ طلبِ ثواب کیلئے) قِیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن لوگوں کے دِل مَر جائیں گے۔ (ابنِ ماجہ حدیث ۱۷۸۲، ج ۲، ص ۳۶۵)

جنّت واجِب ہو جاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت میں گزارے) اُس کے لئے جنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجّہ شریف کی آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدُ الفطر کی رات، پانچویں شعبانُ المُعظَّم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، ج ۲، ص ۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نَمازِعید کیلئے جانے سے قَبل کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم عِیدُ الفِطر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدِ اَضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہو جاتے۔

(ترمذی، رقم الحدیث ۵۴۲، ج ۲، ص ۷۰ مطبوعۃ دارالفکر بیروت)

اور "بُخاری کی رِوایت حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ عِیدُ الفِطر کے دِن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناوُل فرمالیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بُخاری، ج ۲، ص ۴)

نَماز عِید کیلئے آنے جانے کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم عِید کو (نَمازِ عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپَس تشریف لاتے۔

(ترمذی، رقم الحدیث ۵۴۱، ج ۲، ص ۶۹ دارالفکر بیروت)

نَمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیت کیجئے: ''میں نیت کرتا ہوں دو رَکعت نَماز عیدُ الفطر (یا عیدُالاضحیٰ) کی ، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے ،واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اِس امام کے'' پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیے اور **اَللّٰہُ اکبر** کہہ کرحسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیے اور **اَللّٰـــہُ اکبر** کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللّٰہُ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور **اللّٰہُ اکبر** کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یادرکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں

(ماخوذ از دُرِّمختار معہ ردالمحتار، ج۳،ص۶۶)

پھر امام تعوّذ اور تسمِیَہ آہستہ پڑھ کر اَلحمد شریف اور سورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعت میں پہلے اَلحمد شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر **اَللّٰـــہُ اکبر** کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے **اَللّٰـــہُ اکبر** کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعِدے کے مطابق نَماز مکمّل کرلیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ''سُبحٰن اللہ'' کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج۱،ص۱۵۰)

نَماز عِید کس پر واجِب ہے؟

عیدَین یعنی (عیدُ الفِطر اور بقرعید) کی نَماز واجِب ہے (فتاویٰ عالمگیری، ج۱،ص۱۴۹)

مگر سب پر نہیں صِرف ان پر جن پر جُمعہ واجِب ہے (الہِدایۃ معہ فتح القدیر، ج۲،ص۳۹)

عِیدَین میں نہ اذان ہے نہ اِقامت۔ (بہارِ شریعت، حصّہ۴،ص۱۰۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عید کا خُطبہ سُنّت ہے

عیدَین کی ادا کی وُہی شرطیں ہیں جو جُمعہ کی، صِرف اتنا فرق ہے کہ جُمعہ میں خُطبہ شرط ہے اور عیدَین میں سنّت۔ جُمعہ کا خطبہ قبل از نَماز ہے اور عیدَین کا بعد از نَماز۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، ج۱،ص۲۱۳)

نمازِ عید کا وقت

ان دونوں نمازوں کا وَقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی طلوعِ آفتاب کے 20 یا 25 مِنَٹ کے بعد) سے **ضَحوۂ کُبریٰ** یعنی **نِصفُ النَّہار** شَرعی تک ہے (تبیین الحقائق، ج۱،ص۲۲۵ ملتان) مگر **عیدُ الفِطر** میں دیر کرنا اور **عیدُ الاَضحٰی** جلد پڑھنا مُستَحَب ہے۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ، ج۱،ص۲۱۴)

عید کی ادھوری جماعت ملی تو......؟

پہلی رَکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مقتدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے

تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ **اَللّٰہُ اَکبَر** کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا تو باقی ساقِط ہوگئیں (یعنی بقیّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعَت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکعَت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکعَت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماخوذ از دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۵۵، ۵۶، ۵۷)

عِید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رَکعَت چاشت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمختار، ج ۳، ص ۵۸، ۵۹)

عید کے خُطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دو خُطبے پڑھے اور **خُطبۂ جُمُعہ** میں جو چیزیں سنّت ہیں اس میں بھی سنّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ، صِرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ **جُمُعہ** کے پہلے خُطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے 14 بار **اَللّٰہُ اَکبَر** کہنا سنّت ہے اور جُمُعہ میں نہیں۔

(دُرِّمختار، ج ۳، ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصّہ ۴، ص ۱۰۹ المدینۃ المرشد بریلی شریف)

اِس مُبارَک مصرع، " دے دو عیدی میں غم مدینے کا " کے بیس حُروف کی نسبت سے عید کی 20 سُنّتیں اور آداب

عید کے دِن یہ اُمُور سنّت (مُستَحَب) ہیں

(۱) حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوایئے نہ کہ انگریزی بال)

(۲) ناخُن ترشوانا

(۳) غُسل کرنا

(۴) مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے)

(۵) اچّھے کپڑے پہننا، نئے ہو تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے

(۶) خُوشبو لگانا

(۷) انگوٹھی پہننا (جب بھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا۔)

(۸) نَمازِ فَجر مسجد محلّہ میں پڑھنا

(۹) عیدُ الفِطر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا

(۱۰) نَمازِ عید، عِید گاہ میں ادا کرنا

(۱۱) عِید گاہ پیدل چلنا

(۱۲) سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپَسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں

(۱۳) نَمازِ عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا

(۱۴) عِید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا (اَفضل تو یہی ہے مگر عید کی نَماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیجئے)

(۱۵) خُوشی ظاہِر کرنا

(۱۶) کثرت سے صَدَقہ دینا

(۱۷) عیدگاہ کو اِطمینان ووَقار اور نیچی نِگاہ کئے جانا

(۱۸) آپَس میں مُبارَک باد دینا

(۱۹) بعدِ نَمازِ عید مُصَافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُمُوماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مَسرَّت ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ، ج۲، ص۱۵۰، مسوّی، ج۲، ص۲۲۱)

مگر اَمرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا محلِّ فِتنہ ہے

(۲۰) عِیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عِید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نَمازِ عیدِ اَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:۔

اَللّٰہُ اَکبَرُ ط اَللّٰہُ اَکبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ ط اَللّٰہُ اَکبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

بَقَر عید کا ایک مُستَحَب

عیدِ اَضحٰی (یعنی بقرعید) تمام اَحکام میں عیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَرعید میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کَراہت بھی نہیں۔

"اللّٰہ اکبر" کے آٹھ حُروف کی نسبت

سے تکبیرِ تشریق کے 8 مَدَنی پھول

(۱) نویں ذُوالحِجّۃ الحرام کی فَجر سے تیرھویں کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل (تبیین الحقائق، ج۱،ص ۲۲۷)

اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے، اَللّٰہُ اَکبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکبَرُ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ (تنویر الابصار معہ ردالمحتار، ج۳،ص ۷۱)

(۲) تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔ یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نَماز کی بِنا نہ کر سکے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ص ۱۵۲) مَثَلاً اگر مسجِد سے باہَر ہوگیا یا قصداً وُضو توڑ دیا یا چاہے بُھول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہوگئی اور بِلا قصد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (دُرِّ مختار معہ ردالمحتار، ج ۳،ص ۷۳)

(۳) تکبیرِ تشریق اُس پر واجِب ہے جو شہر میں مُقیم ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔ وہ اِقتِدا کرنے والا چاہے مسافر ہو یا گاؤں کا رَہنے والا اور اگر اس کی اِقتِدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجِب نہیں۔

(دُرِّ مختار معہ ردالمحتار، ج ۳،ص ۷۴)

(۴) مُقیم نے اگر مسافر کی اِقتِدا کی تو مُقیم پر واجِب ہے اگرچہ اس مسافر امام پر واجِب نہیں۔

(دُرِّ مختار معہ ردالمحتار، ج ۳،ص ۷۳)

(۵) نَفل سنّت اور وِتر کے بعد تکبیر واجِب نہیں۔ (اَیضاً)

(۶) جُمُعہ کے بعد واجِب ہے اور نَمازِ (بَقَر) عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (اَیضاً)

(۷) مَسبُوق (جس کی ایک یا زائد رَکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے

(تبیین الحقائق، ج ۱،ص ۲۲۷)

(۸) مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجِب نہیں۔ (غنیۃ المستملی ص ۵۲۶ مدھی کتب خانہ)

مگر کہہ لے کہ صاحِبَین رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تعالٰی کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۴،ص ۱۱۱ المدینۃ المرشد بریلی شریف)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب " فیضانِ رَمَضان" سے فیضانِ عید الفطر کا مطالعہ فرمائیے)۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِیدِ سَعِید کی خُوشیاں سُنّت کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دید کی حقیقی عِید بار بار نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی　　　مِرے خواب میں تم آنا مَدَنی مدینے والے

حفظ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قراٰنِ کریم کارِ ثوابِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفظ کرنا آسان، مگر عمر بھر اِس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ المبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزِل پَکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ معاذاللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

فرامینِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

۱۔ جو قراٰنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قِیامت اندھا اُٹھایا جائیگا۔ (ماخَذ: پ ۱۶، طٰہٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

۲۔ میری اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجِد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قراٰن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامع ترمذی، حدیث ۲۹۲۵، ج ۴، ص ۴۲۰ دارالفکر بیروت)

۳۔ جو شخص قراٰن پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔

(ابوداود، حدیث ۱۴۷۴، ج ۲، ص ۱۰۷ دار احیاء التراث العربی)

۴۔ قِیامت کے دن میری اُمّت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (کنزُ العُمّال، حدیث ۲۸۴۶، ج ۱، ص ۳۰۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

۵. اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اِس (حِفظِ قراٰنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر موعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہوسکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نَجات پائے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج ۲۳، ص ۶۴۵، ۶۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نماز کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نَماز کے بعد حمد وثناء ودُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا، "دعامانگ قبول کی جائے گی سُوال کر، دیا جائے گا۔"

(سُنَنُ النَّسائی، ج ۱، ص ۱۸۹ باب المدینہ کراچی)

صلُّوا علی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قران وحدیث میں نَماز پڑھنے کے بے شمار فضائل اور نہ پڑھنے کی سخت سزائیں وارِد ہیں، چُنانچہ پارہ ۲۸ سورۃُ المُنافِقون کی آیت نمبر ۹ میں ارشادِ ربّانی ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہبی علیہِ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں، مُفَسِّرِین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مبارَکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے پانچ نَمازیں مُراد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید وفروخت، مَعیشت وروزگار، ساز وسامان اور اَولاد میں مصروف رہے اور وَقت پر نَماز نہ پڑھے وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتابُ الکبائر، ص ۲۰ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت)

قِیامت کا سب سے پہلا سُوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، "قِیامت کے دن بندے کے اَعمال میں سب سے پہلے نَماز کا سُوال ہوگا۔ اگر وہ دُرُست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوا اور اس نے نقصان اُٹھایا"۔

(کنزُ العُمّال، ج ۷، ص ۱۱۵، حدیث ۱۸۸۸۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نَمازی کیلئے نور

سرکارِدوعالم، نورِ مُجسّم ،شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کاارشادِگرامی ہے، ''جو شخص نَماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے نَماز قِیامت کے دن نور، دلیل اور نَجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لیے بروزِ قِیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نَجات۔ اور وہ شخص قِیامت کے دن فِرعون، قارون، ہامان اور اُبَیِّ بن خَلَف کے ساتھ ہوگا۔'' (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱ دارالفکر بیروت)

کس کا کس کے ساتھ حشر ہو گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہَبی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں، بعض عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نَماز کے تارِک کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اوراُبَی بن خلف) کے ساتھ اِس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عُموماً دولت، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نَماز کو ترک کرتے ہیں۔ جو حکومت کی مشغولیت کے سبب نَماز نہیں پڑھے گا اُس کا حَشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو دولت کے باعِث نَماز ترک کریگا تو اس کا قارون کے ساتھ حَشر ہوگا، اگر ترکِ نَماز کا سبب وزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ حَشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نَماز چھوڑے گا تو اس کو مکّۂ مکرَّمہ کے بَہُت بڑے کافِر تاجر اُبَیِّ بن خَلَف کے ساتھ بروزِ قِیامت اُٹھایا جائے گا۔ (کتابُ الکبائر، ص ۲۱ دارمکتبۃ الحیاۃ بیروت)

شدید زخمی حالت میں نَماز

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عَرض کی گئی، اے امیرُ الْمُؤمِنِین! نَماز (کا وقت ہے) فرمایا، ''جی ہاں، سنئے! جو شخص نَماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اِسلام میں کوئی حِصّہ نہیں۔'' اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے شدید زخمی ہونے کے باوُجُود نَماز ادا فرمائی۔ (ایضاً)

نَماز پر نُور یا تاریکی کے اسباب

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو شخص اچھی طرح وُضو کرے، پھر نَماز کے لیے کھڑا ہو، اِس کے رُکوع، سُجود اور قِراءَت کو مکمّل کرے تو نَماز کہتی ہے، اللّٰہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔ پھر اس نَماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور نُور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نَماز اُس نَمازی کی

شفاعت کرتی ہے۔اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجود اور قراءت مکمل نہ کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۷، ص ۱۲۹، حدیث ۱۹۰۴۹)

بُرے خاتمے کا ایک سبب

حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اس سے فرمایا، ''تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتِقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی''۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۱۲)

سُنَنِ نَسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، ''تم کب سے اِس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس سال سے۔ فرمایا، تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر نہیں مروگے۔ (سُنَنِ نَسائی، ج ۲، ص ۵۸ دار الجیل بیروت)

نماز کا چور

حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمان باقرینہ ہے ''لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے''، عرض کی گئی، ''یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم ! نماز کا چور کون ہے؟'' فرمایا، ''(وہ جو نماز کے) رُکوع اور سُجدے پورے نہ کرے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۸، ص ۳۸۶، حدیث ۲۲۷۰۵ دار الفکر بیروت)

چور کی دو قسمیں

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، معلوم ہُوا امال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اُٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا اِس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نماز کو ناقص پڑھتے ہیں اِس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۷۸ ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اوّل تو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں ان کی اکثریت سنّتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث آج کل صحیح طریقے سے نماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصراً نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے۔ برائے مدینہ، بہت زِیادہ غور سے پڑھئے اوراپنی نمازوں کی اِصلاح فرمائیے:۔

نماز کا طریقہ (حنفی)

باوُضو قبلہ رُو اِس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصِلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جایئے کہ اَنگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں اور اُنگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کُھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سَجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنی ہے اُس کی نیّت یعنی دل میں اس کا پکّا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زَبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زِیادہ اچھا ہے (مَثَلاً نیّت کی میں نے آج کی ظُہر کی چار رَکعت فرض نماز کی ،اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اِس اِمام کے) اب تکبیرِ تَحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لایئے اور ناف کے نیچے اِس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی ہتھیلی کے سِرے پر اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُلٹی کلائی کی پیٹھ پر اور اَنگوٹھا اور چھنگلی (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اَغل بَغل۔

اب اس طرح ثناء پڑھئے:۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ .

پاک ہے تو اے اللہ عزوجل اور میں تیری حَمد کرتا ہوں، تیرا نام بَرَکت والا ہے اور تیری عظمت بُلند ہے اور تیرے سِوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوّذ پڑھئے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر تسمیہ پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم O

اللہ کے نام سے شُروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

پھر مکمّل سُورَۃ فاتِحہ پڑھئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِO

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ Oاِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ O

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ O

ترجمۂ کنزالایمان :

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالِک۔

ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ہم کو سیدھا راستہ چلا،

راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سُورۂ فاتحہ ختم کرکے آہستہ سے اٰمین کہئے۔پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سُورت مثلاً سورۂ اِخلاص پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ Oاَللّٰہُ الصَّمَدُ

لَمْ یَلِدْO وَ لَمْ یُوْلَدْ O

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ O

ترجمۂ کنزالایمان:

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے۔

نہ اُسکی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور گُھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گُھٹنوں پر اور اُنگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔پیٹھ بچھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سِیدھ میں ہو اُونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔کم از کم تین بار رُکوع کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہئے۔پھر تسمیع (تَس۔مِیع) یعنی سَمِعَ اللّٰہُ

لِمَنْ حَمِدَہ ۔(یعنی اللہ نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بِالکل سیدھے کھڑے ہوجایئے، اِس کھڑے ہونے کو قَومہ کہتے ہیں۔ اگر آپ مُنفَرِد ہیں یعنی اکیلے نَماز پڑھ رہے ہیں تو اِس کے بعد کہئے ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد (اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں) پھر اَللّٰہُ اَکبر کہتے ہوئے اِس طرح سجدے میں جایئے کہ پہلے گُھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جَم جائے، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے ،پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھئے ۔(ہاں اگر صَف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں اُنگلیوں کے پیٹ (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور اُنگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے پروردگار سب سے بلند) پڑھئے پھر سر اِس طرح اُٹھایئے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گُھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قِبلہ کی جانب اور اُنگلیوں کے سِرے گُھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے دَرمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اِس وقفہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی یعنی اے اللہ عزَّوَجلّ میری مغفرت فرما کہہ لینا مُستحَب ہے) پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے پہلے سَجدے ہی کی طرح دوسرا سَجدہ کیجئے ۔اب اسی طرح پہلے سر اُٹھایئے پھر ہاتھوں کو گُھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہوجایئے۔ اُٹھتے وَقت بِغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رَکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر الحمد اور سورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے دوسرے سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے دو رَکعت کے دوسرے سَجدے کے بعد بیٹھنا قعدہ کہلاتا ہے اب قعدہ میں تَشَہُّد (تَ۔شَہْ۔ہُد) پڑھئے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰاتُ وَ الطَّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

ترجمہ: تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکے بندہ اور رسول ہیں۔

جب **تَشَہُّد** میں لفظ **لا** کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حلقہ بنالیجئے اور چُھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنصَر یعنی اس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملادیجئے اور (اَشْھَـدُ اَنْ کے فوراً بعد) لفظِ **لا** کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اٹھایئے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور لفظِ **اِلّا** پر، گرادیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زِیادہ رَکعتیں پڑھنی ہیں تو اَللّٰـہُ اَکْبَـر کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ اگر فرض نَماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رَکعت کے قِیام میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم اور الحمد شریف پڑھئے، سُورت ملانے کی ضَرورت نہیں۔ باقی اَفعال اِسی طرح بجالایئے اور اگر سنّت و نَفل ہوں تو سورۂ فاتِحہ کے بعد سُورت بھی ملایئے (ہاں اگر امام کے پیچھے نَماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکعت کے قِیام میں قراءت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہیے) پھر چار رَکعتیں پوری کر کے **قعدۂ اخیرہ** میں **تَشَہُّد** کے بعد دُرُودِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، پڑھئے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اے اللہ عزوجل دُرود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے دُرُود بھیجا (سیّدُنا) ابراہیم پر اور انکی آل پر۔ بیشک تو سَراہا ہوا بُزرگ ہے۔ اے اللہ! عزوجل بَرَکت نازِل کر ہمارے سردار پر اور اُنکی آل پر جس طرح تُو نے بَرَکت نازِل کی (سیّدُنا) ابراہیم اور انکی آل پر بیشک تو سَراہا ہوا بُزرگ ہے۔

پھر کوئی سی دُعائے ماثُورہ پڑھئے، مَثَلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! عزوجل اے ربّ ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نَماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نَماز ختم ہوئی۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۲۷۸۔ غنیۃ المستملی ص ۲۶۱)

اسلامی بہنوں کی نَماز میں چند جگہ فرق ہے

مذکورہ نَماز کا طریقہ امام یا تنہا مرد کا ہے۔ اسلامی بہنیں تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں اور چادَر سے باہَر نہ نکالیں۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ا، ص ۲۴۶)

قِیام میں اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اُوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔ رُکوع میں تھوڑا جُھکیں یعنی اتنا کہ گُھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گُھٹنوں کو نہ پکڑیں اور اُنگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ا، ص ۷۴)

سَجدہ سِمَٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملادیں۔

(الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ا، ص ۲۶۷)

اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دیں اور قعدے میں دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں اور اُلٹی سُرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اُسی طرح ہے۔

(الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ا، ص ۲۷۲)

دونوں مُتَوجِّہ ہوں!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اِس طریقۂ نَماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بِغیر نَماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجِب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نَماز کا پھر سے پڑھنا واجِب اور بھول کر چُھٹنے سے سَجدہ سَہو واجِب اور بعض سنّتِ مُؤکّدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۶۶ مدینۃ المرشد بریلی)

"یااللہ" کے چھ حُروف کی نسبت سے نَماز کی 6 شرائط

(۱) طَہارت

نَمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نَماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نَجاست سے پاک ہونا ضَروری ہے۔

(مَراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۲۰۷)

(۲) سترِ عورَت

(ا) مَرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گُھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چُھپا ہوا ہونا ضَروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اَعضاء: منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے البتّہ اگر

دونوں ہاتھ (گِٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمَّل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتیٰ بِہٖ قول پر نَماز دُرُست ہے۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص۹۳)

(۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فرض ہے نظر آئے یا جِلد کا رنگ ظاہر ہو نَماز نہ ہوگی۔ (فتاوٰی عالمگیری، ج۱،ص۵۸)

(۳) آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا سَتر کا کوئی حصّہ چمکتا ہو عِلاوہ نَماز کے بھی پہننا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۳،ص۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(٤) دَبیز (یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضْوْ کی ہَیْئَت (ہَے۔اَٗت) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچِہ نَماز ہو جائیگی مگر اُس عُضْوْ کی طرف دوسروں کو نِگاہ کرنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار، ج۲،ص۱۰۳)

ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرَجۂ اَولیٰ مُمانَعت۔

(بہارِ شریعت، حصہ۳،ص۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۵) بعض خواتین مَلمل وغیرہ کی باریک چادر نَماز میں اَوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اَعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔

(۳) اِستقبالِ قبلہ

یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف مُنہ کرنا۔

(۱) نَمازی نے بلا عُذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچِہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدرِ تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کے وقفہ سے پہلے واپس قبلہ رُخ ہو گیا تو فاسِد نہ ہوئی۔

(البحرالرائق، ج۱،ص۴۹۷)

(۲) اگر صِرف منہ قبلہ سے پھرا تو واجِب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نَماز نہ جائے گی مگر بلا عُذر ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی ،ص۲۲۲ کراچی)

(۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جا سکے تو تَحَرِّی (تَ۔حَر۔ری) کیجئے یعنی سوچئے اور جِدھر قبلہ ہونا دل پر جَمے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وُہی قبلہ ہے۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج۱،ص۲۳۶)

(٤) تَحَرِّی کر کے نَماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نَماز نہیں پڑھی، نَماز ہوگئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۶۴)

(۵) ایک شخص تَحَرِّی کر کے (سوچ کر) نَماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اُسی سَمت نَماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی تَحَرِّی کرنے کا حکم ہے۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۴۳)

(٤) وقت

یعنی جو نَماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضَروری ہے۔ مَثَلاً آج کی نَمازِ عصر ادا کرنا ہے تو یہ ضَروری ہے کہ عَصر کا وقت شُروع ہو جائے اگر وقتِ عصر شُروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نَماز نہ ہوگی۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۴)

(۱) عُمُوماً مساجِد میں نظامُ الاوقات کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں جو مُستَنَد توقِیت داں (تَو۔قِیت۔دَاں) کے مُرَتَّب کردہ اور عُلَمائے اہلِسنّت کے مُصَدَّقہ ہوں ان سے نَمازوں کے اَوقات معلوم کرنے میں سہولت رَہتی ہے۔

(۲) اسلامی بہنوں کے لئے اوّل وقت میں نَمازِ فجر ادا کرنا مُستَحَب ہے اور باقی نَمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت کا اِنتِظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں ۔ (دُرِّمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۳۰)

تین اَوقاتِ مکروہہ

(۱) طُلُوعِ آفتاب سے لے کر بیس مِنَٹ بعد تک۔

(۲) غُروبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ پہلے۔

(۳) نِصفُ النَّہار یعنی ضَحوۂ کُبریٰ سے لے کر زَوالِ آفتاب تک۔

ان تینوں اَوقات میں کوئی نَماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجِب نہ نَفل نہ قضا۔ ہاں اگر اِس دن کی نَمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شُروع ہو گیا تو پڑھ لے البتّہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔

(دُرِّمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۳۰۔ بہارِ شریعت، حصّہ ۳، ص ۲۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

دورانِ نَماز مکروہ وقت داخِل ہو جائے تو؟

غروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 مِنَٹ قبل نَمازِ عصر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''نَمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۵، ص ۱۵۶)

پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں تطویل کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وسطِ نماز میں آگیا جب بھی اس پر اعتراض

نہیں"۔(فتاویٰ رضویہ شریف جدید، ج ۵، ص ۱۳۹)

(۵) نیّت

نیّت دل کے پکّے ارادے کا نام ہے۔(حاشیۃُ الطّحطاوی، ص ۲۱۵ کراچی)

(۱) زَبان سے نیّت کرنا ضروری نہیں البتّہ دل میں نیّت حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۶۵)

عَرَبی میں کہنا بھی ضَروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زَبان میں کہہ سکتے ہیں۔(مُلَخَّص از دُرِّ مختار معہ رَدُّ الْمحتار، ج ۲، ص ۱۱۳)

(۲) نیّت میں زَبان سے کہنے کا اعتِبار نہیں یعنی اگر دل میں مَثَلاً ظہر کی نیّت ہو اور زَبان سے لفظِ عصر نکلا تب بھی ظہر کی نَماز ہوگئی۔(دُرِّ مختار معہ رَدُّ الْمحتار، ج ۲، ص ۱۱۲)

(۳) نیّت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نَماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتادے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نَماز نہ ہوئی۔(فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۶۵)

(۴) فرض نَماز میں نیّتِ فرض بھی ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ آج کی ظُہر کی فرض نَماز پڑھتا ہوں۔ (دُرِّ مختار معہ رَدُّ الْمحتار، ج ۲، ص ۱۱۶)

(۵) اَصَح (یعنی دُرست ترین) یہ ہے کہ نَفل، سنّت اور تراویح میں مُطلق نَماز کی نیّت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنّتِ وَقت کی نیّت کرے اور باقی سنّتوں میں سنّت یا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ وَالِہٖ وَسلَّم کی مُتابَعت (یعنی پیروی) کی نیّت کرے، اس لئے کہ بعض مَشائخ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی ان میں مُطلق نَماز کی نیّت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (مُنیۃ المصلی معہ غنیۃ المستملی، ص ۲۴۵)

(۶) نَمازِ نَفل میں مُطلق نَماز کی نیّت کافی ہے اگرچہ نفل نیّت میں نہ ہو۔(دُرِّ مختار معہ رَدُّ الْمحتار، ج ۲، ص ۱۲۶)

(۷) یہ نیّت کہ مُنہ میرا قبلہ شریف کی طرف ہے شَرط نہیں۔ (اَیضاً)

(۸) اِقْتِدا میں مُقتدی کا اس طرح نیّت کرنا بھی جائز ہے کہ جو نَماز امام کی ہے وُہی نَماز میری ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۶)

(۹) نمازِ جنازہ کی نیّت یہ ہے، "نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور دُعا اِس مَیِّت کیلئے"۔ (دُرِّ مختار معہ رَدُّ الْمحتار، ج ۲، ص ۱۲۶)

(۱۰) واجب میں واجِب کی نیّت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعَیَّن بھی کیجئے مَثَلاً عیدُ الفِطر، عیدُ الاَضحٰی، نَذْر، نَمازِ بعد

طواف (واجبُ الطّواف) یا وہ نَفْل نَماز جس کو جان بوجھ کر فاسِد کیا ہو کہ اُس کی قضا بھی واجِب ہو جاتی ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی، ص۲۲۲)

(۱۱) سَجدۂ شُکر اگرچِہ نَفْل ہے مگر اس میں بھی نیّت ضَروری ہے مَثَلاً دل میں یہ نیّت ہو کہ میں سجدۂ شکر کرتا ہوں۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج۲، ص۱۲۰)

(۱۲) سجدۂ سَہْو میں بھی "صاحِبِ نَہرُ الفائق" کے نزدیک نیّت ضَروری ہے (اَیضاً)

یعنی اُس وقت دل میں یہ نیّت ہو کہ میں سجدۂ سَہْو کرتا ہوں۔

(۶) تکبیرِ تَحریمہ

یعنی نماز کو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر شُرُوع کرنا ضَروری ہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۶۸)

"بسم اللّٰه" کے سات حُرُوف کی نسبت سے نَماز کے 7 فرائض

(۱) تکبیرِ تحریمہ

(۲) قِیام

(۳) قِراءَت

(٤) رُکُوع

(۵) سُجُود

(٦) قَعدۂ اَخیرَہ

(۷) خُروجِ بِصُنعِہٖ۔ (غنیۃ المستملی، ص۲۵۳ تا ۲۸۶)

(۱) تکبیرِ تحریمہ

درحقیقت تکبیرِ تحریمہ (یعنی تکبیرِ اُولیٰ) شرائطِ نَماز میں سے ہے مگر نَماز کے اَفعال سے بِالکل ملی ہوئی ہے اِس لئے اسے نَماز کے فرائض سے بھی شُمار کیا گیا ہے۔ (غنیۃ المستملی، ص۲۵۳)

(۱) مُقتدی نے تکبیرِ تحریمہ کا لفظ "اللہ" امام کے ساتھ کہا مگر "اکبر" امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہوگی۔

(عالمگیری، ج۱، ص۶۸)

(۲) امام کو رُکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وَقت خَتم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنے تک پہنچ جائے نَماز نہ ہوگی۔ (خلاصۃ الفتاوٰی، ج۱، ص۸۳) (ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجئے اِس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رَکعت مل گئی اگر آپ کے رُکوع میں داخل

ہونے سے قبل امام کھڑا ہوگیا تو رَکعت نہ ملی)۔

(۳) جو شخص تکبیر کے تَلَفُّظ پر قادِر نہ ہو مَثَلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زَبان بند ہوگئی ہو اُس پر تلفُّظ لازِم نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۰۹)

(٤) لفظِ اَللّٰہُ کو "آللّٰہُ" یا اَکْبَر کو "اَکْبَر" یا "اَکبَار" کہا نَماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنیٰ فاسِدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔ (دُرِّمختار معہ رَدُّالمحتار، ج ۲، ص ۱۷۷)

نَمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں پیچھے آواز پہنچانے والے مکبِّروں کی اکثریت علم کی کمی کے باعِث آج کل "اکبر" کو "اکبار" کہتی سُنائی دیتی ہے۔ اِس طرح ان کی اپنی نَماز بھی ٹوٹتی اوران کی آواز پر جو لوگ اِنتقالات کرتے یعنی نَماز کے ارکان ادا کرتے ہیں اُن کی نَماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا بغیر سیکھے کبھی مُکَبِّر نہیں بننا چاہئے۔

(۵) پہلی رَکعَت کا رُکوع مل گیا تو تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت پاگیا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(۲) قِیام

(۱) کمی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔
(دُرِّمختار معہ رَدُّالمحتار، ج ۲، ص ۱۶۳)

(۲) قِیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قِراءَت ہے۔ بقَدَرِ قِراءَتِ فرض قِیام بھی فرض، بقَدَرِ واجِب واجِب، اور بقَدَرِ سنّت سنّت۔ (اَیضاً)

(۳) فرض، وِتر، عِیدَین اور سنّتِ فجر میں قِیام فرض ہے۔ اگر بلا عُذرِ صَحیح کوئی یہ نَمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔ (اَیضاً)

(۴) کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عُذر نہیں بلکہ قِیام اُس وقت ساقِط ہوگا کہ کھڑا نہ ہوسکے یا سَجدہ نہ کرسکے یا کھڑے ہونے یا سَجدہ کرنے میں زَخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قَطرہ آتا ہے یا چوتھائی سِتر کھلتا ہے یا قِراءَت سے مجبورِ مَحض ہوجاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہوسکتا ہے مگر اس سے مرض میں زِیادَتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۵۸)

(۵) اگر عَصا (یا بیساکھی) خادِم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔
(غنیۃ المستملی، ص ۲۵۸)

(۶) اگر صِرف اِتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اللّٰہُ اکبر کہہ لے

اور اب کھڑا رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۵۹)

خبردار

بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ اس حکمِ شرعی پر غور فرمائیں، جتنی نمازیں قدرتِ قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے (ملخص از بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۶۴)

عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے یہ بھی بغیر شرعی اجازت کے بیٹھ کر نمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔

بعض مساجد میں کُرسیوں کا انتِظام بھی ہوتا ہے بعض بوڑھے وغیرہ ان پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتے ہیں حالانکہ چل کر آئے ہوتے ہیں، نماز کے بعد کھڑے کھڑے بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بغیر اجازتِ شرعی بیٹھ کر نمازیں پڑھیں گے تو ان کی نمازیں نہ ہوں گی۔

(۸) کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رحمت عالم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھا ثواب) ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۲۵۳)

البتہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رَواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رَکعت نفل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

(بہارِ شریعت، ج ۴، ص ۱۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۳) قِراءَت

(۱) قِراءَت اِس کا نام ہے کہ تمام حُروف مَخارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حَرف غیر سے صحیح طور پر مُمتاز (نمایاں) ہو جائے (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(۲) آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضَروری ہے کہ خود سن لے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۷۱)

(۳) اگر حُروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ مَثَلاً شور و غل یا ثِقلِ سَماعت (یعنی اُونچا سننے کا

مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(٤) اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے۔

(۵) نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (ایضاً)

دُرُود شریف وغیرہ اَوراد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خُود سُن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا۔

(٦) مُطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رَکعتوں میں اور وِتر، سُنَن اور نوافل کی ہر رَکعت میں امام و مُنفرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۲۲۶)

(۷) مُقتدی کو نماز میں قراءت جائز نہیں نہ سورۃ الفاتحہ نہ آیت۔ نہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نماز میں نہ جَہری (یعنی بلند آواز سے قراءت والی) نماز میں۔ امام کی قراءت مُقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۲۲۷)

(۸) فرض کی کسی رَکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

(۹) فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم مَد کا جو دَرجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (دُرِّ مختار معہ رَدُّ المحتار، ج ۱، ص ۳۶۳)

آج کل کے اکثر حُفّاظ اِس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے۔ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا نہ تَصحِیحِ حُروف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فُلاں اِس قدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآنِ مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔

(بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۸۶، ۸۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

حروف کی صحیح ادائیگی ضَروری ہے

اکثر لوگ "ط ت، س ص ث، ا ء ع، ہ ح اور ض ذ ظ" میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُروف بدل جانے سے اگر معنیٰ فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہو گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۱۰۸ مکتبہ رضویہ کراچی)

مَثَلاً جس نے ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم '' میں ''عظیم'' کو ''عزیم'' (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہٰذا جس سے ''عظیم'' صحیح ادا نہ ہو وہ ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم '' پڑھے۔ (قانونِ شریعت، حصہ اول، ص ۱۱۹)

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر مَشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازِم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نَماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حُروف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں نا ممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نَماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۱۱۶)

جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حُروف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازِمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش میں وہ معذور ہے اِس کی اپنی نَماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو حُروف اس کے اپنے غَلَط ہیں وُہی دوسروں کے بھی غَلَط ہوں تو زمانہ کوشش میں ایسوں کی امامت کر سکتا ہے۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اِس کی نَماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اِس کے پیچھے کیا ہوگی! (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۶، ص ۲۵۴)

مدرَسۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قِراءت کی اَہَمِیَّت کا بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ واقِعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرُست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ الحمدُ لِلّٰہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے بے شمار مدارِس بنام ''مَدرَسۃُ المدینہ'' قائم ہیں اِن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی منّیوں کو قرانِ پاک حِفظ و ناظِرہ کی مفت تعلیم دیجاتی ہے۔ نیز بالغان کو عُموماً بعد نَمازِ عشاء حُروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ کاش! تعلیمِ قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اِسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرُست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔ ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے

تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

(۴) رُکوع

اِتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُکوع کا اَدنیٰ دَرَجہ ہے۔ (دُرِّمختار معہ رَدُّالمحتار، ج۲، ص۱۶۶)

اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ (حاشیۃ الطحطاوی، ص۲۲۹)

سلطانِ مکۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے، اللہ عزوجل بندہ کی اُس نَماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رُکوع و سُجُود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج۳، ص۶۱۷، حدیث ۱۰۸۰۳)

(۵) سُجود

(۱) سلطانِ مکۂ مکرّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

(صحیح مسلم، ج۱، ص۱۹۳)

(۲) ہر رَکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ (دُرِّمختار معہ رَدُّالمحتار، ج۲، ص۱۶۷)

(۳) سَجدے میں پیشانی جمنا ضروری ہے۔ جمنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ج۱، ص۷۰)

(٤) کسی نَرم چیز مَثَلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) رُوئی یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سَجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (تبیین الحقائق، ج۱، ص۱۱۷)

(۵) آج کل مساجد میں کارپیٹ (CARPET) بچھانے کا رَواج پڑ گیا ہے (بلکہ بعض جگہ تو کارپیٹ کے نیچے مزید فوم بھی بچھا دیتے ہیں) کارپیٹ پر سَجدہ کرتے وقت اِس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی طرح جم جائے ورنہ نَماز نہ ہو گی۔ اور ناک کی ہڈّی نہ دبی تو نَماز مکروہِ تحریمی واجبُ الِاعادہ ہوگی۔ (ملخّص از بہارِ شریعت، حصہ۳، ص۷۱)

(٦) کمانی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدّے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہٰذا نَماز نہ ہوگی۔ (اَیضاً)

کارپیٹ کے نقصانات

کارپیٹ سے ایک تو سجدے میں دشواری ہوتی ہے، مزید صحیح معنوں میں اِس کی صفائی نہیں ہو پاتی لھٰذا دُھول وغیرہ جمع ہوتی اور جراثیم پرورش پاتے ہیں، سجدہ میں سانس کے ذریعہ جراثیم، گرد وغیرہ اندر داخل ہوجاتے ہیں، کارپیٹ کا رُواں پھیپھڑوں میں جا کر چپک جانے کی صورت میں معاذاللہ عزوجل کینسر کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بسا اوقات بچے کارپیٹ پر قے یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، بلّیاں گندگی کرتیں، چوہے اور چھپکلیاں مینگنیاں کرتے ہیں۔ کارپیٹ ناپاک ہوجانے کی صورت میں عُموماً پاک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! کارپیٹ بچھانے کا رَواج ہی ختم ہوجائے۔

ناپاک کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ کا ناپاک حصہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ ٹپکنا موقوف ہوجائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتّٰی کہ ٹپکنا بند ہوجائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب ٹپکنا بند ہوجائے گا تو پاک ہوجائے گا۔ چٹائی، جوتا اور مٹی کا وہ برتن وغیرہ جس میں پانی جذب ہوجاتا ہو اِسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مَثَلاً دریا، نہر یا ٹونٹی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِّ غالب ہوجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کرلے گیا تب بھی پاک ہوجائے گا۔ کارپیٹ پر بچّہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت، حصہ ۲ کا مطالعہ فرمالیجئے۔)

(۶) قعدۂ اَخیرہ

یعنی نَماز کی رَکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تَشَہُّد (یعنی پوری اَلتَّحِیّات) رَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے فرض ہے (عالمگیری، ج۱، ص۷۰)

چار رَکعت والے فرض میں چوتھی رَکعت (رَک۔عت) کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سَجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سَجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سَجدہ کرلیا یا مغرِب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سَجدہ کرلیا ان سب صورَتوں میں فرض باطِل ہوگئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رَکعت مزید ملالے

(غنیۃ المستملی، ص۲۸۳)

(۷) خُروج بِصُنْعِہٖ

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فِعل قصداً (یعنی ارادتًا) کرنا جو نَماز سے باہَر کردے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فِعل قصداً پایا گیا تو نَماز واجبُ الاِعادہ ہوگی۔ اور اگر بلا قصد کوئی اِس طرح کا فِعل پایا گیا تو نَماز باطِل۔

(غنیۃ المستملی، ص ۲۸۶)

"قِیامت میں سب سے پہلے نَماز کا سُوال ہوگا"

کے تیس حُروف کی نسبت سے تقریباً 30 واجبات

(۱) تکبیرِ تحریمہ میں لفظ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا۔

(۲) فَرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکْعت (رَک۔عَت) کے علاوہ باقی تمام نَمازوں کی ہر رَکْعت میں الحمد شریف پڑھنا، سُورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔

(۳) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا۔

(٤) الحمد شریف اور سورت کے درمیان "اٰمِین" اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا۔

(۵) قِراءَت کے فوراً بعد رُکوع کرنا۔

(٦) ایک سَجدے کے بعد بِالتَّرتیب دوسرا سجدہ کرنا۔

(۷) تَعدِیلِ ارکان یعنی رُکوع، سُجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

(۸) قَومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض لوگ کمر سیدھی نہیں کرتے اس طرح ان کا واجِب چھوٹ جاتا ہے)

(۹) جَلسہ یعنی دو سَجدوں کے دَرمیان سیدھا بیٹھنا (بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نَماز مکروہِ تحریمی واجِبُ الاعادہ ہوگی)

(۱۰) قعدۂ اُولیٰ واجِب ہے اگرچہ نَمازِ نفل ہو (دراصل دو نفل کا ہر قعدہ، "قعدۂ اخیرہ" ہے اور فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رَکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے")۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ۳، ص ۵۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اگر نفل کی تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر کے سجدۂ سہو کرے، سجدۂ سہو اس لئے واجِب ہوا کہ اگرچہ نفل میں ہر دو رَکعت کے بعد قعدہ فرض ہے مگر "تیسری یا پانچویں (علیٰ ھذا القیاس) رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد قعدۂ اولیٰ فرض کے بجائے واجِب ہو گیا (ملخصاً طحطاوی، ص ۴٦٦)

(۱۱) فرض، وِتر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا۔

(۱۲) دونوں قعدوں میں "تَشَہُّد" مکمّل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجِب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سَہو واجِب ہوگا۔

(۱۳) فرض، وِتر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اگر بے خیالی میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" کہہ لیا تو سجدۂ سَہو واجِب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نَماز لوٹانا واجِب ہے۔ (درالمختار مع ردالمحتار، ج۲، ص۲۶۹)

(١٤) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ "اَلسَّلَامُ" دونوں بار واجِب ہے۔ لفظ "علیکم" واجب نہیں بلکہ سنّت ہے۔

(۱۵) وِتر میں تکبیرِ قُنُوت کہنا۔

(۱۶) وِتر میں دُعائے قُنُوت پڑھنا۔

(١٧) عیدَین کی چھ تکبیریں۔

(۱۸) عیدَین میں دوسری رَکعت کی تکبیرِ رُکوع اور اِس تکبیر کیلئے لفظِ "اَللّٰہُ اَکْبَر" ہونا۔

(۱۹) "جَہری نَماز" مَثَلاً مغرِب وعشاء کی پہلی اور دوسری رَکعت اور فجر، جُمُعہ، عیدَین، تَراوِیح اور رَمَضان شریف کے وِتر کی ہر رَکعت میں امام کو جَہر (یعنی اتنی بُلند آواز کہ کم از کم تین آدمی سُن سکیں) سے قراءَت کرنا۔

(۲۰) غیرِ جَہری نَماز (مَثَلاً ظُہر وعَصر) میں آہستہ قراءَت کرنا۔

(۲۱) ہر فرض وواجِب کا اُس کی جگہ ہونا۔

(۲۲) رُکوع ہر رَکعت میں ایک ہی بار کرنا۔

(۲۳) سجدہ ہر رَکعت میں دو ہی بار کرنا۔

(٢٤) دوسری رَکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔

(۲۵) چار رکعت والی نَماز میں تیسری رَکعت پر قعدہ نہ کرنا۔

(۲۶) آیتِ سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

(٢٧) سجدۂ سَہو واجب ہوا ہو تو سجدۂ سَہو کرنا۔

(۲۸) دو فرض یا دو واجِب یا فرض وواجِب کے دَرمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا

(۲۹)امام جب قراءت کرے خواہ بُلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چُپ رہنا۔

(۳۰)قراءت کے سوا تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

(درالمختار معہ ردالمختار، ج ۲،ص ۱۸۱، عالمگیری، ج ا،ص ۷۱)

نماز کی تقریباً 96 سُنّتیں

تکبیر تحریمہ کی سنّتیں

(۱)تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اُٹھانا۔

(۲)ہاتھوں کی اُنگلیاں اپنے حال پر(Normal) چھوڑنا، یعنی نہ بِالکل ملایئے نہ ان میں تناؤ پیدا کیجئے۔

(۳)ہتھیلیوں اور اُنگلیوں کا پیٹ قبلہ رُو ہونا۔

(٤)تکبیر کے وقت سر نہ جُھکانا۔

(۵)تکبیر شُروع کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھالینا۔

(٦)تکبیرِ قُنوت اور۔

(۷)تکبیراتِ عیدَین میں بھی یہی سنّتیں ہیں (درالمختار معہ ردالمختار، ج ۲،ص ۲۰۸)

(۸)امام کا بُلند آواز سے اَللّٰہُ اَکبر

(۹) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور

(۱۰)سلام کہنا (حاجت سے زیادہ بُلند آواز کرنا مکروہ ہے) (ردالمختار، ج ۲،ص ۲۰۸)

(۱۱)تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنّت ہے (بعض لوگ تکبیرِ اُولیٰ کے بعد ہاتھ لٹکا دیتے ہیں یا کہنیاں پیچھے کی طرف جُھلانے کے بعد ہاتھ باندھتے ہیں انکا یہ فعل سنّت سے ہٹ کر ہے) (درالمختار معہ ردالمختار، ج ۲،ص ۲۲۹)

قیام کی سنّتیں

(۱۲)مرد ناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر، چُھنگلیا اور اَنگوٹھا کلائی کے اَغل بغل اور باقی اُنگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پُشت پر رکھے (غنیۃ المستملی، ص ۲۹۴)

(۱۳)پہلے ثناء

(۱٤)پھر تَعَوُّذ (تَ۔عَوْ۔وُذ) یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنا۔

(۱۵) پھر تَسْمِیَہ (تَس۔مِ۔یَہ) یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا۔

(۱۶) ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا۔

(۱۷) ان سب کو آہستہ پڑھنا (درالمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۱۰)

(۱۸) آمین کہنا۔

(۱۹) اس کو بھی آہستہ کہنا۔

(۲۰) تکبیرِ اُولیٰ کے فوراً بعد ثناء پڑھنا (ایضاً)

(نماز میں تعوُّذ و تَسمِیہ قراءت کے تابع ہیں اور مُقتدی پر قراءت نہیں لہٰذا تعوُّذ و تَسمِیہ بھی مُقتدی کیلئے سنّت نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رَکعت فوت ہوگئی ہو وہ اپنی باقی رَکعت ادا کرتے وقت ان دونوں کو پڑھے) (ہدایۃ معہ فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۵۳)

(۲۱) تعوُّذ صِرف پہلی رَکعت میں ہے اور۔

(۲۲) تَسمِیہ ہر رَکعت کے شُروع میں سنّت ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

رُکوع کی سنّتیں

(۲۳) رُکوع کیلئے اللّٰہُ اکبر کہنا۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۵۷)

(۲۴) رُکوع میں تین بار سُبحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا۔

(۲۵) مَرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور۔

(۲۶) اُنگلیاں خُوب کُھلی رکھنا۔

(۲۷) رُکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا (بعض لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کرلیتے ہیں یہ مکروہ ہے)۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

(۲۸) رُکوع میں پیٹھ اچھی طرح بچھی ہو حتّٰی کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۲۶۶)

(۲۹) رُکوع میں سَر اُونچا نیچا نہ ہو پیٹھ کی سیدھ میں ہو۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں ''اس کی نماز نا کافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رُکوع وسُجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا''۔

(السنن الکبریٰ، ج ۲، ص ۱۲۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلّم فرماتے ہیں، ''رُکوع وسُجود کو پورا کرو کہ خدا عزَّ وَجل کی قسم! میں تمھیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں''۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۸۰)

(۳۰) بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رُکوع کو جائے یعنی جب رُکوع کیلئے جُھکنا شروع کرے اور ختمِ رُکوع پر تکبیر ختم کرے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۶۹)

اس مسافت کو پورا کرنے کیلئے لفظ اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۷۲)

اگر آللّٰہُ یا اکبریا اکبار کہا تو نماز فاسِد ہوجائے گی۔ (درالمختار معہ ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۳۲)

قومہ کی سنّتیں

(۳۱) رُکوع سے جب اُٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے۔

(۳۲) رُکوع سے اُٹھنے میں امام کیلئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔

(۳۳) مقتدی کیلئے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنا۔

(۳۴) مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کیلئے دونوں کہنا سنّت ہے رَبَّنَا لَکَ الْحَمد کہنے سے بھی سنّت ادا ہو جاتی ہے مگر "رَبَّنَا" کے بعد "وَ" ہونا بہتر ہے "اَللّٰھُمَّ" ہونا اس سے بہتر، اور دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہئے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۱۰)

(۳۵) مُنْفَرِد (مُن۔فَ۔رِد) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا رُکوع سے اُٹھے جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اب اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

سجدے کی سنّتیں

(۳۶) سَجدے میں جانے کیلئے اور

(۳۷) سَجدے سے اُٹھنے کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۶۱)

(۳۸) سَجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔ (ایضاً)

(۳۹) سَجدے میں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا۔

(۴۰) ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ رکھنا۔

(۴۱) سَجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گُھٹنے پھر

(۴۲) ہاتھ پھر

(۴۳) ناک پھر

(۴۴) پیشانی رکھنا۔

(۴۵) جب سَجدے سے اُٹھیں تو اسکا اُلٹ کرنا یعنی

(۴۶) پہلے پیشانی پھر

(۴۷) ناک پھر

(۴۸) ہاتھ پھر

(۴۹) گھٹنے اُٹھانا۔

(۵۰) مَرد کیلئے سَجدہ میں سنّت یہ ہے کہ بازو کروَٹوں سے اور

(۵۱) رانیں پَیٹ سے جدا ہوں۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۶۶)

(۵۲) کلائیاں زمین پر نہ بچھایئے ہاں جب صَف میں ہوں تو بازو کروَٹوں سے جدا نہ رکھئے۔

(ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۵۷)

(۵۳) سَجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا پیٹ اِس طرح زمین پر لگایئے کہ دسوں اُنگلیاں قبلہ رُخ رہیں۔

(الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۶۷)

جَلسَہ کی سنّتیں

(۵۴) دونوں سَجدوں کے بیچ میں بیٹھنا اسے جلسہ کہتے ہیں۔

(۵۵) جلسہ میں سیدھا قدم کھڑا کرکے اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر بیٹھنا۔

(۵۶) سیدھے پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رُخ کرنا۔

(۵۷) دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۱۱)

دوسری رکعت کیلئے اُٹھنے کی سنّتیں

(۵۸) جب دونوں سَجدے کرلیں تو دوسری رَکعت کیلئے پنجوں کے بل،

(۵۹) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سنّت ہے۔ ہاں کمزوری یا پاؤں میں تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حَرَج نہیں۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۶۲)

قَعدہ کی سنّتیں

(۶۰) مرد کا دوسری رَکعت کے سَجدوں سے فارغ ہوکر بایاں پاؤں بچھا کر

(۶۱) دونوں سُرِین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور

(۶۲) سیدھا قدم کھڑا رکھنا۔

(۶۳) سیدھے پاؤں کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کرنا (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج۱،ص۷۵)

(۶۴) سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور

(۶۵) اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھنا

(۶۶) اُنگلیاں اپنی حالت پر یعنی (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ زِیادہ کُھلی ہوئیں نہ بالکل ملی ہوئیں (ایضاً)

(۶۷) اُنگلیوں کے کَنارے گُھٹنوں کے پاس ہونا، گُھٹنے پکڑنا نہ چاہئے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص۲۶۵)

(۶۸) اَلتَّحِیّات میں شَہادت پر اِشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھنگلیا اور پاس والی کو بند کرلیجئے، اَنگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور (''لَا'' پر کلمہ کی اُنگلی اُٹھایئے اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور'' اِلاَّ '' پر رکھ دیجئے اور سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے)۔ (ردالمحتار، ج۲،ص۲۶۶)

(۶۹) دوسرے قَعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھے تھے اور تَشَہُّد بھی پڑھئے۔

(۷۰) تَشَہُّد کے بعد دُرُود شریف پڑھئے (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج۱،ص۲۷۴) دُرُودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ۳،ص۸۵)

(۷۱) نوافِل اور سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ کے قعدہ اُولیٰ میں بھی تَشَہُّد کے بعد دُرُود شریف پڑھنا سنّت ہے۔

(ردالمحتار، ج۲،ص۲۸۲، غنیۃ المستملی، ص۳۲۲)

(۷۲) دُرُود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص۲۸۳)

سلام پھیرنے کی سنّتیں

(۷۳) ان اَلفاظ کے ساتھ دو بار سلام پھیرنا: اَلسَّلامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

(۷۴) پہلے سیدھی طرف، پھر

(۷۵) اُلٹی طرف منہ پھیرنا۔

(۷۶) امام کیلئے دونوں سلام بُلند آواز سے کہنا سنّت ہے مگر دوسرا پہلے کی نسبت کم آواز سے کہے۔

(عالمگیری، ج۱،ص۷۶)

(۷۷) پہلی بار کے سلام میں ''سلام'' کہتے ہی امام نَماز سے باہَر ہوگیا اگرچہ علیکم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہو تو اِقتِداء صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد امام نے سجدۂ سہو کیا بشرطیکہ اس پر سجدۂ سہو ہو تو اِقتِداء صحیح ہوگئی۔

(ردالمحتار، ج ۱،ص ۳۵۲)

(۷۸) امام داہنے سلام میں خطاب سے اُن مُقتدیوں کی نیّت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورَت کی نیّت نہ کرے اگرچہ شریکِ جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور اُن ملائکہ کی نیّت کرے جن کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حفاظت کیلئے مقرّر کیا اور نیّت میں کوئی عدد معیَّن نہ کرے (الدُّرالمختار، ج ۱،ص ۳۵۴)

(۷۹) مُقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیّت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیّت کرے اور اگر امام اُسکے محاذی (یعنی ٹھیک سامنے کی سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیّت کرے اور مُنفَرِد صِرف اُن فِرِشتوں ہی کی نیّت کرے (درمختار، ج ۱،ص ۳۵۶)

(۸۰) مُقتدی کے تمام اِنتِقالات (یعنی رُکوع سُجود وغیرہ) امام کے ساتھ ہونا۔

سلام پھیرنے کے بعد کی سنّتیں

(۸۱) سلام کے بعد امام کیلئے سنّت یہ ہے کہ دائیں یا بائیں طرف رُخ کرلے، دائیں طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ آخری صَف تک بھی کوئی اس کے سامنے (یعنی اس کے چہرے کی سیدھ میں) نَماز نہ پڑھتا ہو۔ (غنیۃ المستملی ،ص ۳۳۰)

(۸۲) مُنفرِد بغیر رُخ بدلے اگر وہیں دُعا مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری، ج ۱،ص ۷۷)

سنّت بعدیہ کی سنّتیں

(۸۳) جن فرضوں کے بعد سنّتیں ہیں ان میں بعدِ فرض کلام نہ کرنا چاہئے اگرچہ سنّتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنّتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اِسی طرح بڑے بڑے اوراد و وظائف کی بھی اجازت نہیں۔

(غنیۃ المستملی ،ص ۳۳۱۔ ردالمحتار، ج ۲،ص ۳۰۰)

(۸۴) (فرضوں کے بعد) قبلِ سنّت مختصر دعاء پر قناعت چاہئے ورنہ سنّتوں کا ثواب کم ہو جائیگا۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ۳،ص ۸۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۸۵) سنّت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اَصَح (یعنی دُرست ترین) یہی ہے کہ سنّت باطل نہیں ہوتی البتّہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو مُنافیِ تحریمہ ہے۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار، ج ۲،ص ۵۵۸)

(۸۶) سنّتیں وہیں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا کر ادا کیجئے۔

(عالمگیری، ج ۱،ص ۷۷)

(سنّتیں پڑھنے کیلئے گھر جانے کی وجہ سے جو فصل (یعنی فاصلہ) ہو اُس میں حرج نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کیلئے نَمازی کے آگے سے گزرنا یا اُس کی طرف اپنا چہرہ کرنا گناہ ہے اگر نکلنے کی جگہ نہ ملے تو وَہیں سنّتیں پڑھ لیجئے)۔

سنّتوں کا ایک اہم مسئلہ

جو اسلامی بھائی سنّتِ قبلیہ یا سنّتِ بعدیہ پڑھ کر آمد و رفت اور بات چیت میں لگ جاتے ہیں وہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فتویٰ مبارَکہ سے درس حاصل کریں چُنانچِہ ایک استفتاء کے جواب میں ارشاد ہے، ''سنّتِ قبلیہ میں اَولیٰ اوّل وقت ہے بشرطیکہ فرض و سنّت کے درمیان کلام یا کوئی فعل منافیِ نَماز نہ کرے، اور سنّتِ بعدیہ میں مستحب فرضوں سے اِتّصال ہے مگر یہ کہ مکان پر آکر پڑھے تو فصل (یعنی فاصلہ) میں حرج نہیں، لیکن اجنبی افعال سے فصل نہ چاہئے یہ فصل (فاصلہ) سنّتِ قبلیہ و بعدیہ دونوں کے ثواب کو ساقط اور اُنہیں طریقۂ مسنونہ سے خارِج کرتا ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۵، ص ۱۳۹ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

آگے بیان کردہ 86 سنّتوں میں ضمناً اسلامی بہنوں کیلئے بھی سنّتیں ہیں اُن کیلئے ''عائِشہ صِدّیقہ'' کے دس حُروف کی نسبت سے 10 سنّتیں

(۱) اسلامی بہن کے لئے تکبیرِ تحریمہ اور تکبیرِ قُنُوت میں سنّت یہ ہے کہ کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے۔

(الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۳۶)

(۲) قِیام میں عورت اور خُنثٰی (یعنی ہیجڑا) اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اُس کی پُشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۲۹۴)

(۳) اسلامی بہن کیلئے رُکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور اُنگلیاں کُشادہ نہ کرنا سنّت ہے۔

(الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۵۸)

(٤) رُکوع میں تھوڑا جُھکے یعنی صِرف اِتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فقط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جُھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۷۴)

(۵) سِمَٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے۔

(٦) پیٹ رانوں سے۔

(۷) رانیں پنڈلیوں سے اور۔

(۸) پنڈلیاں زمین سے ملادے۔

(۹) دوسری رَکْعت کے سَجدوں سے فارِغ ہو کر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور

(۱۰) اُلٹی سُرین پر بیٹھے۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر، ج۱ص ۷۵)

''صدقے یا رسول اللّٰہ'' کے ۱۴ حُروف کی نسبت سے نَماز کے تقریباً 14 مُستَحَبّات

(۱) نِیّت کے الفاظ زَبان سے کہہ لینا (تنویر الابصار معہ ردالمحتار، ج ۲ص ۱۱۳)

جبکہ دل میں نِیّت حاضِر ہو ورنہ تو نَماز ہو گی ہی نہیں۔

(۲) قِیام میں دونوں پنجوں کے درمیان چار اُنگل کا فاصِلہ ہونا (عالمگیری، ج۱ص ۷۳)

(۳) قِیام کی حالت میں سَجدہ کی جگہ

(٤) رُکوع میں دونوں قدموں کی پُشت پر

(۵) سَجدہ میں ناک کی طرف

(٦) قعدہ میں گود کی طرف

(۷) پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور

(۸) دوسرے سلام میں الٹے کندھے کی طرف نظر کرنا۔ (تنویر الابصار معہ ردالمحتار، ج ۲ص ۲۱۴)

(۹) مُنفَرِد کو رُکوع اور سَجدوں میں تین بار سے زِیادہ (مگر طاق عدد مَثَلاً پانچ' سات' نو) تسبیح کہنا (ردالمحتار، ج ۲ص ۲۴۲)

(۱۰) ''حِلیہ'' وغیرہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ امام کیلئے تسبیحات پانچ بار کہنا مُستحب ہے۔

(۱۱) جس کو کھانسی آئے اس کیلئے مستحب ہے کہ جب تک ممکن ہو نہ کھانسے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۲۷۷)

(۱۲) جَماہی آئے تو مُنہ بند کئے رَہئے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبایئے۔ اگر اِس طرح بھی نہ رُکے تو قِیام میں سیدھے ہاتھ کی پُشت سے اور غیرِ قِیام میں اُلٹے ہاتھ کی پُشت سے مُنہ ڈھانپ لیجئے۔ جَماہی روکنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کیجئے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو جَماہی کبھی نہیں آتی تھی۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔ (مُلَخَّصاً الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج ۲ص ۲۱۵)

(۱۳) جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلاح کہے تو امام ومقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ (عالمگیری، ج۱ص ۵۷)

(١٤) سَجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۷۱)

عمر بن عبد العزیز کا عمل

حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں، ''حضرتِ سیّدُ نا عُمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سجدہ کرتے یعنی سجدے کی جگہ مُصلّٰی وغیرہ نہ بچھاتے۔ (احیاء العلوم، ج۱، ص۲۰۴)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرتِ سیّدُ نا واثِلہ بن اَسْقَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ پُرسُرور ہے، ''تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُسکی پیشانی پر نماز کے سجدے کا نشان رہتا ہے فِرِشتے اُس کے لیے دُعائے مغفِرت کرتے رہتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، ج۲، ص۳۱۱، حدیث ۲۷۶۱ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دَورانِ نماز پیشانی سے مٹی چُھڑانا بہتر نہیں اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تکبُّر کے طور پر چُھڑانا گناہ ہے۔ اگر نماز کے بعد مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس لئے مٹی لگی رہنے دی کہ لوگ نمازی سمجھیں یہ رِیاکاری اور اس میں جہنّم کی حقداری ہے اگر کسی کو رِیاکاری کا خوف ہو تو اسے چاہیئے کہ نماز کے بعد پیشانی سے مٹی صاف کرلے۔

''بھائیو نماز کے مُفسدات سیکھنا فرض ہے''

کے اُنتیس حُروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں

(۱) بات کرنا۔ (الدُّرالمختار معہ ردالمحتار، ج۲، ص۴۴۵)

(۲) کسی کو سلام کرنا۔

(۳) سلام کا جواب دینا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص۳۲۲)

(٤) چھینک کا جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تب بھی حَرَج نہیں اور اگر اس وقت حَمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۹۸)

(۵) خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا۔ (عالمگیری، ج۱، ص۹۹)

(٦) بری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا (اَیضاً)

(۷) اذان کا جواب دینا۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۰۰)

(۸) اللہ عزَّوَجلّ کا نام سن کر جواباً ''جَلَّ جَلَالُہٗ'' کہنا (غنیۃ المستملی، ص۴۲۰)

(۹) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا اسمِ گرامی سن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم

کہنا۔(عالمگیری، ج۱، ص۹۹) (اگر جلّ جلالہ یا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جواب کی نیّت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نَماز میں رونا

(۱۰) دَرد یا مُصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ ''آہ''، ''اُوہ''، ''اُف''، ''تُف'' نکل گئے یا آواز سے رونے میں حرف پیدا ہو گئے نماز فاسِد ہوگئی۔اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حَرَج نہیں۔(عالمگیری، ج۱، ص۱۰۱) اگر نَماز میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ''ارے''، ''نعم''، ''ہاں'' زَبان سے جاری ہو گیا تو کوئی حَرَج نہیں کہ یہ خُشوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹُوٹ گئی۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج۲، ص۴۵۶)

نَماز میں کھانسنا

(۱۱) مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نَماز نہ ٹوٹی یوں ہی چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔(درمختار، ج۱، ص۴۱۶)

(۱۲) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نَماز فاسِد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نَماز فاسِد ہوگئی۔(غُنیۃ المستملی، ص۴۲۷)

(۱۳) کھنکارنے میں جب دو حُروف ظاہر ہوں جیسے اَخ تو مُفسد ہے۔ہاں اگر عُذر یا صحیح مقصد ہو مَثَلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو مُتوجِّہ کرنا ہو اِن وُجُوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔(درمختار معہ ردالمحتار، ج۲، ص۴۵۵)

دورانِ نَماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴) مُصحف شریف سے یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پڑھ رہے ہیں اور مُصحف شریف یا محراب وغیرہ پر صرف نظر ہے تو حرج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس میں بھی کوئی مضایقہ نہیں) (ردالمحتار، ج۲، ص۴۶۴)

(۱۵) اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دَورانِ نَماز جان بوجھ کر دیکھنا اور ارادتاً سمجھنا مکروہ ہے(عالمگیری، ج۱، ص۱۰۱) دُنیوی مضمون ہو تو زِیادہ کراہیت ہے، لہٰذا نَماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اُڑھا دیجئے، نیز دورانِ نَماز سُتون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اِشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عملِ کثیر کی تعریف

(۱۶) عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اصلاحِ نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے۔ اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نَماز فاسِد نہ ہوگی۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۶۴)

دورانِ نَماز لباس پہننا

(۱۷) دَورانِ نَماز کُرتا یا پاجامہ پہننا یا تہبند باندھنا (ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۶۵)

(۱۸) دَورانِ نَماز سِتر کُھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۶۷)

نَماز میں کچھ نِگلنا

(۱۹) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مَثَلاً تل بغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ مُنہ میں گرا اور نگل لیا (غنیۃ المتملی، ص ۴۱۸)

(۲۰) نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی تو نَماز فاسِد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۴۱)

(۲۱) نَماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اَجزا منہ میں باقی نہیں صِرف لُعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نَماز فاسِد نہ ہوگی (خُلاصۃ الفتاویٰ، ج ۱، ص ۱۲۷)

(۲۲) منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گُھل کر حلق میں پہنچتی ہے نَماز فاسِد ہوگئی (ایضاً)

(۲۳) دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالِب ہے تو نگلنے سے فاسِد نہ ہوگی ورنہ ہوجائیگی (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۲)

(غَلَبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نَماز فاسِد ہوگئی، نَماز توڑنے میں ذائقے کا اِعتبار ہے اور وُضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہٰذا وضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہوجائے اور اگر تھوک زَرد ہے تو وضو باقی ہے)

دورانِ نَماز قبلہ سے اِنحراف

(۲۴) بِلا عُذر سِینے کو سَمتِ کعبہ سے 45 دَرَجہ یا اس سے زِیادہ پھیرنا مُفسِدِ نَماز ہے، اگر عُذر سے ہو تو مُفسِد نہیں۔ مَثَلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اور مُنہ پھیر ا ہی تھا کہ گُمان کی غَلَطی ظاہِر ہوئی تو اگر مسجِد سے خارِج نہ ہُوا ہو نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۶۸)

نماز میں سانپ مارنا

(۲۵) سانپ بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسِد ہو جائے گی۔ (غنیۃ المتملی ، ص ۴۲۳) سانپ، بچھو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور اِیذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص ۱۰۳)

(۲۶) پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین جُوئیں ماریں یا ایک ہی جُوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نماز فاسِد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے (اَیضاً)

نماز میں کھجانا

(۲۷) ایک رُکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسِد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہٹا لیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حَرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائیگا۔ (عالمگیری، ج۱، ص ۱۰۴، غنیۃ المتملی ، ص ۴۲۳)

اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں

(۲۸) تکبیراتِ اِنتِقالات میں اللّٰہُ اکبر کے اِلف کو دراز کیا یعنی آللہ یا آکبر کہا یا ''ب'' کے بعد اِلف بڑھایا یعنی ''اکبار'' کہا تو نماز فاسِد ہو گئی اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شُروع ہی نہ ہوئی (درمختار معہ ردالمحتار ، ج۲، ص ۱۷۷)

اکثر مُکَبِّر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نمازیں غارت کرتے ہیں۔ لہٰذا جو ان اَحکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہوائسے مُکَبِّر نہیں بننا چاہیے۔

(۲۹) قِراءت یا اَذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنیٰ فاسِد ہو جائیں نماز فاسِد ہو جاتی ہے۔

(دُرمختار معہ ردالمحتار ، ج۲، ص ۴۷۳)

''پکّا نمازی بِلا شُبہ جنّت الفردوس کا حقدار ہے''

کے تینتیس حُروف کی نسبت سے نماز کے 33 مکروہاتِ تحریمہ

(۱) داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا۔ (عالمگیری، ج۱، ص ۱۰۴)

(۲) کپڑا سمیٹنا۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اُٹھا لیتے ہیں۔

(غنیۃ المتملی ، ص ۳۳۷)

اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چُھڑوانے میں حَرج نہیں۔

کندھوں پر چادر لٹکانا

(۳) سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سَر یا کندھے پر اِس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کَنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۸۸)

(۴) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سِرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۱۶۵)

(۵) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زِیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی۔ (دُرِّمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۰)

طبعی حاجت کی شدت

(۶) پیشاب، پاخانہ یا رِیح کی شدّت ہونا۔ اگر نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی شدّت ہو تو وقت میں وُسعت ہونے کی صُورت میں نَماز شُروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فَراغت اور وُضو کے بعد نَماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نَماز پڑھ لیجئے۔ اور اگر دَورانِ نَماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گُنجائش ہو تو نَماز توڑ دینا واجِب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہونگے۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۲)

نَماز میں کنکَریاں ہٹانا

(۷) دَورانِ نَماز کنکَریاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۸)

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے دَورانِ نَماز کنکری چھونے سے متعلق بارگاہِ رِسالت میں سُوال کیا، ارشاد ہوا، ''ایک بار۔ اور اگر تُو اِس سے بچے تو سیاہ آنکھ والی سو اُونٹنیوں سے بہتر ہے۔'' (صحیح ابن خزیمۃ، حدیث ۸۹۷، ج ۲، ص ۵۲ المکتب الاسلامی بیروت)

ہاں اگر سنّت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہوسکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زِیادہ کی حاجت پڑے۔

اُنگلیاں چٹخانا

(۸) نَماز میں اُنگلیاں چٹخانا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۳)

خاتَمُ المحققین، حضرتِ علّامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ابنِ ماجہ کی روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''نَماز میں اپنی اُنگلیاں نہ چٹخایا کرو۔'' (سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۱۴ حدیث ۹۶۵ دار

(المعرفۃ بیروت)

"مُجتبٰی" کے حوالے سے نقل کیا، سلطانِ دوجہان شہنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے "اِنتِظارِ نَماز کے دَوران اُنگلیاں چٹخانے سے منع فرمایا۔" مزید ایک روایت میں ہے، "نَماز کیلئے جاتے ہوئے اُنگلیاں چٹخانے سے منع فرمایا۔" ان احادیثِ مبارکہ سے یہ تین احکام ثابت ہوئے

(الف) نَماز کے دَوران اور توابعِ نَماز میں مَثَلاً نَماز کیلئے جاتے ہوئے، نَماز کا اِنتظار کرتے ہوئے اُنگلیاں چٹخانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(ب) خارجِ نَماز (یعنی توابعِ نَماز میں بھی نہ ہو) میں بغیر حاجت کے اُنگلیاں چٹخانا مکروہِ تنزیہی ہے۔

(ج) خارجِ نَماز میں کسی حاجت کے سبب مَثَلاً اُنگلیوں کو آرام دینے کیلئے اُنگلیاں چٹخانا مُباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے۔

(الدر المختار معہ رد المحتار، ج۲، ص۴۰۹)

(۹) تَشبیک یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا۔ (غنیۃ المتملی، ص۳۴۸)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، "جو مسجد کے ارادے سے نکلے تو تَشبیک یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں نہ ڈالے بے شک وہ نماز (کے حکم) میں ہے"۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج۶، ص۳۲۰، حدیث ۱۸۱۲۶ دار الفکر بیروت)

نَماز کیلئے جاتے وقت اور نَماز کے اِنتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہِ تحریمی ہیں۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص۳۴۶)

کمر پر ہاتھ رکھنا

(۱۰) کمر پر ہاتھ رکھنا۔ (ایضاً ۳۴۷)

نَماز کے علاوہ بھی (بلا عذر) کمر پر (یعنی دونوں پہلوؤں کے وسط میں) ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے۔

(درمختار معہ رد المحتار، ج۲، ص۴۹۴)

اللہ کے محبوب عزّ وَجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، "کمر پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے"۔

(السنن الکبریٰ، ج۲، ص۴۰۸، حدیث ۳۵۶۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنّمی ہیں ورنہ جہنّمیوں کیلئے جہنّم میں کیا راحت ہے!

(حاشیہ بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص۱۱۵ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

آسمان کی طرف دیکھنا

(۱۱) نِگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔ (البحر الرائق، ج ۲، ص ۳۸)

اللہ کے محبوب عَزَّ وَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں اِس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔'' (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۳)

(۱۲) اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا مُنہ پھرا یا تھوڑا۔ مُنہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضَرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر کسی ضَرورت کے تحت ہو تو حَرَج نہیں (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جو بندہ نَماز میں ہے اللہ عزَّ وَجَلَّ کی رحمتِ خاصہ اس کی طرف مُتوجِّہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا منہ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے''۔ (سنن ابوداؤد، ج ۱، ص ۳۳۴، حدیث ۹۰۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۱۳) مرد کا سَجدے میں کلائیاں بچھانا۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۶)

نَمازی کی طرف دیکھنا

(۱۴) کسی شخص کے منہ کے سامنے نَماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو بھی نَمازی کی طرف مُنہ کرنا ناجائز وگناہ ہے کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس کے چہرے کی طرف رُخ کر کے نَماز شروع کرے تو نَماز شُروع کرنے والا گُنہگار ہوا اور اس نَمازی پر کراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۶)

جو لوگ جماعت کا سلام پھِر جانے کے بعد اپنے عین پیچھے نَماز پڑھنے والے کی طرف چہرہ کر کے اُس کو دیکھتے ہیں یا پیچھے جانے کیلئے اُس کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ سلام پھیرے تو نکلوں، یا نَمازی کے ٹھیک سامنے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اعلان کرتے، درس دیتے، بیان کرتے ہیں یہ سب توبہ کریں۔

(۱۵) نَماز میں ناک اور منہ چھپانا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

(۱۶) بلا ضَرورت کھنکارنا (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۹)

(۱۷) قصداً جَماہی لینا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۵۴)

(اگر خود بخود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے) اللہ کے محبوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، ''جب نَماز میں کسی کو جَماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطٰن منہ میں داخِل ہو جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم، ص ۴۱۳)

(۱۸) اُلٹا قرآنِ مجید پڑھنا (مَثَلاً پہلی رَکْعت میں ''تَبَّتْ'' پڑھی اور دوسری میں ''اِذَا جَآءَ'')۔

(۱۹) کسی واجِب کو ترک کرنا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ۳۴۵)

مَثَلاً ''قومہ'' اور ''جلسہ'' میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی رکوع یا دوسرے سَجدے میں چلا جانا۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

اس گناہ میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد مُلوّث نظر آتی ہے، یاد رکھئے! جتنی بھی نَمازیں اِس طرح پڑھی ہوں گی سب کا لوٹانا واجِب ہے۔

(۲۰) ''قِیام'' کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآنِ مجید پڑھنا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۵۱)

(۲۱) قِراءت رُکوع میں پہنچ کر خَتم کرنا (ایضاً)

(۲۲) امام سے پہلے مقتدی کا رُکوع وسُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اُٹھانا۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۱۳)

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا جو امام سے پہلے سر اُٹھاتا اور جھکاتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔ (مؤطا امام مالک، ج ۱، ص ۱۰۲، حدیث ۲۱۲ دار المعرفۃ بیروت)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں، ''کیا جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے اِس سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کردے''۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۸۱)

گدھے جیسا مُنہ

حضرتِ سیِّدُنا امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دِمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدّتوں تک اُن کے پاس بہُت کچھ پڑھا مگر اُن کا مُنہ نہ دیکھا، جب زمانۂ دراز گزرا اور اُن محدّث صاحِب نے دیکھا کہ اِن کو (یعنی امام نووی) کو علمِ حدیث کی بہُت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا! دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا گدھے جیسا مُنہ ہے! اُنہوں نے فرمایا، صاحبزادے! دورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مُستَبعَد (یعنی بعض راویوں کی عدَمِ صحّت کے باعث دور از قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی تو میرا مُنہ ایسا ہو گیا جیسا تم دیکھ رہے ہو۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۳، ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۲۳) دوسرا کپڑا ہونے کے باوُجود صرف پاجامہ یا تہبند میں نَماز پڑھنا۔

(۲۴) کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آؤ بھگت کیلئے) امام کا نَماز کو طول دینا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

اگر اس کی نَماز پر اِعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول دیا تو حرَج نہیں (ایضاً)

(۲۵) زمینِ مَغْصُوبہ (یعنی ایسی زمین جس پر زبردستی قبضہ کیا ہو) یا

(۲۶) پرایا کھیت جس میں زَراعت موجود ہے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۲۵۸، درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۲) یا

(۲۷) جُتے ہوئے کھیت میں (اَیضاً) یا

(۲۸) قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نَمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نَماز پڑھنا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۲۹) کُفّار کے عبادت خانوں میں نَماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۳)

(۳۰) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نَماز پڑھنا۔

(۳۱) کُرتے وغیرہ کے بٹن کُھلے ہونا جس سے سینہ کُھلا رہے مکروہِ تحریمی ہے ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کُھلا تو مکروہِ تنزیہی ہے۔

نَماز اور تصاویر

(۳۲) جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے نَماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۰۲)

(۳۳) نَمازی کے سر پر یعنی چھت پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہِ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم۔ اگر تصویر فرش پر ہے اور اس پر سَجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ اِتنی چھوٹی تصویر ہو جسے زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اَعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کہ عُموماً طوافِ کعبہ کے منظر کی تصویریں بہت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نَماز کیلئے باعثِ کراہت نہیں ہیں۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۴۷، درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۰۳)

ہاں طواف کی بھیڑ میں ایک بھی چہرہ واضح ہو گیا تو مُمانعت باقی رہے گی۔ چہرہ کے علاوہ مَثَلاً ہاتھ، پاؤں، پیٹھ، چہرے کا پچھلا حصّہ یا ایسا چہرہ جس کی آنکھیں، ناک، ہونٹ وغیرہ سب اعضاء مٹے ہوئے ہوں ایسی تصاویر میں کوئی حَرَج نہیں۔

"یاربّ! اپنی پسند کی نَماز پڑھنے کی سعادت دے"

کے بتّیس حروف کی نسبت سے نَماز کے 32 مکروہاتِ تنزیہ

(۱) دوسرے کپڑے مُیسّر ہونے کے باوُجُود کام کاج کے لباس میں نَماز پڑھنا۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۴۷)

منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ سے قِراءَت ہی نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں کہ جو قرآن پاک کے نہ ہوں تو نَماز ہی فاسِد ہو جائے گی۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۱)

(۲) سُستی سے ننگے سر نَماز پڑھنا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

نَماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اُٹھا لینا افضل ہے جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نَماز فاسِد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خُشُوع وخُضُوع مقصود ہو تو نہ اُٹھانا افضل ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۱)

اگر کوئی ننگے سر نَماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

(۳) رُکوع یا سَجدہ میں بلاضَرورت تین بار سے کم تسبیح کہنا (اگر وقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ اگر مقتدی تین تسبیحات نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے)۔

(۴) نَماز میں پیشانی سے خاک یا گھاس چُھڑوانا۔ ہاں اگر ان کی وجہ سے نَماز میں دھیان بٹتا ہو تو چُھڑوانے میں حَرَج نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۶)

(۵) سَجدہ وغیرہ میں اُنگلیاں قِبلہ سے پھیر دینا (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۹)

(۶) مرد کا سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۹)

(۷) نَماز میں ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۷)

زَبان سے جواب دینا مُفسِدِ نَماز ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۲۲)

(۸) نَماز میں بلا عُذر چارزانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھنا (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۹)

(۹) انگڑائی لینا اور

(۱۰) اِرادتاً کھانسنا، کھنکارنا (غنیۃ المستملی، ص ۳۴۰) اگر طبیعت چاہتی ہو تو حَرَج نہیں۔

(۱۱) سَجدے میں جاتے ہوئے گُھٹنے سے پہلے بلا عُذر ہاتھ زمین پر رکھنا۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۱۲) اُٹھتے وقت بلا عُذر ہاتھ سے قبل گُھٹنے زمین سے اُٹھانا۔ (غنیۃ المستملی، ص ۳۳۵)

(۱۳) رُکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا نیچا کرنا (غنیۃ المستملی ص ۳۳۸)

(۱۴) نَماز میں ثنا، تعوُّذ، تَسمِیہ اور آمین زور سے کہنا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۷)

(۱۵) بغیر عُذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا (ایضاً)

(۱۶) رُکوع میں گُھٹنوں پر اور

(۱۷) سَجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا۔

(۱۸) دائیں بائیں جھومنا۔(تراوُح یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں پاؤں پر زور دینا یہ سُنّت ہے)۔

(عالمگیری، ج۱،ص۱۰۸)

اور سَجدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی طرف زور دینا اور اُٹھتے وقت اُلٹی طرف زور دینا مُستحب ہے۔(ایضاً ص۱۰۱)

(۱۹) نَماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر خُشُوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص۴۹۹)

(۲۰) جلتی آگ کے سامنے نَماز پڑھنا۔ شَمع یا چَراغ سامنے ہو تو حَرَج نہیں (عالمگیری، ج۱،ص۱۰۸)

(۲۱) ایسی چیز کے سامنے نَماز پڑھنا جس سے دِھیان بٹے مَثَلاً زینت اور لَہو ولَعِب وغیرہ (ردالمحتار، ج۱،ص۴۳۹)

(۲۲) نَماز کیلئے دوڑنا۔

(۲۳) عام راستہ۔

(۲۴) کُوڑا ڈالنے کی جگہ۔

(۲۵) مَذبَح یعنی جہاں جانور ذَبح کئے جاتے ہوں وہاں۔

(۲۶) اِصطَبل یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

(۲۷) غُسل خانہ۔

(۲۸) مَویشی خانہ خُصُوصاً جہاں اونٹ باندھے جاتے ہوں۔

(۲۹) اِستنجا خانہ کی چھت اور

(۳۰) صَحرا میں بلا سُترہ کے جبکہ آگے سے لوگوں کے گزرنے کا اِمکان ہو۔ ان جگہوں پر نَماز پڑھنا۔

(غنیۃ المستملی، ص۳۳۹)

(۳۱) بغیر عُذر ہاتھ سے مکّھی مچّھر اُڑانا (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری، ج۱،ص۱۱۸)

(نَماز میں جُوں یا مچھر ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ عملِ کثیر سے نہ ہو)۔ (بہارِ شریعت، حصہ۳،ص۱۷۳)

(۳۲) ہر وہ عملِ قلیل جو نَمازی کیلئے مُفید ہو جائز ہے اور جو مُفید نہ ہو وہ مکروہ۔ (عالمگیری، ج۱،ص۱۰۹)

ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا ؟

آدھی آستین والا کُرتا یا قمیص پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: "جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صِرف نیم آستین

(یعنی آدھی آستین) یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں"

(فتاوٰی امجدیہ، حصہ ا، ص ۱۹۳ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

مفتیِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقارُالدین قادِری رضوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ہاف آستین والا کُرتا، قمیص یا شَرٹ کام کاج کرنے والے لباس میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان معزّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اِس لئے جو ہاف آستین والا کُرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نَماز مکروہِ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نَماز مکروہ نہیں۔

(وقارالفتاوٰی، ج ۲، ص ۲۴۶)

ظُہر کے آخِری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظُہر کے بعد چار رَکْعَت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر مُحافَظت کی اللہ تعالٰی اُس پر آگ حرام فرمادے گا (سنن نسائی، حدیث ۱۸۱۷، ص ۲۲۰۷ دارالجیل بیروت)

علّامہ سیِّد طحطاوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مطالبات ہیں اللہ تعالٰی اُس کے فریق کو راضی کردے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ اور علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اُس کیلئے بشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (شامی، ج ۲، ص ۴۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزوجل جہاں ظُہر کی دس رَکْعَت نَماز پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رَکْعَت نفل پڑھکر بارھویں شریف کی نسبت سے ۱۲ رَکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! اِستِقامت کی ساتھ دو نفل پڑھنے کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

اِمامت کا بیان

مردِ غیرِ معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں:۔

(۱) صحیح العقیدہ مسلمان ہونا۔

(۲) بالغ ہونا۔

(۳) عاقِل ہونا۔

(٤) مَرد ہونا۔

(۵) قراءَت صحیح ہونا۔

(٦) معذور نہ ہونا۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۴)

”یا امامَ الانبیا“ کے تیرہ حُروف کی نسبت سے اقتداء کی 13 شرائط

(۱) نیّت۔

(۲) اِقتِداء اور اِس نیّتِ اِقتِداء کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تکبیرِ تحرِیمہ سے پہلے ہونا بشرطیکہ پہلے ہونے کی صورت میں کوئی اَجنبی کام نیّت و تحریمہ میں جُدائی کرنے والا نہ ہو۔

(۳) امام و مُقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(٤) دونوں کی نَماز ایک ہو یا امام کی نَماز، نَمازِ مُقتدی کو اپنے ضِمن میں لیے ہو۔

(۵) امام کی نَماز کا مذہبِ مُقتدی پر صحیح ہونا اور

(٦) امام و مُقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) شرائط کی موجودَگی میں عورت کا مُحاذی (برابر) نہ ہونا۔

(۸) مُقتدی کا امام سے مُقدَّم (یعنی آگے) نہ ہونا۔

(۹) امام کے اِنتقالات کا عِلم ہونا۔

(۱۰) امام کا مُقیم یا مسافِر ہونا معلوم ہو۔

(۱۱) اَرکان کی ادائیگی میں شریک ہونا۔

(۱۲) ارکان کی ادائیگی میں مُقتدی امام کے مِثل ہو یا کم۔

(۱۳) یُونہی شرائط میں مُقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۴ تا ۲۸۵)

اِقامت کے بعد امام صاحِب اعلان کریں

اپنی اَیڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صَف سیدھی کر لیجئے۔ دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا مَس یعنی ٹچ کیا ہوا رکھنا واجِب، صَف سیدھی رکھنا واجِب اور جب تک اگلی صَف کونے تک پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شروع کر دینا ترکِ واجِب، حرام اور گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچّوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچّوں کی صَف سب سے آخِر میں بنائیے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے

(دیکھئے: فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۷، ص ۲۱۹ تا ۲۲۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جماعت کا بیان

عاقل، بالغ، آزاد اور قادِر پر مسجد کی جماعتِ اُولیٰ واجِب ہے بلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسِق مردودُ الشّہادۃ (یعنی اُس کی گواہی قابلِ قبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۸۷)

بعض فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "جو شخص اذان سن کر گھر میں اِقامت کا انتظار کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اور اُس کی شہادت (یعنی گواہی) قبول نہیں" (البحرالرائق، ج ۱، ص ۴۵۱، ۶۰۴)

"یا رسولَ اللہ مدینے بلالو"

کے بیس حُروف کی نسبت سے ترکِ جماعت کے 20 اعذار

(۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔

(۲) اپاہج۔

(۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(٤) جس پر فالج گِرا ہو۔

(۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔

(٦) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(۷) سخت بارش اور

(۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔

(۹) سخت سردی۔

(۱۰) سخت اندھیرا۔

(۱۱) آندھی۔

(۱۲) مال یا کھانے کے ضائع ہونے کا اندیشہ۔

(۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔

(۱٤) ظالم کا خوف۔

(۱۵) پاخانہ۔

(۱۶) پیشاب یا

(۱۷) رِیح کی حاجتِ شدید ہے۔

(۱۸) کھانا حاضِر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے۔

(۱۹) قافِلہ چلے جانے کا اَندیشہ ہے۔

(۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اِس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عُذر ہیں۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۲، ص۲۹۲ تا ۲۹۳)

کُفر پر خاتمے کا خوف

اِفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نَمازوں کی مسجِد کی جماعتِ اولیٰ (یعنی پہلی جماعت) ترک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تَراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجِد موجود ہے تو اُن پر واجِب ہے کہ پہلے فرض رَکعتیں جماعتِ اُولیٰ کیساتھ مسجِد میں ادا کریں۔ جو لوگ بِلا عُذرِ شَرعی باوُجُود قدرت فرض نَماز مسجِد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے اُن کو ڈر جانا چاہئے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالٰی سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیوں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے سُنَنِ ھُدیٰ مَشروع کیں اور یہ (باجماعت) نَمازیں بھی سُنَنِ ھُدیٰ سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی کی سنّت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔"

(مسلم شریف، ج۱، ص۲۳۲، حدیث ۲۵۷)

اِس حدیثِ مبارَک سے اِشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جو بلا شَرعی مجبوری کے مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ ترک کرتا ہے اُسکے لئے معاذ اللہ عزوجل کفر پر خاتمے کا خوف ہے۔ جو لوگ خواہ مخواہ سُستی کی وجہ سے پوری جماعت حاصل نہیں کرتے وہ توجُّہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، "بحرُ الرّائق" میں ہے، قنیہ میں ہے، اگر اذان سُن کر دُخُولِ مسجِد (یعنی مسجد میں داخل ہونے کیلئے) اِقامت کا انتِظار کرتا رہا تو گنہگار ہوگا۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۷، ص۱۰۲، البحرالرائق، ج۱، ص۶۰۴)

فتاوٰی رضویہ شریف کے اُسی صَفحہ پر ہے، "جو شخص اذان سُن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے اُس کی شہادت یعنی گواہی

قبول نہیں۔" (البحر الرائق، ج۱،ص۴۵۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اِقامت تک مسجد میں نہیں آجاتا بعض فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے نزدیک وہ گنہگار اور مردودُ الشّہادت یعنی گواہی کیلئے نالائق ہے تو جو بِلا عُذر گھر میں جماعت قائم کرتا یا بغیر جماعت نَماز پڑھتا یا مَعاذ اللہ عزوجل نَماز ہی نہیں پڑھتا اُس کا کیا حال ہوگا!

یاربِّ مصطفٰے! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں پانچوں نَمازیں مسجد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صَف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

"یارسولِ پاک" کے نوحروف کی نسبت سے نَمازِ وتر کے 9 مَدَنی پھول

(۱) نَمازِ وتر واجِب ہے۔ (البحر الرائق، ج۲،ص۶۶)

(۲) اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازِم ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص۵۳۲)

(۳) وِتر کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبحِ صادِق تک ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی،ص۱۷۸)

(۴) جو سو کر اُٹھنے پر قادِر ہو اُس کیلئے افضل ہے کہ پچھلی رات میں اُٹھ کر پہلے تَہَجُّد ادا کرے پھر وتر۔ (غنیۃ المستملی،ص۴۰۳)

(۵) اِس کی تین رَکعتیں ہیں۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی،ص۳۷۵)

(۶) اِس میں قَعدہ اُولیٰ واجِب ہے، صرف تَشَہُّد پڑھ کر کھڑے ہوجایئے۔

(۷) تیسری رَکْعت میں قِراءت کے بعد تکبیرِ قُنوت کہنا واجِب ہے (درمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص۵۳۳)

(۸) جس طرح تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں اِسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اُٹھایئے پھر اللہ اکبر کہئے۔ (حاشیۃ الطحطاوی،ص۳۷۶)

(۹) پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قُنوت پڑھئے۔

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ

وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ

وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۱۰) دعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے (غنیۃ المستملی، ص ۴۰۲)

(۱۱) جو دعائے قُنُوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ O

اے اللہ! اے ہمارے مالک! تو ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

یا یہ پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ۔ اے اللہ میری مغفرت فرمادے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۸۵)

(۱۲) اگر دُعائے قُنُوت پڑھنا بھول گئے اور رُکوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹئے بلکہ سجدۂ سہو کرلیجئے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۰)

(۱۳) وِتر جماعت سے پڑھی جارہی ہو (جیسا کہ رَمَضان المبارک میں پڑھتے ہیں) اور مُقتدی قُنُوت سے فارِغ نہ ہوا تھا کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو مُقتدی بھی رُکوع میں چلا جائے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۱۱، تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۷۱ ملتان)

سجدۂ سہو کا بیان

(۱) واجِباتِ نَماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض و واجِباتِ نَماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو واجِب ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۵۵)

(۲) اگر سجدۂ سَہْو واجِب ہونے کے باوُجُود نہ کیا تو نَماز لوٹانا واجب ہے۔ (اَیضاً)

(۳) جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدۂ سَہْو کافی نہیں بلکہ نَماز دوبارہ لوٹانا واجِب ہے۔ (اَیضاً)

(٤) کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نَماز سے نہیں بلکہ اس کا وُجُوب اَمرِ خارِج سے ہو تو سجدۂ سَہْو واجِب نہیں مَثَلاً خلافِ ترتیب قرانِ پاک پڑھنا ترکِ واجِب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلُّق واجباتِ نَماز سے نہیں بلکہ واجباتِ تِلاوت سے ہے لہٰذا سجدۂ سَہْو نہیں (البتہ اس سے توبہ کرے)۔ (ایضاً)

(۵) فرض ترک ہو جانے سے نَماز جاتی رَہتی ہے سجدۂ سَہْو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا دوبارہ پڑھئے۔

(٦) سنّتیں یا مُستَحَبّات مَثَلاً ثنا، تعوُّذ، تَسمِیہ، اٰمین، تکبیراتِ انتِقالات اور تسبیحات کے ترک سے سجدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوتا، نَماز ہوگئی۔ (فتحُ القدیر، ج۱، ص۴۳۸)

مگر دوبارہ پڑھ لینا مُستَحَب ہے بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر۔

(۷) نَماز میں اگرچہ دس واجِب ترک ہوئے، سَہْو کے دو ہی سَجدے سب کیلئے کافی ہیں۔ (ردالمحتار، ج۲، ص۶۵۵)

(۸) تعدیلِ ارکان (مَثَلاً رُکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سَجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئے سجدۂ سَہْو واجِب ہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۲۷)

(۹) قُنوت یا تکبیرِ قُنوت بھول گئے سجدۂ سَہْو واجِب ہے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۲۸)

(۱۰) قِراءَت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے میں تین مرتبہ " سبحٰن اللّٰہ " کہنے کا وَقفہ گزر گیا سجدۂ سَہْو واجِب ہو گیا۔ (ردالمحتار، ج۲، ص۶۵۵)

(۱۱) سَجدۂ سَہْو کے بعد بھی اَلتَّحِیّات (اَت۔ تَ۔ حِی۔ یات) پڑھنا واجِب ہے۔ اَلتَّحِیّات پڑھ کر سلام پھیریئے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں (یعنی سَجدۂ سَہْو سے پہلے اور بعد) میں دُرُود شریف بھی پڑھئے۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۲۵)

(۱۲) اِمام سے سَہْو ہوا اور سَجدۂ سہو کیا تو مُقتدی پر بھی سجدہ واجِب ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۲، ص۶۵۸)

(۱۳) اگر مُقتدی سے بحالتِ اقتِدا سَہْو واقع ہوا تو سَجدۂ سَہْو واجِب نہیں۔ (عالمگیری، ج۱، ص۱۲۸) اور نَماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔

نہایت اَہَم مسئلہ

کثیر اسلامی بھائی ناواقفیت کی بنا پر اپنی نَماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لھٰذا یہ مسئلہ خوب توجُّہ سے پڑھئے۔

(۱۴) مَسبُوق (یعنی جو ایک یا کئی رَکعتیں فوت ہونے کے بعد نَماز میں شامل ہوا) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیریگا تو نَماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وَقفہ فوراً سلام پھیرا تو حَرَج نہیں لیکن یہ نادِر صورت ہے (یعنی ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے) اور اگر بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نَماز پوری کر کے سَجدۂ سَہْو کرے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۵۹)

(۱۵) مَسبُوق امام کے ساتھ سَجدۂ سَہْو کرے اگرچِہ اس کے شریک ہونے سے پہلے ہی امام کو سَہْو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدۂ سَہْو نہ کیا اور اپنی بَقِیّہ پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سَہْو کرے اور اس مَسبُوق سے اپنی نَماز میں بھی سَہْو ہوا تو آخر کے یِہی سجدے اس امام والے سَہْو کیلئے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۸)

(۱۶) قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اتنا پڑھا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تو سَجدۂ سَہْو واجِب ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ دُرود شریف پڑھا بلکہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رَکعت کے قِیام میں تاخیر ہوئی۔ لہٰذا اگر اتنی دیر تک خاموش رہا جب بھی سجدۂ سَہْو واجِب ہے۔

حکایت

حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا دیدار ہوا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے اِستفسار فرمایا 'دُرُود شریف پڑھنے والے پر تم نے سَجدہ کیوں واجِب بتایا؟ عرض کی! اس لئے کہ اِس نے بھول کر (یعنی غفلت سے) پڑھا۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے یہ جواب پسند فرمایا۔ (دُرِّ مختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۵۷)

(۱۷) کسی قعدہ میں تَشَہُّد سے کچھ رَہ گیا تو سَجدۂ سَہْو واجِب ہے نَماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۷)

سجدۂ سَہْو کا طریقہ

اَلتَّحِیَّات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَہُّد، دُرُود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔ (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۱)

سجدۂ سہو کرنا بھول جائے تو....

سجدۂ سَہْو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہَر نہ ہوا کرلے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص ۵۵۶)
میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے مُتَجاوِز نہ ہو یا آگے کو سَجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کرلے جو چیز مانِع بِنا ہے مَثَلًا کلام وغیرہ
مُنافیٔ نَماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سَجدہ ٔ سہْو نہیں ہوسکتا۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص ۵۵۶)

سجدۂ تلاوت اور شیطان کی شامت

اللہ کے محبوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ جنّت
نِشان ہے، جب جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطٰن ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے میری بربادی!
ابنِ آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اُس نے سَجدہ کیا اُس کیلئے جنّت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے
(صحیح مسلم، ج۱،ص۶۱)

اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مُراد پوری ہو

جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سَجدہ کی سب (یعنی ۱۴) آیتیں پڑھ کر سَجدے کرے اللہ عزوجل اُس کا مقصد پورا
فرمادے گا۔خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتا جائے یا سب پڑھ کر آخر میں 14 سجدہ کرلے۔

(غنیۃ درمختار وغیرہما)

"قُرانِ مجید" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے سجدۂ تِلاوت کے 8 مَدَنی پھول

(۱) آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سجدہ واجِب ہوجاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اِتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو
خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بالقصد سُنی ہو بلا قصد سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہوجاتا ہے۔

(عالمگیری، ج۱،ص۱۳۲)

(۲) کسی بھی زَبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سُننے والے پر سجدہ واجِب ہوگیا، سُننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ
آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتادیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی
ہو تو اِس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری، ج۱،ص۱۳۳)

(۳) سجدہ واجِب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضَروری ہے لیکن بعض عُلَمائے مُتَأَخِّرِین رحمہم اللہ المبین (مُ۔تَ۔اَ۔
خ۔ خِ۔رِین) کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادّہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدۂ تلاوت
واجِب ہوجاتا ہے لہٰذا اِحتیاط یہی ہے کہ دونوں صورَتوں میں سجدۂ تلاوت کیا جائے۔ (مُلَخَّصًا فتاوٰی رضویہ، ج۸،ص

(۲۴۴،۲۴۳

(۴) آیتِ سجدہ بیرونِ نَماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجِب نہیں ہے البتّہ وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔

(تنویرالابصار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۸۳)

(۵) سَجدۂ تلاوت نَماز میں فوراً کرنا واجِب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زِیادہ پڑھ لیا تو گُنہگار ہو گا اور جب تک نَماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نَماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے سجدۂ سَہو بجالائے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۸۴)

خبردار! ہوشیار!

(۶) رَمَضانُ الْمُبارَك میں تراویح یاشَبینہ میں اگر چہ شریک نہ ہوں بے شک اپنی ہی الگ نَماز پڑھ رہے ہوں تو آیتِ سجدہ سن لینے سے آپ پر بھی سجدۂ تلاوت واجِب ہو جائے گا۔

کافِر یا نابالِغ سے آیت سجدہ سنی تب بھی سجدۂ تلاوت واجب ہو گیا۔

بالِغ ہونے کے بعد جتنی بار بھی آیاتِ سجدہ سُن کر ابھی تک سجدہ نہ کیا ہو اُن کا غَلَبۂ ظن کے اِعتِبار سے حساب لگا کر اُتنی بار باوُضو سجدۂ تلاوت کر لیجئے۔

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

(۷) کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سَجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ پہلے، پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سَجدہ میں جانا اور سَجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مستحب۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۵)

(۸) سجدۂ تلاوت کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد ہے نہ سلام۔

(تنویرالابصار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۵۸۰)

سجدۂ شکر کا بیان

اولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مُسافِر واپَس آیا الغرض کسی نعمت کے حُصول پر سجدۂ شکر کرنا مُستحب ہے اِس کا طریقہ وُہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۶)

اِسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدۂ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً مدینۂ منوّرہ کا ویزا لگ گیا، کسی پر اِنفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہو گیا، کسی سُنّی عالِم

باعمل کی زیارت ہوگئی، مُبارک خواب نظر آیا، طالبِ علمِ دین امتحان میں کامیاب ہوا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مرا وغیرہ وغیرہ۔

نَمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

(۱) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے فرمایا: ''اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نَماز میں آڑے ہوکر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا''۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث ۹۴۶، ج ۱، ص ۵۰۶، دارالمعرفۃ بیروت)

(۲) حضرتِ سیِّدُنا امام مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاحبار رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے: ''نَمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا''۔ (مؤطا امام مالک، حدیث ۳۷۱، ج ۱، ص ۱۵۴، دارالمعرفۃ بیروت)

نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر خود نَمازی کی نَماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(ملخص از فتاوٰی رضویہ، ج ۷، ص ۲۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

''یارسولِ خدا نظرِ کرم'' کے پندرہ حروف کی نسبت سے نَمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 اَحکام

(۱) میدان اور بڑی مسجِد میں نَمازی کے قدم سے مَوضَعِ سُجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ مَوضَعِ سُجود سے مُراد یہ ہے کہ قِیام کی حالت میں سَجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ مَوضَعِ سُجود ہے۔ اس کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۱۶۰)

مَوضَعِ سُجود کا فاصِلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے۔

(قانونِ شریعت، حصہ اوّل، ص ۱۳۱ فرید بک اسٹال لاہور)

لہٰذا میدان میں نَمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حَرَج نہیں۔

(۲) مکان اور چھوٹی مسجِد میں نمازی کے آگے اگر سُترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۳) نَمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً)

(۴) سُترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہئے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی،

ص ۳۶۵)

(۵) امام کا سُترہ مقتدی کیلئے بھی سُترہ ہے۔ یعنی امام کے آگے سُترہ ہو تو اگر کوئی مقتدی کے آگے سے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہو گا۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۸۴)

(۶) دَرَخت، آدمی اور جانور وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۷) آدمی کو اِس حالت میں سُترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نَمازی کی طرف ہو۔

(حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۶۵، ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۹۶)

(اگر نَماز پڑھنے والے کے عین رُخ کی طرف کسی نے مُنہ کیا تو اب کراہت نَمازی پر نہیں اُس مُنہ کرنیوالے پر ہے، لہٰذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُڑ کر پیچھے دیکھنے میں اِحتیاط ضَروری ہے کہ آپ کے عین پیچھے کی جانب اگر کوئی اپنی بقیہ نَماز پڑھ رہا ہو گا اور اُسکی طرف آپ اپنا مُنہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے)

(۸) ایک شخص نَمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو پہلا شخص گنہگار ہوا اور دوسرے کیلئے یِہی پہلا شخص سُترہ بھی بن گیا۔

(ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۸۳)

(۹) نَمازِ باجماعت میں اگلی صَف میں جگہ ہونے کے باوُجُود کسی نے پیچھے نَماز شُروع کر دی تو آنے والا اُس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۸۳)

(۱۰) اگر کوئی اِس قدر اونچی جگہ پر نَماز پڑھ رہا ہے کہ گُزرنے والے کے اَعضاء نَمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گُزرنے والا گنہگار نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴)

(۱۱) دو شخص نَمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں اِس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نَمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا گزر جائے۔ پھر دوسرا پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب پہلا گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف ہٹ جائے۔ (ایضاً)

(۱۲) کوئی نَمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو اجازت ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ ''سُبحٰنَ اللہ'' کہے یا جَہر (یعنی بلند آواز سے) قراءَت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اِس سے زِیادہ کی اجازت نہیں۔ مَثَلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عملِ کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی۔

(ردالمحتار معہ درمختار، ج ۲، ص ۴۸۳، مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، ص ۳۶۷)

(۱۳) تسبیح و اشارہ دونوں کو بلاضرورت جمع کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۸۶)

(۱٤) عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تَصفِیق (تَص۔فِیْق) سے منع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پُشت پر مارے۔ اگر مرد نے تَصفِیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو نَماز فاسِد نہ ہوئی مگر خلافِ سنّت ہوا۔ (ایضاً)

(۱۵) طواف کرنے والے کو دورانِ طواف نَمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج۲، ص۴۸۲)

صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدُللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بزرگوں کا بہت اَدب کیا جاتا ہے، بلکہ سچّی بات یہ ہے کہ اللہ رب العزت عزوجل کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اَولیاء ہی کی بدولت چل رہی ہے۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک صاحبِ مزار ولیُ اللہ علیہ رحمۃ اللہ کی مدنی قافلے کے لیے انفرادی کوشش کا ایمان افروز واقعہ اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں۔ الحمدُ للہ عزوجل عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ چکوال (پنجاب پاکستان) سے مُظفّر آباد اور اطراف کے دیہاتوں میں سنّتوں کی بہاریں لُٹاتا ہوا ایک مقام ''انوار شریف'' وارد ہوا، وہاں سے ہاتھوں ہاتھ چار اسلامی بھائی تین دن کے لیے مدنی قافلے میں سفر کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ شریک ہوئے، ان چاروں میں ''انوار شریف'' کے صاحبِ مزار بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ مدنی قافِلہ نیکی کی دعوت کی دُھوم مچاتا ہوا ''گڑھی دوپٹہ'' پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین دن مکمل ہوگئے تو صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے رشتے دار نے کہا، میں تو واپس نہیں جاؤں گا، کیونکہ آج رات میں نے اپنے ''حضرت'' رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے۔ ''بیٹا پلٹ کر گھر نہ جانا مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھو۔ صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی انفرادی کوشش کا یہ واقعہ سن کر مدنی قافلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور انوار شریف سے آئے ہوئے چاروں اسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

اولیائے کرام ان کا فیضان عام ۔۔۔ لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
اولیا کا کرم تم پہ ہو لاجرم ۔۔۔ مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو

ماں چارپائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی!

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے میری امی جان سخت بیماری کے سبب چارپائی سے اُٹھنے سے معذور تھیں اور ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنے سے دعائیں قبول ہوتی اور بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی

دل باندھا اور دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کا نُور برساتے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر قائم ''مدنی تربیت گاہ'' میں حاضر ہو کر تین دن کے لیے مدنی قافلے میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا۔ اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشقانِ رسول کی معیت میں ہمارا مدنی قافلہ بابُ الاسلام سندھ کے صحرائے مدینہ کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا۔ دورانِ سفر عاشقانِ رسول کی خدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر انہوں نے امی جان کے لیے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دِلاسہ دیا، امیرِ قافلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مزید ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے آمادہ کیا، میں نے بھی نیت کرلی۔ میں نے امی جان کی صحت یابی کے لیے خوب گڑگڑا کر دعائیں کیں، تین دن کے اس مدنی قافلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے بزرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا۔

'' اپنی امی جان کی فکر مت کرو ان شآءاللہ عزَّ وَجل وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔'' تین دن کے مدنی قافلہ سے فارغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی، دروازہ کھُلا تو میں حیرت سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیونکہ میری وہ بیمار امّی جان جو کہ چارپائی سے اٹھ تک نہیں سکتی تھیں انہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا۔

میں نے فرطِ مسرت سے ماں کے قدم چومے اور مدنی قافلے میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لے کر مزید ۳۰ دن کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

ماں جو بیمار ہو — قرض کا بار ہو
رنج و غم مت کریں — قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں — التجائیں کریں
بابِ رحمت کھلیں — قافلے میں چلیں
دل کی کالک دُھلے — مرضِ عصیاں ٹلے
آؤ سب چل پڑیں — قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! — صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

تُوبُوا اِلَی اللہ! — اَستغفرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! — صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قضا نمازوں کا طریقہ

دُرُود شریف کی فضیلت

دوجہاں کے سلطان، سرورِذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صراط پر نور ہے، جو روزِ جُمعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (جامع صَغیر، ص ۳۲۰، حدیث ۵۱۹۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

قَضا کرنے والوں کی خرابی

جان بوجھ کر نَماز قَضا کرڈالنے والوں کے بارے میں پارہ ۳۰ سورۃُ الماعُون کی آیت نمبر ۴ اور ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ ۙ

ترجَمۂ کنزالایمان: تو اُن نَمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نَماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

سورۃُالماعُون کی آیت نمبر ۵ کے بارے میں جب حضرتِ سیِّدُ نا سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اِستِفسار کیا تو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، (اس سے مُراد وہ لوگ ہیں) جو نَماز وَقت گزار کر پڑھیں۔ (سُنَنِ الکُبرٰی للبیہقی، ج ۲، ص ۲۱۴ دار صادر بیروت)

بیان کردہ آیت نمبر ۴ میں ''وَیل'' کا تذکرہ ہے، صدرُالشَّریعہ بَدرُالطَّریقہ حضرتِ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، جہنَّم میں ایک ''وَیل'' نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنَّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نَماز قَضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

حضرتِ امام محمد بن احمد ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، کہا گیا ہے کہ جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''وَیل'' ہے، اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نَماز میں سُستی کرتے اور وَقت کے بعد قَضاء کرکے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادِم ہوں اور بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کریں۔ (کتابُ الکبائر، ص ۱۹ دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت)

سر کُچلنے کی سزا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدَّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص **پتّھر** اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے **پتّھر** سے اُس کا سر کُچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فِرشتوں سے کہا، سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عَرض کی، آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظِر دِکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عَرض کی، کہ پہلا شخص جو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قراٰن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فَرض نمازوں کے وَقت سو جانے کا عادی تھا اِس کے ساتھ یہ برتاؤ قِیامت تک ہوگا۔ (مُلَخَّص از: صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قراٰنِ پاک کی آیت یا آیات یاد کرنے کے بعد غفلت سے بُھلا دینے والے اور بالخصوص سُستی کے باعِث فَجر کی نَماز کیلئے نہ اُٹھنے والوں کیلئے مقامِ عبرت ہے۔ اب جان بوجھ کر نَماز قضا کر دینے والی ایک عورت کے عذابِ قَبر کا دردناک واقِعہ مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ

قَبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب اُسے دَفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبر میں گر گئی ہے چُنانچِہ قبرستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قَبر کھود ڈالی! ایک دل ہلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قَبر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں! چُنانچِہ اُس نے جُوں تُوں قَبر پر مِٹّی ڈالی اور صدمے سے چُور چُور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عَرض کی، میں نے اپنی بہن کی قَبر میں آگ کے شُعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔" یہ سُن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا،" افسوس! تیری بہن نَماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نَماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔" (مُکاشَفۃُ القُلُوب، ص ۱۸۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب قضا کرنے والوں کی ایسی ایسی سخت سزائیں ہیں تو جو بد نصیب سرے سے نَماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انجام ہوگا!

اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو....؟

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جودو سخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، جو نَماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وُہی اُس کا وَقت ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۲۴۱)

فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، سوتے میں یا بھولے سے نَماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتّہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۴)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نَمازِ فجر "قضا" ہوجانے کی صورت میں "ادا" کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اِس ضمن میں میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ، ج ۸، ص ۱۶۱ پر فرماتے ہیں، "رہا ادا کا ثواب ملنا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

رات کے آخری حصّہ میں سونا

نَماز کا وَقت داخِل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نَماز قضا ہوگئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دُخولِ وَقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصّہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظنِّ غالب ہے کہ اب سو گیا تو وَقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

رات دیر تک جاگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذِکر وفکر کی مَحفلوں نیز سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نَمازِ فجر قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیّتِ اعتکاف مسجِد میں قِیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابلِ اعتماد اسلامی بھائی جگانے والا موجود ہو۔ یا اِلارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کُھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسبِ ضَرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، "جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نَماز جاتی رہے گی تو بلا ضَرورتِ شَرعیّہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔" (رَدُّ المُحتار، ج ۲، ص ۲۷ ملتان)

ادا، قضا اور واجِبُ الْاِعادہ کی تعریف

جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وَقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۲۷) اور وَقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا ہے (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۳۲) اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہوجائے تو اس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اِعادہ کہلاتا ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۲۹) وَقت کے اندر اندر اگر تحریمہ باندھ لی تو نَماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۲۸) مگر نَمازِ فجر، جُمُعہ اور عیدَین میں وَقت کے اندر سلام پھیرنا لازِمی ہے ورنہ نَماز نہ ہوگی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

بلا عذرِ شَرعی نَماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے، اِس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچّے دل سے توبہ بھی کرے توبہ یا حجِّ مقبول سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تاخیر کا گناہ مُعاف ہوجائیگا (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۲۶)

توبہ اُسی وقت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نَماز اس کے ذمّے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۲۸)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جود وسخاوت، سراپا رَحمت محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ٹھٹّھا (یعنی مذاق) کرنے والے کی طرح ہے۔

(شُعَبُ الایمان، حدیث ۷۱۷۸، ج ۵، ص ۴۳۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

توبہ کے تین رکن ہیں

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں، ''توبہ کے تین رُکن ہیں:

(۱) اِعتِرافِ جُرم۔

(۲) نَدامت۔

(۳) عزمِ ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اُس کی تلافی بھی لازِم۔ مثلاً تارکِ صلوٰۃ (یعنی نَماز ترک کردینے والے) کی توبہ کیلئے نَمازوں کی قضا بھی لازِم ہے۔ (خزائن العرفان، ص ۱۲ رضا اکیڈمی بمبئی)

سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے

کوئی سورہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگادے اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۴۳) (ورنہ گنہگار ہوگا) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وَقت واجِب ہوگا جبکہ ظَنِّ غالب ہو کہ یہ نَماز پڑھے گا ورنہ واجِب نہیں۔

فجر کا وقت ہو گیا اُٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب صدائے مدینہ لگایئے یعنی سونے والوں کو نَماز کیلئے جگایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں فَجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے، صدائے مدینہ واجِب نہیں ، نَمازِ فَجر کے لئے جگانا کارِ ثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسبِ موقع کرنا چاہئے۔ صدائے مدینہ لگانے میں اِس بات کی احتیاط ضَروری ہے کہ کسی مسلمان کو ایذاء نہ ہو۔

حِکایت: ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو) بتایا تھا ہم چند اسلامی بھائی میگا فون پر فَجر کے وَقت صدائے مدینہ لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحب نے ہم کو ٹوکا اور کہا کہ میرا بچّہ رات بھر نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ میگا فون بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحب پر بڑا غصّہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نَماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اِس نیک کام میں رُکاوٹ ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر صدائے مدینہ لگاتے ہوئے اُس طرف جا نکلے تو وُہی صاحِب پہلے سے گلی کے نُکڑ پر غمزدہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے، آج بھی بچّہ ساری رات نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے اِسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تا کہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بغیر میگا فون کے صدائے مدینہ لگائی جائے۔ نیز بغیر میگا فون کے بھی اس قدر بُلند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نَماز و تلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مریضوں اور بچّوں کو تشویش ہو یا جو اوّل وقت میں پڑھ کر سورہا ہو اُس کی نیند میں خلل پڑے۔ اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس صدائے مدینہ لگانے سے روکے تو اُس سے ضد بحث کرنے کے بجائے اُس سے مُعافی مانگ لی جائے اور اس پر حُسنِ ظن رکھا جائے کہ یقیناً کوئی مسلمان نَماز کیلئے جگانے کا مخالف نہیں ہوسکتا۔ اس بیچارے کی کوئی مجبوری ہوگی۔ اگر بالفرض وہ بے نَمازی ہو تو بھی آپ اُس پر سختی کرنے کے مجاز نہیں، کسی مناسب وَقت پر انتہائی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کے ذَریعے اُس کو نَماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجد میں بھی اذانِ فَجر وغیرہ کے علاوہ بے موقع نیز محلّوں یا مکانوں کے اندر محافل میں اسپیکر استِعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیر خوار بچّوں اور سونے والوں کی ایذاء کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

حُقوقِ عامّہ کے احساس کی حکایت

حقوقِ عامّہ کا خیال رکھنا بَہُت ضَروری ہے، ہمارے اَسلاف اس مُعامَلہ میں بے حد مُحتاط ہوا کرتے تھے چُنانچِہ حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت ایک شخص کئی سال سے حاضِر ہوتا اور علم حاصِل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے مُنہ پَھیر لیا۔ اُس کے بَاِصرار استِفسار پر فرمایا، اپنے مکان کی دیوار کے سڑک والے کونے پر تم نے گارا لگا کر قدِ آدم (یعنی انسانی قد کے برابر) اس کو آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزرگاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہوسکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ تنگ کردیا ہے! (احیاء العلوم، ج ۵، ص ۹۶ دار صادر بیروت)

یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصِل کریں جو اپنے گھروں کے باہر چبوترے وغیرہ بنا کر مسلمانوں کا راستہ تنگ کرتے ہیں۔

جلد سے جلد قضا کرلیجئے

جس کے ذِمّہ قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجِب ہے مگر بال بچّوں کی پرورِش اور اپنی ضَروریات کی فَراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فُرصت کا جو وَقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہوجائیں۔ (درمختار معہ ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۴۶)

چھپ کر قضاء کیجئے

قضا نمازیں چُھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اس کا اِظہار نہ کیجئے (مَثَلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فَجر قضاء ہوگئی یا میں قضائے عمری کررہا ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اِظہار بھی مکروہِ تحریمی و گناہ ہے (ردالمحتار، ج ۲، ص ۶۵۰) لہٰذا اگر لوگوں کی موجودَگی میں وِتر قضا کریں تو تکبیرِ قُنوت کیلئے ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

جُمعۃُ الوَداع میں قَضائے عُمری

رَمَضانُ المبارَک کے آخِری جُمُعہ میں بعض لوگ باجماعت قضائے عُمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اِسی ایک نَماز سے ادا ہوگئیں یہ باطِل مَحض ہے۔

(ماخوذ از شرحُ الزَّرقانی علی الْمَواھِبُ اللَّدُنِّیۃ، ج ۷، ص ۱۱۰ دارالمعرفۃ بیروت)

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، جُمُعۃُ الْوَداع کے ظہر و عصر کے درمیان بارہ رَکعت نَفل دو دو رَکعت کی نیّت سے پڑھے۔ اور ہر رَکعت میں سورۃُ الفاتِحہ کے بعد ایک بار آیۃُ الکُرسی اور تین بار "قل ھو اللّٰہُ اَحَد" اور ایک بار سورۃُ الفَلَق اور سورۃُ النّاس پڑھے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نَمازیں اس نے

قضا کر کے پڑھی ہونگی۔ان کے قضاء کرنے کا گناہ ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف ہوجائے گا یہ نہیں کہ قضا نمازیں اس سے مُعاف ہوجائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہونگی۔ (اسلامی زندگی ص ۱۰۵)

عمر بھر کی قَضا کا حساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضائے عمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وَقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخِ بُلُوغ بھی نہیں معلوم تو اِحتیاط اِسی میں ہے کہ عورت نوسال کی عُمر سے اور مَرد بارہ سال کی عُمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔ (ماخوذ از فتاوىٰ رضویہ، ج ۸،ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قَضا کرنے میں ترتیب

قضائے عُمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کرلیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح عصر،مغرِب اور عشاء۔ (فتاوىٰ قاضی خان مع عالمگیری، ج ۱،ص ۱۰۹)

قَضائے عمری کا طریقہ (حنفی)

قضا ہر روز کی بیس رَکعتیں ہوتی ہیں۔دو فرض فَجر کے، چار ظہر، چار عصر، تین مغرِب، چار عشاء کے اور تین وِتر۔ نیّت اِس طرح کیجئے، مثلاً ''سب سے پہلی فَجر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں''۔ ہر نَماز میں اِسی طرح نیّت کیجئے جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یُوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سَجدہ میں تین تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نَماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبحٰن کا ''سین'' شُروع کرے اور جب عظیم کا ''میم'' ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سَجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکعت میں اَلحمد شریف کی جگہ فقط ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ'' تین بار کہہ کر رُکوع کرلے۔مگر وِتر کی تینوں رَکعتوں میں اَلحمد شریف اور سُورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قعدۂ اَخیرہ میں تَشَہُّد یعنی اَلتَّحِیّات کے بعد دونوں دُرُودوں اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وِتر کی تیسری رَکعت میں دعائے قُنوت کی جگہ اَللّٰہُ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہے۔

(مُلَخَّص از فتاوىٰ رضویہ، ج ۸،ص ۱۵۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نمازِ قصر کی قضاء

اگر حالتِ سفر کی قضا نماز حالتِ اِقامت میں پڑھیں گے تو قصر ہی پڑھیں گے اور حالتِ اِقامت کی قضا نماز سفر میں قضا کریں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔ (ردالمحتار، ج۲، ص ۶۵۰)

زمانۂ اِرتداد کی نمازیں

جو شخص معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **مُرتَد** ہوگیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ اِرتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مُرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قضا واجِب ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۲، ص ۵۳۷)

بچہ کی پیدائش کے وقت نماز

دائی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچّہ کے مر جانے کا اندیشہ ہے، نماز قضا کرنے کیلئے یہ عذر ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۲، ص ۵۱۹)

بچّہ کا سر باہَر آ گیا اور نِفاس سے پیشتر وَقت خَتم ہوجائیگا تو اس حالت میں بھی اُس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۲، ص ۵۶۵) کسی برتن میں بچّہ کا سر رکھ کر جس سے اُس کو نقصان نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچّہ کے مر جانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر مُعاف ہے۔ بعدِ نِفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۲، ص ۵۱۹ ملتان)

مریض کو نماز کب مُعاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں اُن کی قضا واجِب نہیں۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۲، ص ۵۷۰ ملتان)

عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رَکعتیں بھری پڑھے اور وِتر میں قُنُوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کر کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (رَدُّالْمُحتار، ج۱، ص ۱۳۸ ملتان)

قَضا کا لَفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰحضرت امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ہمارے عُلماء تَصریح فرماتے ہیں، قضا بہ نیّتِ ادا اور ادا بہ نیّتِ قضا دونوں صحیح ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۱۶۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

نوافِل کی جگہ قضائے عمری پڑھئے

قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے اُنہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بَرِیُّ الذِّمَّہ ہوجائے البتّہ تراویح اور بارہ رکعتیں سُنّتِ مُؤَکَّدہ کی نہ چھوڑے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ج۱،ص۵۳۶ ملتان)

فجر و عصر کے بعد نوافِل نہیں پڑھ سکتے

نمازِ فَجر اور عَصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہِ (تحریمی) ہیں جو قصداً ہوں اگرچہ تَحِیَّۃُ المسجِد ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازِم ہو۔ مَثَلاً نذر اور طواف کے نوافِل اور ہر وُہ نماز جس کو شروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنّتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (درمختار ج۱،ص۶۱)

قضا کیلئے کوئی وقت مُعَیَّن نہیں عمر میں جب پڑھے گا بَرِیُّ الذِّمَّہ ہوجائیگا۔ مگر طلوع وغروب اور زوال کے وَقت نماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نَماز جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج۱،ص۱۳۴ کوئٹہ)

ظہر کی چار سنّتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو دو رَکعت سنّتِ بعدیہ ادا کرنے کے بعد چار رکعت سنّتِ قبلیہ ادا کیجئے چُنانچِہ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ظہر کی پہلی چار سنّتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعدِ فرض بلکہ مذہبِ اَرجَح (یعنی پسندیدہ ترین پر) پر بعد سنّتِ بَعدِیہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہُنُوز وقتِ ظُہر باقی ہو۔

(مُلَخَّصاً فتاوی رضویہ، ج۸، ص۱۴۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

فَجر کی سُنّتیں رَہ جائیں تو کیا کرے؟

سنّتیں پڑھنے سے اگر فَجر کی جماعت فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو تو بغیر پڑھے شامل ہوجائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طلوعِ آفتاب کے کم از کم بیس مِنَٹ بعد سے لیکر ضَحوۂ کُبریٰ تک پڑھ لے کہ مُستحب ہے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ جدید، ج۷، ص۴۴۲، بہارِ شریعت، حصہ۴، ص۱۲)

کیا مغرِب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟

مغرِب کی نَماز کا وقت غُروبِ آفتاب تا ابتِدائے وقتِ عشاء ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتِبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مَثَلاً بابُ المدینہ کراچی میں نِظامُ الاوقات کے نقشے کے مطابِق مغرِب کا وَقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 مِنَٹ ہوتا ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، روزِ اَبر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرِب میں ہمیشہ تَعجِیل (یعنی جلدی) مُستَحَب ہے اور دو رَکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ سِتارے گُتھ گئے تو مکروہِ تحریمی۔ (درمختار، ج۱، ص۲۴۶، عالمگیری، ج۱، ص۴۸)

سرکارِ اعلیٰحضرت امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں، اِس (یعنی مغرِب) کا وَقتِ مُستحَب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہِر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہِ (تحریمی) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۵، ص ۱۵۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور) عصر و عشاء سے پہلے جو رَکعتیں ہیں وہ سُنّتِ غیر مُؤکّدہ ہیں ان کی قَضاء نہیں۔

تراویح کی قَضاء کا کیا حُکم ہے؟

جب تَراویح فوت ہو جائے تو اُس کی قَضاء نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قَضاء کر بھی لیتا ہے تو یہ جُداگانہ نفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلُّق نہ ہو گا۔ (مُلَخَّصاً دُرِّ مُختار، ج ۱، ص ۶۱)

نَماز کا فِدیہ

جن کے رِشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ اِس مضمون کا ضَرور مطالعہ فرمائیں

مَیِّت کی عمر معلوم کر کے اِس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مَرد کیلئے نابالغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگایئے کہ کتنی مدّت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نَمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نَمازیں یا روزے اس کے ذمّہ قضا کے باقی ہیں۔ زِیادہ سے زِیادہ اندازہ لگالیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بقیّہ تمام عمر کا حساب لگا لیجئے۔ اب فی نَماز ایک ایک صَدَقۂ فِطر خیرات کیجئے۔ ایک صَدَقۂ فِطر کی مقدار تقریباً دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نَمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وِتر واجب۔ مَثَلاً دو کلو پچاس گرام گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی مَیِّت پر ۵۰ سال کی نَمازیں باقی ہیں تو فِدیہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہِر ہے ہر شخص اِتنی رقم خیرات کرنے کی اِستِطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اِس کیلئے عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے شَرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مَثَلاً وہ 30 دن کی تمام نَمازوں کی فدیہ کی نیّت سے 2160 روپے کسی فقیر کی مِلک کر دے، یہ 30 دن کی نَمازوں کا فِدیہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو ہِبہ کر دے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نَمازوں کے فِدیے کی نیّت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالِک بنا دے۔ اس طرح لَوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نَمازوں کا فِدیہ ادا ہو جائے گا

(ماخوذ از فتاوٰی بزازیہ معہ عالمگیری، ج ۴، ص ۶۹)

30 دن کی رقم کے ذَرِیعے ہی حیلہ کرنا شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مِثال دی ہے۔ اگر بالفرض 50 سال کے فِدیوں کی

رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لَوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہو گا۔ اِسی طرح فی روزہ بھی ایک صَدَقۂ فطر ہے (درمختار معہ ردالمحتار، ج۲،ص ۶۴۴)

نَمازوں کا فِدیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اِسی طریقے سے فِدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فِدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وُرَثا اپنے مرحُومین کیلئے یہ عمل کریں تو یہ میِّت کی زبردست امداد ہو گی، اِس طرح مرنے والا بھی اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرض کے بوجھ سے آزاد ہو گا اور وُرَثا بھی اَجر و ثواب کے مُستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجِد وغیرہ میں ایک قرآنِ پاک کا نُسخہ دے کر اپنے من کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نَمازوں کا فِدیہ ادا کر دیا یہ ان کی غَلَط فہمی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، ج۸،ص ۱۶۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مرحومہ کے فِدیہ کا ایک مسئلہ

عورت کی عادتِ حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مُستَثنیٰ کریں مگر جتنی بار حمل رہا ہو مدّتِ حَمل کے مہینوں سے ایّامِ حَیض کا اِستِثناء نہ کریں۔ عورت کی عادت دربارۂ نِفاس اگر معلوم ہو تو ہر حَمل کے بعد اُتنے دن مُستَثنیٰ کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نِفاس کے لئے جانبِ اَقل (کم سے کم) میں شرعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی مِنَٹ آ کر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۸،ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

100 کوڑوں کا حیلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَماز کے فِدیہ کا حیلہ میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ حیلۂ شَرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فِقہِ حنفی کی مُعتَبر کُتُب میں موجود ہے۔ چنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ایّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضِر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوۃ السلام نے قسم کھائی کہ "میں تندُرُست ہو کر سو کوڑے ماروں گا" صِحّتیاب ہونے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سو تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا	ترجَمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ
فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ	اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر
(پارہ ۲۳، ع ۱۳)	اِس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

"عالمگیری" میں حیلوں کا ایک مُستقِل باب ہے جس کا نام "کتابُ الحِیَل" ہے چنانچہ "عالمگیری کتابُ الحِیَل" میں

ہے، ''جو حیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں شُبہ پیدا کرنے یا باطل سے فریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کرلے وہ اچھا ہے۔ اس قسم کے حیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ط (پارہ ۲۳ ' ع ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

(فتاوٰی عالمگیری، ج ٦، ص ٣٩٠)

کان چھیدنے کا رَواج کب سے ہوا؟

حیلے کے جواز پر ایک اور دلیل مُلاحِظہ فرمایئے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے' کہ ایک بار حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما میں کچھ چپقلش ہو گئی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا کوئی عُضو کاٹوں گی۔ اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صُلح کروادیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی، '' مَاحِيلَةُ يَمِيْنِي '' یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وَحی نازِل ہوئی کہ (حضرتِ) سارہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرتِ) ہاجرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کے کان چھید دیں۔ اُسی وقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رَواج پڑا۔ (غمزعیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، ج ٣، ص ٢٩٥ ادارۃ القران)

گائے کے گوشت کا تحفہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی، یہ گوشت حضرتِ سیِّدَتُنا بریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. یعنی یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (صحیح مسلم، ج ١، ص ٣٤٥)

زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اس حدیثِ پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صَدَقہ کی حقدار تھیں ان کو بطورِ صَدَقہ مِلا ہوا گائے کا گوشت اگرچِہ ان کے حق میں صَدَقہ ہی تھا مگر ان کے قَبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صَدَقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضہ میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفۃً دے سکتا یا مسجِد وغیرہ کیلئے پیش کرسکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ھدِیّہ یا عطیّہ ہوگیا۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، زکوٰۃ کی رقم مُردے کی تَجہیز و تکفین یا مسجِد کی تعمیر میں صَرف نہیں کرسکتے کہ تَملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالِک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان اُمور میں خرچ کرنا چاہیں تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالِک کردیں اور وہ (تعمیرِ مسجِد وغیرہ میں) صَرف کرے، اِس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار، ج۳، ص۳۴۳)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کفن دَفن بلکہ تعمیرِ مسجِد میں بھی حیلۂ شَرعی کے ذَریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کرلیا تو اب وہ مالِک ہوچکا، جو چاہے کرے۔ حیلۂ شَرعی کی بَرَکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجِد میں دیکر ثواب کا حقدار ہوگیا۔ فقیرِ شَرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ میں رقم پھرانی چاہئے تا کہ سب کو ثواب ملے مَثَلاً حیلہ کیلئے فقیرِ شَرعی کو ۱۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قَبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تُحفۃً دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور کو مالِک بنادے، یوں سبھی بہ نیّتِ ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجِد یا جس کام کیلئے حیلہ کیا تھا اُس کیلئے دیدے تو اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صَدَقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صَدَقہ گزرا تو سب کو وَیسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے اَجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (تاریخ بغداد، ج۷، ص۱۳۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ

(الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پَہنچ جائے

(ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصلیَّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُسْتَغْرَق (گِھرا ہوا) ہو۔ مَثَلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں

(ج) اِسی طرح اگر مَدیُون (یعنی مقروض) ہے اور دَین (یعنی قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نِصابیں ہوں۔ (ردالمحتار، ج۳، ص۳۳۳)

مِسکین کی تعریف

مِسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) بغیر ضرورت و مجبوری سُوال حرام ہے اور ایسوں کے سُوال پر دینا بھی ناجائز ہے، دینے والا گنہگار ہوگا۔

(فتاوٰی عالمگیری، ج۱، ص۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جو بھکاری کمانے پر قادر ہونے کے باوُجُود بلا ضرورت و مجبوری بطورِ پیشہ بھیک مانگتے ہیں گُنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہونے کے باوُجُود ان کو دینے والے اپنی زکوٰۃ و خیرات برباد کرنے کے ساتھ ساتھ مزید گُنہگار بھی ہوتے ہیں۔

زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں سُوال و جواب

س : زکوٰۃ کا حیلہ کس طرح کیا جائے؟

ج: کسی فقیرِ شَرعی کو یا اس کے وکیل کو مالِ زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے وہ اس مال پر قبضہ کرنے کے بعد کسی بھی کام (مسجد کی تعمیر وغیرہ) میں صَرف کردے۔ یوں زکوٰۃ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں ثواب کے بھی حقدار ہوں گے۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ

س : آپ نے ارشاد فرمایا، "شَرعی فقیر یا اس کے وکیل" یہاں وکیل سے کیا مُراد ہے؟

ج: اس سے مُراد وہ شخص ہے جسے شَرعی فقیر نے اپنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اجازت دی ہو یا اس نے خود اس سے اجازت لی ہو۔

س : تو کیا وکیل بھی مالِ زکوٰۃ پر قبضہ کرنے کے بعد اسے کسی بھی کام میں صَرف کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟

ج: نہیں، البتہ اگر اسے فقیر نے اجازت دی ہو یا اس نے خود اجازت لی ہو تو کرسکتا ہے۔

س : فقیرِ شرعی نے وکیل کو اپنی زکوٰۃ کسی بھی کام میں صَرف کرنے کی اجازت دی تھی یا اس نے خود ہی لی تھی، تو کیا اس صورت میں بھی شَرعی فقیر کو مالِ زکوٰۃ پر قبضہ کرنا ضَروری ہوگا؟

ج: جی نہیں کیونکہ وکیل کا قبضہ مُؤَکِّل (یعنی وکیل کرنے والے) کا ہی قبضہ کہلائے گا۔

س : چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینی یا سماجی کام کے لئے کُلّی اختیارات دینے کے محتاط الفاظ بتا دیجئے۔

ج : مثلاً دعوت اسلامی کو چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینے والا یہ کہے، "یہ رقم دعوت اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں خرچ کرے"۔

س : شرعی فقیر اپنے وکیل سے زکوٰۃ لیکر دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں صَرف کرنے کے کُلّی اختیارات کس طرح دے؟

ج : وکیل کو کہنے کے محتاط الفاظ یہ ہیں، "آپ میرے لئے جو بھی زکوٰۃ وصول کریں اسے دعوت اسلامی (یا فلاں فرد یا ادارہ) کو یہ کہہ کر دے دیجئے کہ یہ رقم دعوت اسلامی (یا فلاں فرد یا ادارہ) جہاں مناسب سمجھے نیک و جائز کام میں صرف کرے۔"

س : چندہ وصول کرتے وقت کہنے کے محتاط الفاظ بھی بتا دیجئے۔

ج: زکوٰۃ، فطرہ، صدقاتِ واجبہ میں کُلّی اختیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ اس میں کسی بھی مستحق کو مالک بنانا شرط ہے لوگ اگرچہ زکوٰۃ وغیرہ بظاہر دعوتِ اسلامی کو دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ دعوتِ اسلامی والوں کو اپنی ذات یا فطرہ کا "وکیل" بناتے ہیں۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی میں اس کا شرعی حیلہ کیا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ اور مُحتاط الفاظ بیان کیے گئے۔ صدقاتِ واجبہ کے علاوہ جو چندہ دیا جاتا ہے وہ نفلی صدقہ کہلاتا ہے۔ چنانچہ ایسا چندہ نیز قربانی کی کھال لیتے وقت محتاط الفاظ یہ ہیں۔ "آپ اجازت دے دیجئے کہ آپ کا چندہ یا کھال بیچ کر اس کی رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں

نیک و جائز کام میں خرچ کرے۔" دینے والا "ہاں" کہہ دے یا کسی طرح بھی آپ کی بات سے متفق ہو جائے تو کافی آسانی ہو جائے گی ورنہ اس کھال سے ملنے والی رقم یا چندہ کو دعوتِ اسلامی کے معروف طریق کار کے مطابق ہی خرچ کرنا ہو گا، اگر کسی اور نیک کام میں خرچ کر دیا تو تاوان ادا کرنا ہو گا۔ یعنی جتنی رقم خرچ کی وہ پلّے سے لوٹانی پڑے گی۔ بہتر یہ ہے کہ مذکورہ جُملہ رسید پر لکھ دیا جائے اور جو چندہ یا کھال دے اُس کو پڑھایا یا پڑھ کر سُنا دیا جائے۔

س: تاوان کس طرح ادا کرنا ہو گا؟

ج: جس نے کھال یا رقم وغیرہ دی اسے دیدے یا اس کی اجازت سے خرچ کرے۔

س: اس طرح تو بہت مشکل ہو جائے گی کیونکہ چندہ وغیرہ دینے والوں کا تو پتا چلنا اکثر دشوار ہوتا ہے، کوئی آسان حل بتلا دیجئے۔

ج: پتا نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم جو تاوان کی مَدّ میں ادا کی جائے اسے انہیں کاموں میں صرف کریں جن کے لیے چندہ وغیرہ دینے والوں نے کہا تھا۔ مثلاً مسجد کے لیے چندہ لیا اور اسے مدرسہ میں خرچ کر دیا تو اب اتنی رقم اپنے پلّے سے مسجد میں خرچ کی جائے۔

س: اگر کسی نے خاص مدرَسہ کے نام پر چندہ دیا تو کیا دعوتِ اسلامی کے دیگر مدنی کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟

ج: نہیں کر سکتے، اگر کیا تو تاوان دینا ہو گا۔ کیونکہ شَرعی مسئلہ یہ ہے کہ جس مَدّ (یعنی کام) کے لیے چندہ لیا اُسی میں خرچ کرنا ہو گا۔ حتیٰ کہ اگر بچ گیا تو جس نے دیا اُسی کو لوٹانا ہو گا، یا اس کی اجازت سے خرچ کرنا ہو گا۔

س: مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی نے زکوٰۃ یا فِطرہ بغیر حیلۂ شرعی کے غیرِ مصرفِ زکوٰۃ و فطرہ میں خرچ کر ڈالا ہو تو اس کی توبہ کا کیا طریقہ ہے؟

ج: یہاں جہالت عذر نہیں۔ اِس نے کیوں نہیں سیکھا! اگر بالفرض کسی نے زکوٰۃ یا فطرہ کی رقم کو بغیر حیلۂ شرعی غیرِ مصرفِ زکوٰۃ میں خرچ کر ڈالا تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُس پر تاوان بھی لازم آئے گا۔ مثلاً کسی نے دعوتِ اسلامی کو زکوٰۃ دی اور ذمّہ دار نے بغیر حیلہ کیے وہ رقم تعمیرِ مسجد یا مُدرّس کی تنخواہ یا اسی طرح کے نیک کاموں میں صرف کر دی تو اُسے پلّے سے مذکورہ طریقۂ کار کے مطابق تاوان ادا کرنا ہو گا اگرچہ وہ رقم لاکھوں بلکہ کروڑوں کی ہو، اس کے لیے فقط توبہ کافی نہیں۔

س: جس نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ بغیر حیلے کے غیر مصرف میں صرف کر دی ہو اور اب مسئلہ معلوم ہوا ہو مگر تاوان دینے کے لیے رقم نہ ہو تو کیا کرے؟

ج: اگر یہ اب فقیرِ شرعی ہے تو اُس پر جتنا تاوان ہے اُتنی زکوٰۃ دے کر اس کو اس کا مالک بنادیا جائے اب جن جن کی زکوٰۃ کا اس نے غلط استعمال کر ڈالا تھا مذکورہ طریقۂ کار کے مطابق تاوان ادا کرے۔

س: اگر کسی سیِّد نے یہ بھول کی ہو تو کیا کرے کیونکہ سید سے تو زکوٰۃ کا حیلہ بھی نہیں کر سکتے؟

ج: اگر کسی سیِّد نے مثلاً زید نے ایک لاکھ روپے کی زکوٰۃ غیر مصرف میں صرف کر دی تو اب بطورِ چندہ ملی ہوئی زکوٰۃ کا کسی فقیرِ شرعی کو مالک بنادیا جائے۔ فقیرِ شرعی قبضہ میں لینے کے بعد وہ رقم سیِّد صاحب کی نذر کر دیں، اب سید صاحب قبضہ کر لینے کے بعد اُس رقم کو تاوان کے مَدّ میں ادا کریں اور توبہ بھی کریں۔

س: دعوتِ اسلامی بہت ہی بڑی تحریک ہے، ہر فرد مسائل سے واقف نہیں ہوتا، ان مُعاملات کا حل کیا؟

ج: جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی اُس پر یہ بھی فرض ہے کہ زکوٰۃ کے ضروری مسائل سیکھے اسی طرح چندہ لینے والے پر بھی یہ فرض ہے کہ اِس کے ضروری مسائل سیکھے۔ ہر ذمہ دار کو چاہیے کہ جس کو چندہ یا قربانی کی کھالیں وصول کرنے کی اجازت دیں اُس کی تربیت بھی کریں۔

س: کیا حیلہ کرتے وقت شَرعی فقیر کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ واپَس دے دینا، رکھ مت لینا وغیرہ؟

ج: نہ کہے۔ بالفرض ایسا کہہ بھی دیا تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی وحیلہ میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ صَدَقات وزکوٰۃ اور تُحفہ دینے میں اِس قسم کے شَرطِیہ اَلفاظ فاسِد ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی شامی (کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج ۳، ص ۲۹۳ مطبوعہ ملتان) کے حوالے سے فرماتے ہیں، "ہبہ اور صَدَقہ شرطِ فاسِد سے فاسِد نہیں ہوتے"۔

(فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۰۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: حضور اگر حیلہ کرنے کیلئے شَرعی فقیر کو زکوٰۃ دی جائے اور وہ لے کر رکھ لے تو کیا اب اس سے نیک کاموں کیلئے جبراً نہیں لے سکتے؟

ج: نہیں لے سکتے، کیونکہ اب وہ مالِک ہو چکا اور اسے اپنے مال پر اختیار حاصل ہے۔ (ایضاً)

س: اس طرح پھر حیلہ کیسے کروایا جائے؟ اگر کسی فقیرِ شرعی نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ رکھ لی تو؟ اس کا کوئی مَدَنی طریقہ ارشاد فرمادیجئے۔

ج: اس کا ایک بہترین طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، "اس کا بے خلش طریقہ یہ ہے کہ مثلاً مالِ زکوٰۃ سے بیس روپے سیِّد کی نذر یا مسجد میں صَرف کیا چاہتا ہے کسی فقیرِ عاقل بالغ مَصرَف

زکوٰۃ کو کوئی کپڑا مثلاً ٹوپی یا سیر سوا سیر غلّہ دکھائے کہ یہ ہم تمھیں دیتے ہیں مگر مفت نہ دیں گے بیس روپے کو بیچیں گے، یہ روپے تمھیں ہم اپنے پاس سے دیں گے کہ ہمارے مطالب میں واپس کردو، وہ خواہ مخواہ راضی ہوجائے گا، جانے گا کہ مجھے تو یہ چیز یعنی کپڑا یا غلّہ مفت ہی ہاتھ آئے گا، اب بیعِ شَرعی کر کے بیس روپے بہ نیتِ زکوٰۃ اسے دے، جب وہ قابض ہوجائے اپنے مطالبۂ ثَمَن (یعنی اب وہ قیمت جو خرید و فروخت کے وقت طے ہوئی تھی، فقیر سے اپنے مُطالَبہ میں) لے لے، اوّل تو وہ خود ہی دے دے گا کہ سرے سے اسے ان روپوں کے اپنے پاس رہنے کی اُمّید ہی نہ تھی کہ وہ گِرہ سے جاتا سمجھے، اسے تو صِرف اس کپڑے یا غلّے کی اُمّید تھی وہ حاصل ہے تو انکار نہ کرے گا اور کرے بھی تو یہ جبراً چھین لے کہ وہ اس قدر اس کا مَدیُون (یعنی مقروض) ہے اور دائِن (یعنی قرض دینے والا) جب اپنے دَین (قرض) کی جِنس سے مالِ مَدیُون پائے تو بالاتِّفاق بے اس کی رِضامندی کے لے سکتا ہے، اب یہ روپے لے کر بطورِ خود نذرِ سیِّد یا بنائے مسجد میں صَرف کردے کہ دونوں مُرادیں حاصل ہیں"۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۰۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: برائے مہربانی بیان کردہ طریقہ آسان الفاظ میں بتادیجئے:

ج: فیضانِ رضا سے عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں، زید عاقِل و بالغ جو کہ فقیرِ شرعی ہے اس سے ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا حیلہ کروانا ہے مگر خدشہ ہے کہ یہ رقم رکھ لے گا تو اُس کو مثلاً ایک قلم دکھا کر ایک لاکھ روپے میں اُدھار بیچ دیجئے اور وہ قلم پر قبضہ کرلے اِس طرح وہ آپ کے ایک لاکھ روپے کا مقروض ہوگیا، اب اُس کو ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا مالِک بنادیجئے اِس کے بعد اُس سے ایک لاکھ روپے قرضہ کا مطالبہ کیجئے۔ بِالفرض وہ نہ بھی دے تو چھین کر بھی لے سکتے ہیں۔

س: حیلہ کرنے کیلئے فقیرِ شرعی نہ ملے تو کیا کسی صاحبِ نصاب کو فقیرِ شرعی بنانے کا بھی کوئی حیلہ ہے؟

ج: جی ہاں، بہت آسان طریقہ ہے۔ مَثَلاً زید عاقل و بالغ کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 پاکستانی روپے ہیں اور یوں وہ صاحبِ نصاب ہے۔ اِس کو اتنا قرضدار بنادیجئے کہ وہ صاحبِ نصاب نہ رہے مَثَلاً اُس کو ایک عطر کی شیشی ایک لاکھ روپے میں بیچ دیجئے وہ شیشی پر قبضہ کرلینے کے بعد فقیرِ شرعی ہوگیا کیوں کہ اگر وہ اپنے پاس موجود ساری رقم بھی دے دے تب بھی 50000 کا مقروض رہے گا۔ اب اس کو ایک ساتھ جتنی بھی زکوٰۃ کی رقم مَثَلاً پچاس لاکھ روپے دے دیجئے وہ قبضہ کرنے کے بعد چاہے تو اس میں سے قرضہ بھی ادا کردے اور بقیہ رقم بھی کسی کام میں صَرف کرنے کیلئے دیدے۔ یوں بھی ہوسکتا ہے کہ مَثَلاً وہ ساری ہی رقم مسجد بنانے کیلئے دیدے اور پھر آپ چاہیں تو اُس کا قرضہ مُعاف کردیجئے بلکہ اُس کے زکوٰۃ کی رقم پر قبضہ کرتے ہی آپ نے اپنا قرضہ مُعاف کردیا تب بھی حَرَج نہیں۔ یہ یاد رہے کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں زید مذکور اگرچہ حیلہ کی رقم لوٹا چکا ہو غنی یعنی صاحبِ نصاب رہے گا۔ کیونکہ قرض کی

ادائیگی یا معافی کی صورت میں اس کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 روپے پہلے کے موجود ہیں۔ اگر اس کے ساتھ مزید حیلے کرنے ہوں تو اس کو مقروض ہی رہنے دیجئے بار بار مقروض بناتے رہیے۔

س: کیا چیک کے ذریعے حیلہ ہو سکتا ہے؟

ج: جی نہیں۔ چیک کے ذریعے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

س: بینک سے بڑی رقم نکلوانے اور پھر شرعی فقیر کے قبضہ میں دینے پھر اس سے لے کر دوبارہ بینک میں جمع کروانے میں حرج ہوتا ہے کوئی آسان حل ارشاد فرمادیجئے۔

ج: شرعی فقیر اپنے نام سے بینک میں اتنی رقم کا اِکاؤنٹ کُھلوا لے کہ وہ شرعی فقیر ہی رہے پھر جتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں اسے دینی ہے اسے بتا کر اس کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی جائے۔ جب وہ رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوگئی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اب وہ کسی بھی نیک یا جائز کام میں صَرف کرنے کے لئے کسی کو اختیار دیدے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

وضو اور سائنس

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوْب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم پر دُرُود پاک پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(مُسند ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

وُضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام

ایک صاحِب کا بیان ہے، میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک طالبِ علم کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہوگیا۔ اُس کو ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا، ''اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگادیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہوجاتا ہے'' یہ سن کر وُضو میں گردن کے مَسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

مغرِبی جرمنی کا سیمینار

مغربی ممالِک میں مایوسی یعنی (DEPRESSION) کا مرض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہورہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے، مغرِبی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضُوع تھا ''مایوسی (DEPRESSION) کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔'' ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت انگیز انکِشاف کیا کہ ''میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں بَہُت اِفاقہ ہوگیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخِر میں اِعتراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔''

وُضو اور ہائی بلڈپریشر

ایک ہارٹ اِسپیشلسٹ کا بڑے وُثوق کے ساتھ کہنا ہے، ہائی بلڈ پریشر کے مریض کوؤضو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہوگا۔ایک مسلمان ماہرِ نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے''نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضو ہے۔'' مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کووُضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وُضو اور فالِج

وُضو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حِکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطّلع ہوجاتا ہےاور پھرآہستہ آہستہ چہرے اور دماغ کی رگوں کی طرف اِسکے اثرات پہنچتے ہیں۔وُضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔اگر چہرہ دھونے اور مَسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہوسکتا ہے!

مِسواک کا قَدرْدان

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضو میں مُتعدّد سُنّتیں ہیں اور ہر سنّت مَخزَنِ حکمت ہے۔مِسواک ہی کو لے لیجئے! بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ وُضو میں مِسواک کرنا سنّت ہے اور اِس سنّت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے،''سوئٹزر لینڈ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تحفۃً مِسواک پیش کی، اُس نے خوش ہوکر اسے لیا اور چوم کرآنکھوں سے لگایا اور ایکدم اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو اِنچ کا چھوٹا سا مِسواک کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اِسلام آوری کے وقت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔میں بہُت سنبھال سنبھال کر اِس کو اِستعمال کررہا تھا یہ ختم ہونے کو تھا لہٰذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مِسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ہمارے یہاں کے ڈینٹِسٹ سے ان کا علاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔میں نے اس مِسواک کا اِستعمال شروع کیا تھوڑے ہی دِنوں میں مجھے اِفاقہ ہوگیا۔میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا مرض دور نہیں ہوسکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔میں نے جب ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت مِسواک ہی کی ہے۔جب میں نے ڈاکٹر کو مِسواک دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

قُوّتِ حافظہ کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسواک میں بے شمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اس میں مُتعدِّد کیمیاوی اَجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔ حضرتِ مولیٰ علیُّ المرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم، حضرتِ سیِّدُنا عطاء رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرتِ عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا فرمانِ عالیشان ہے "مسواک سے قوّتِ حافِظہ بڑھتی، دردِ سر دُور ہوتا اور سَر کی رگوں کو سکون ملتا ہے، اِس سے بلغم دُور، نظر تیز، معدہ دُرُست اور کھانا ہضم ہوتا ہے، عقل بڑھتی، بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا، بُڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔" (مُلَخَّصًا حاشیۃُ الطَّحطاوی ص ۳۸)

مِسواک کے بارے میں تین احادیثِ مبارَکہ

(۱) جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے مبارَک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے"۔ (صحیح مسلم شریف ج ا ص ۱۲۸ افغانستان)

(۲) جب سرکارِ نامدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلّم نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔

(ابوداؤد ج ا ص ۳۶ حدیث ۵۷ دارِاحیاء التراث العربی)

(۳) تم مِسواک کو لازِم پکڑلو کہ یہ مُنہ کو پاک کرنے والی اور ربّ تعالٰی کو راضی کرنے والی ہے۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹ دارالفکر بیروت)

مُنہ کے چھالے کا عِلاج

اَطِبّاء کا کہنا ہے، "بعض اوقات گرمی اور معدہ کی تیزابِیّت سے مُنہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اِس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کیلئے منہ میں تازہ مِسواک ملیں اور اس کے لُعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔"

ٹوتھ برش کے نقصانات

ماہرین کی تحقیق کے مطابق "80 فیصد امراض معدہ اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔" عُمُوماً دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورِش پاتے پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! "ٹوتھ برش" مِسواک کا نِعمَ البدل نہیں۔ بلکہ ماہرین نے اِعتِراف کیا ہے:۔

(۱) جب برش کو ایک بار اِستعمال کرلیا جاتا ہے تو اُس میں جراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نشوونُما پاتے رہتے ہیں۔

(۲) برش کے باعِث دانتوں کی اُوپری قُدرتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے

(۳) برش کے اِستِعمال سے مَسُوڑھے آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) پیدا ہوجاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرّات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے اَمراض بھی جنم لیتے ہیں۔ اِس سے نظر کمزور ہوجاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدمی اندھا ہوجاتا ہے۔

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے ؟

ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مِسواک اِستعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا قُصور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ) اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابق مِسواک اِستعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مَل کر وُضُو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہئے کہ ہم مِسواک نہیں بلکہ "رسمِ مِسواک" ادا کرتے ہیں۔

"مسواک کرنا سنّت ہے" کے ۱۴ حُروف کی نسبت سے مسواک کے 14 مَدَنی پھول

(۱) مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو

(۲) مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے

(۳) اس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعِث بنتے ہیں

(۴) مِسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے

(۵) اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے

(۶) دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے

(۷) جب بھی مِسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے

(۸) ہر بار دھو لیجئے

(۹) مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو

(۱۰) پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے

(۱۱) چت لیٹ کر مِسواک کرنے سے تِلّی بڑھ جانے اور

(۱۲) مُٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے

(۱۳) مِسواک وُضُو کی سنّتِ قَبلِیَہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ا ص ۶۲۳ رضا فاؤنڈیشن)

(۱٤) مُستَعمَل (یعنی استعمال شدہ) مِسواک کے رَیشے نیز جب یہ ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا سَمُندر میں ڈال دیجئے

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ۲ ص 17 تا 18 کا مطالعہ فرمالیجئے)

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

وُضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اِس کی حکمتیں مُلاحظہ ہوں۔مختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اَجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جلدی اَمراض میں مُبتلا ہو سکتے ہیں:۔

(۱) ہاتھوں کے گرمی دانے

(۲) جِلدی سوزِش

(۳) ایگزیما

(۴) **پھپھُوندی** کی بیماریاں

(۵) جِلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعاعیں (RAYS) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی برقی نظام مُتَحرِّک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے اس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔

کُلّی کرنے کی حِکمتیں

پہلے ہاتھ دھو لئے جاتے ہیں جس سے وہ جُراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں ورنہ یہ کُلّی کے ذَرِیعے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جا کر مُتعدِّد اَمراض کا باعِث بن سکتے ہیں۔ہوا کے ذَرِیعے لاتعداد مُہلِک جراثیم نیز غذا کے اجزاء ہمارے منہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔چُنانچہ وُضو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی ہو جاتی ہے۔ اگر منہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے:۔

(۱) ایڈز کہ اس کی اِبتِدائی علامات میں منہ کا پکنا بھی شامل ہے

(۲) منہ کے کناروں کا پھٹنا

(۳) منہ اور ہونٹوں کی داد (MONILIASIS)

(۴) منہ میں **پھپھُوندی** کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔

نیز روزہ نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غَرغَرہ کرنا بھی سنّت ہے۔ اور پابندی کے ساتھ غَرغَرے کرنے والا کوّے (TONSIL) بڑھنے اور گلے کے بہت سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رَہتا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کی حِکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دُھوئیں اور گرد وغُبار سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رطوبت یعنی تَری ہو اور جس کا دَرَجۂ حرارت نوّے دَرَجہ فارن ہائٹ سے زائد ہو۔ایسی ہوا فراہم کرنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ہوا کو مَرطوب یعنی نَم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نمی پیدا کرتی ہے۔صَفائی اور دیگر

سخت کام نتھنوں کے بال سرانجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خُوردبینی (MICROSCOPIC) جھاڑو ہے۔ اِس جھاڑو میں غیر مَرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذَرِیعے داخل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کردیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرئی رُوؤں کے ذِمّے ایک اور دِفاعی نظام بھی ہے جسے انگریزی میں LYSOZUIM کہتے ہیں، ناک اِس کے ذَرِیعے سے آنکھوں کو INFECTION سے محفوظ رکھتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اہم ترین آلے ناک کی صفائی ہوجاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی بَرقی رَو سے ناک کے اندرُونی غیر مَرئی رُوؤں کی کارکردَگی کو تقویت پہنچتی ہے اور مسلمان وُضو کی بَرَکت سے ناک کے بے شمار پیچیدہ اَمراض سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ دائمی نَزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غسل (یعنی وُضو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے۔

چہرہ دھونے کی حِکمتیں

آج کل فضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلُودگیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ مختلف کیمیاوی مادّے سیسہ وغیرہ مَیل کُچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ پر جمتا رَہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دھویا جائے تو چہرے اور آنکھیں کئی اَمراض دوچار ہوجائیں ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا، آنکھ، پانی، صحّت (HEALTH EYE, WATER) اس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ ''اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔'' چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہرینِ حُسن وصحت اس بات پر متفق ہیں کہ ہر طرح کے CREAM اور LOTION وغیرہ چہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چہرے کو کئی بار دھونا لازِمی ہے۔ ''امریکن کونسل فار بیوٹی'' کی سرکردہ ممبر ''بیچر'' نے کیا خوب اِنکشاف کیا ہے کہتی ہے، ''مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضو سے اِنکا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔'' محکمہ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے، ''چہرے کی الرجی سے بچنے کیلئے اس کو بار بار دھونا چاہیے''۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا صِرف وُضو کے ذَرِیعے ہی ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضو میں چہرہ دھونے سے چہرے کا مَساج ہوجاتا، خون کا دوران چہرے کی طرف رَواں ہوجاتا، مَیل کُچیل بھی اُتر جاتا اور چہرے کا حُسن دوبالا ہوجاتا ہے۔

اندھا پن سے تحفُّظ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کی طرف توجُّہ دلاتا ہوں جس میں آنکھوں کی رطوبتِ اَصلیہ یعنی اصلی تری کم یا ختم ہوجاتی اور مریض آہستہ آہستہ اندھا ہوجاتا ہے۔ طِبّی اُصول کے مُطابق اگر بھنوؤں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اِس خوفناک مرض سے تحفُّظ حاصل ہوسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وُضو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اس طرح اس کی بھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب اپنے چہرے پر داڑھی مبارک سجاتے ہیں وہ سُنیں، ڈاکٹر

پروفیسر جارج اَیل کہتا ہے ''منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں۔ جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ خلال (کی سنّت ادا کرنے کی بَرَکت) سے جُوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے۔ مزید داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے پٹھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔''

کُہنیاں دھونے کی حِکمتیں

کُہنی پر تین بڑی رَگیں ہیں جن کا تعلُّق بالواسطہ (DIRECT) دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُمُوماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتعدِّد دِماغی اور اَعصابی اَمراض پیدا ہوسکتے ہیں۔ وُضو میں کہنیوں سمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقویت پہنچتی ہے اور اس طرح اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ان کے اَمراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شُدہ رَوشنیوں سے براہِ راست اِنسان کا تعلُّق قائم ہوجاتا ہے اور روشنیوں کا ہُجُوم ایک بہاؤ کی شکل اِختیار کر لیتا ہے۔ اس عمل سے ہاتھوں کے عَضَلات یعنی کَل پُرزے مزید طاقتور ہوجاتے ہیں۔

مَسح کی حِکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حَبلُ الْوَرِید'' یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلُّق رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغز اور جسم کے تمام جوڑوں سے ہے۔ جب وُضو کرنے والا گردن کا مَسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہوجاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈّی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو توانائی حاصِل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحِب کا بیان ہے ''میں فرانس میں ایک جگہ وُضو کر رہا تھا۔ ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا، آپ کون اور کہاں کے وَطنی ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا، پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اِس عجیب وغریب سُوال پر میں چونکا مگر میں نے کہہ دیا، دو چار ہوں گے۔ پوچھا، ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا، وُضو۔ کہنے لگا، کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں بلکہ پانچ وقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا میں MENTAL HOSPITAL میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اَسباب کی تحقیق میرا مشغلہ ہے میری تحقیق یہ ہے کہ دِماغ سے سارے بدن میں سِگنل جاتے ہیں اور اَعضاء کام کرتے ہیں ہمارا دماغ ہر وقت FLUID (مائع) کے اندر FLOAT (یعنی تیرتا) کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی RIGID (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دِماغ سے چند باریک رگیں (CONDUCTOR) (مُوصِل) بن کر ہمارے گردن کی پُشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بہت بڑھا دیے جائیں اور گردن کی پُشت کو خشک رکھا جائے تو اِن رگوں یعنی (CONDUCTOR) میں خشکی پیدا ہوجانے کا خطرہ کھڑا ہوجاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہوجاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ

گردن کی پُشت کو دن میں دو چار بار مَسح کیا جائے ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے۔ واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہوسکتے''۔ مزید یہ کہ مَسح کرنے سے لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔

پاؤں دھونے کی حِکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل INFECTION پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانی حصّہ سے شُروع ہوتا ہے۔ وُضو میں پاؤں دھونے سے گرد وغُبار اور جراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کُھچے جراثیم پاؤں کی اُنگلیوں کے خِلال سے نکل جاتے ہیں۔ لہٰذا وُضو میں سنّت کے مطابق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دِماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (DEPRESSION) جیسے پریشان کُن اَمراض دُور ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلٰی محمّد

وُضو کا بچا ہوا پانی

وُضو کا بچا ہوا پانی پینے میں شِفاء ہے۔ اِس سلسلے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے۔

(۱) اِس کا پہلا اثر مَثانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوٹ دُور ہوتی اور خوب کُھل کر پیشاب آتا ہے۔

(۲) اِس سے ناجائز شَہوت سے خَلاصی حاصِل ہوتی ہے

(۳) جگر، مِعدہ اور مَثانے کی گرمی دور ہوتی ہے۔ روایت میں ہے، ''کسی برتن یا لوٹے سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہوکر پینا مُستَحَب ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۴۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اِنسان چاند پر

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضو اور سائنس کا مَوضُوع چل رہا تھا اور آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف لوگوں کا زیادہ رُجحان (رُج۔حان) ہے بلکہ کئی ایسے بھی افراد اِس معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو انگریز مُحقِّقِین اور سائنسدانوں سے کافی مَرعوب ہوتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ بَہُت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سر ٹکرا رہے ہیں اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے اپنے دعوے کے مطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم آج سے تقریباً ۱۴۵۰ سال پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وَراءُ الوَراء (یعنی دُور سے دُور) تشریف لے جا چکے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عرس شریف کے موقع پر دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ باب المدینہ کراچی میں منعقد ہونے والے ایک مشاعِرہ میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ''مصرعِ طرح'' رکھا گیا تھا،

سَر وُہی سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

حضرتِ صدرُ الشّریعہ مصنّفِ بہارِ شریعت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا المفتی محمد اَمجد علی اعظمی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ علاّمہ عبدُ المصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مشاعرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اس کا ایک شِعر مُلاحَظہ ہو۔

کہتے ہیں سطح پہ چاند کی اِنسان گیا
عرشِ اعظم سے وَراءطیبہ کا سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گیا

یعنی صرف دعویٰ کیا جارہا کہ اب انسان چاند پر پہنچ گیا ہے! سچ پوچھو تو چاند بہت ہی قریب ہے، میرے میٹھے مدینے کے عظمت والے سلطان، شہنشاہِ زمین و آسمان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم معراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بہت اُوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عَقل دَنگ ہے چَرخ میں آسمان ہے
جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

نور کا کھلونا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سائنسدان اب پہنچنے کا دعویٰ کررہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے تابعِ فرمان ہے۔ چُنانچہ الخَصائصُ الکُبریٰ میں ہے، "سلطانِ دوجہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم کے چچاجان حضرتِ سیِّدُنا عباس بن عبدُالمُطَّلِب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی، یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نُبُوَّت پر دَلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اَسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چُنانچہ، "میں نے دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم گہوارے (یعنی پنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کررہے تھے اور جس طرف آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَالہٖ وَسلَّم اُنگلی سے اِشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہوجاتا تھا۔" سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، "میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے نیچے سَجدے میں گرتا تھا۔"

(الخصائص الکبریٰ ج ا ص ۹۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں　　　　کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کِھلونا نور کا

ایک مَحَبَّت والے نے کہا ہے۔

کِھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اِسلئے
یہ سراپا نور تھے وہ تھا کِھلونا نور کا

مُعجزۂ شَقُّ الْقَمَر

جب کُفّارِ مکّہ کو یہ معلوم ہوا کہ جادو کا اثر اَجرامِ فلکی (یعنی چاند سورج ستارے وغیرہ) پر نہیں ہوتا تو چُونکہ وہ اپنے زُعمِ باطِل میں سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کو مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جادوگر سمجھتے تھے اِسلئے ایک روز جمع ہوکر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور نشانِ نُبُوَّت طلب کیا۔ فرمایا، کیا چاہتے ہو؟ کہنے لگے، اگر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم سچّے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھایئے۔ فرمایا، آسمان کی طرف دیکھو اور اپنی اُنگلی سے چاند کی طرف اِشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہوگیا۔ فرمایا، گواہ رہو! انہوں نے کہا، محمّد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ہماری نظر بندی کردی ہے۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ پارہ ۲۷، سورۃُ القَمَر کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ ۝ وَاِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَیَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ۝ (پ ۲۷، القمر، ۱،۲)	ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ قریب آئی قِیامت اور شَق ہوگیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

(ماخوذ از تفسیر البحر المحیط ج ۸ ص ۱۷۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اِشارے سے چاند چیر دیا، چُھپے ہوئے خُور کو پھیرلیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب و تُواں تمہارے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمّد

صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضو کے طِبّی فوائد سن کر آپ خوش تو ہوگئے ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فنِ طِبّ ظنّیات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حتمی نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے اَحکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کیلئے نہیں صِرف وصِرف رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا چاہیے۔ لہٰذا اِس لئے وُضو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہوجائے یا میں تازہ دم ہوجاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ اِسلئے کرنا کہ آب وہوا بھی تبدیل ہوجائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا۔ یا دینی مُطالعہ اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہوجائے گا۔ اس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب کہاں سے ملے گا؟ اگر ہم عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً اس کے فوائد بھی حاصل ہوجائیں گے۔ لہٰذا ظاہری اور باطِنی آداب کو ملحُوظ رکھتے ہوئے وُضو بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہی کرنا چاہیے۔

باطِنی وُضو

حُجّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاء ُ العلوم میں فرماتے ہیں، ''جب وُضُو سے فارِغ ہوکر نَماز کی طرف مُتَوجِّہ ہوتو غور کرے کہ جسم کے وہ حصّے جن پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے ان کی ظاہِری پاکیزگی تو حاصِل کرلی ہے اب دل جو کہ ربّ تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو پاک کئے بِغیر اللہ تعالیٰ سے مُناجات کرنے میں حیاء کرنی چاہئے ،دل کی طَہارت توبہ کرنے اور بُری عادتیں ترک کرنے سے ہوتی ہے اوراچّھے اَخلاق اپنانا زِیادہ بہتر ہے۔ظاہِری پاکی حاصِل کرکے باطِنی طَہارت سے محروم رہنے والے کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے بادشاہ کواپنے یہاں تشریف لانے کی دعوت دی اور اُس کے خیر مقدم کیلئے گھر کے باہَری حصّے پر رنگ و روغن کیا مگر اندرونی حصّے کی صفائی کی کوئی پرواہ نہ کی اوراسے گندگیوں سے لِتھڑا ہوا چھوڑ دیا تو ایسا شخص اِنعام واکرام کا نہیں بلکہ بادشاہ کے غصے اورناراضگی کا مستحق ہے'' ۔ (احیاء العلوم ج ا ص ۱۶۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رکھئے! میرے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کی سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتّباعِ سائنس نہیں اِتّباعِ سنّت ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپیَن ماہرین برسہابرس کی عَرَق ریزی کے بعد نتیجے کا دَریچہ کھولتے ہیں توانہیں سامنے مسکراتی نور برساتی سنّتِ مُصطفوی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم ہی نظر آتی ہے۔ دنیا میں لاکھ سیر وسیاحت کیجئے ، جتنا چاہے عیش وعشرت کیجئے ، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت مُیَسَّر نہیں آئے گی ،سُکونِ قلب صِرف وصرف یادِ خدا عَــزَّوَجَــلَّ میں ملے گا۔دل کا چَین عشقِ سرورِ کونَین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم ہی میں حاصِل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی راحتیں سائنسی آلات .T.V اور V.C.R اور INTER NET کے رُوبرُو نہیں اِتّباعِ سنّت میں ہی نصیب ہوں گی۔ اگر آپ واقِعی میں دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نَمازوں اور سنّتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اورانہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ہر اِسلامی بھائی نیّت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمُشت ۱۲ ماہ ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور ہر ماہ ۳ دن سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا کروں گا۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

وضو کا طریقہ

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسول مُحتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُعظَّم ہے، جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومَحبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب والترہیب ج۲ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ مُحمّد

عُثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرتِ سیِّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وُضو کیا پھر یکا یک مُسکرانے اور رُفقاء سے فرمانے لگے 'جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اِس سُوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا' ایک بار سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہٖ واٰلہٖ وَسلَّم نے اسی جگہ پر وُضو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مسکرائے تھے اور صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تھا' جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی' "وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم" یعنی اللہ اور اس کا رسول عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہٖ واٰلہٖ وَسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہٖ واٰلہٖ وَسلَّم نے فرمایا، "جب آدمی وُضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جَھڑ جاتے ہیں"۔

(مُلَخَّصًا مسندِ امام احمد، ج۱، ص۱۳۰، رقم الحدیث: ۴۱۵، دار الفکر بیروت)

وُضو کر کے خنداں ہوئے شاہِ عثماں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہا، کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟

جوابِ سُوالِ مُخالف دیا پھر
کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صَحابہٴ کرام علیہم الرضوان سرکارِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہٖ واٰلہٖ وَسلَّم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سنّت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ نیز اس روایت سے گناہ دھونے کا نسخہ بھی معلوم ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضو میں کُلّی کرنے سے منہ کے' ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے سے ناک کے' چہرہ دھونے سے پلکوں سَمیت سارے چہرے کے' ہاتھ دھونے سے ہاتھ کیساتھ ساتھ ناخنوں کے نیچے کے' سَر (اور کانوں) کا مسح کرنے سے سر کے ساتھ ساتھ کانوں کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے ساتھ ساتھ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی جَھڑ جاتے ہیں۔

گناہ جھڑنے کی حکایت

حضرت علامہ عبدالوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّورانی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کوفہ کے وُضوخانہ میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عرض کی، ''میں نے توبہ کی''۔ ایک اور شخص کے وُضو (میں استعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا، ''اے میرے بھائی! تو زنا سے توبہ کرلے''۔ اس نے عرض کی ''میں نے توبہ کی''۔ ایک اور شخص کے وُضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا، ''شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کرلے۔ اس نے عرض کی، ''میں نے توبہ کی''۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہر ہوجاتے تھے لٰہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں اِس کشف کے خَتم ہوجانے کی دعا مانگی، اللہ عزوجل نے دعا قبول فرمالی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔ (المیز انُ الکبریٰ ج اول ص ۱۳۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمّد

سارا بدن پاک ہوگیا!

دوحدیثوں کا خُلاصہ ہے، ''جس نے **بسم اللہ** کہہ کر وُضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک سارا جسم پاک ہوگیا۔ اور جس نے بغیر **بسم اللہ** کہے وُضو کیا اُس کا اُتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔''

(سنن دار قطنی ج ا ص ۱۵۸۔۱۵۹ حدیث ۲۲۸۔۲۲۹)

باوُضو سونے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے کہ ''باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے''۔

(کنز العمّال ج ۹ ص ۱۲۳ حدیث ۲۵۹۹۴)

باوضو مرنے والا شہید ہے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی اِستِطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ ملکُ الموت جس بندے کی روح حالتِ وُضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔'' (کنز العمّال ج ۹، ص ۱۳۵ حدیث ۲۶۰۶۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''ہمیشہ باوُضو رہنا مُستَحَب ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۷۰۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا "اے موسیٰ! اگر بے وضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا"۔ (ایضاً)

"ہمیشہ باوُضو رہنا اسلام کی سنّت ہے۔" (ایضاً)

"احمد رضا" کے سات حُروف کی نسبت سے ہر وقت باوُضو رہنے کے سات فضائل

میرے آقا امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، بعض عارِفین (رحمھم اللہ المبین) نے فرمایا، جو ہمیشہ باوُضو رہے اللہ تعالیٰ اُس کو سات فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے:

(۱) ملائکہ اس کی صُحبت میں رغبت کریں۔

(۲) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے۔

(۳) اُس کے اعضاء تسبیح کریں۔

(٤) اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو۔

(۵) جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اُس کی حفاظت کریں۔

(٦) سکراتِ موت اس پر آسان ہو۔

(۷) جب تک باوُضو ہو امانِ الٰہی عزوجل میں رہے۔ (ایضاً ص ۷۰۲ تا ۷۰۳)

دُگنا ثواب

یقیناً سردی، تھکن یا نزلہ، زُکام، دردِ سر اور بیماری میں وُضو کرنا دشوار ہوتا ہے مگر پھر بھی کوئی ایسے وقت وُضو کرے جبکہ وُضو کرنا دشوار ہو تو اس کو بحکمِ حدیث دُگنا ثواب ملے گا۔

(مُلَخَّصاً المعجم الاوسط ج ۴ ص ۱۰٦ حدیث ۵۳٦٦ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

وُضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃُ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اُونچی جگہ بیٹھنا مستحَب ہے۔ وُضو کیلئے نیّت کرنا سنّت ہے نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کر رہا ہوں۔ بسمِ اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔ بلکہ بسمِ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اب دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں تک دھوئیے، (نل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھو لیجئے۔

حُجّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "مسواک کرتے وقت نماز میں قراٰنِ مجید کی قراءت اور ذکراللہ عزوجل کیلئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے"۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸۲ دار الصادر، بیروت)

اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نل بند کر کے) اس طرح تین **کُلّیاں** کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پُرزے پر پانی بہہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کر کے) **تین بار ناک** میں نرم گوشت تک پانی چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے، اب (نل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ **تین بار سارا چہرہ** اِس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادَتاً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اگر **داڑھی** ہے اور اِحرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (نل بند کرنے کے بعد) اِسطرح **خِلال** کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔ **پھر پہلے سیدھا ہاتھ** اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اِسی طرح **پھر اُلٹا ہاتھ** دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ **اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کُہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کُہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چُلّو بھر کر کُہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ** (بغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) **یہ پانی کا اِسراف ہے۔** اب (نل بند کر کے) **سر کا مسح** اِس طرح کیجئے کہ دونوں اَنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، پھر گُدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطح کا مَسح کیجئے اور چُھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسح کیجئے، بعض لوگ گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ **سر کا مسح کرنے سے قبل ٹُونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے** بِلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گُناہ ہے۔ اب **پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں** ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔ (خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُستَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چُھنگلیا کا خِلال شروع کر کے اَنگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چُھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چُھنگلیا پر ختم کر لیجئے۔ (عامۂ کُتُب)

حُجّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "ہر عُضو دھوتے وقت یہ اُمّید کرتا رہے کہ میرے اِس عُضو کے گناہ نکل رہے ہیں۔" (ملخصاً احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

وُضو کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لیجئے (اوّل وآخِر دُرود شریف)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔ (جامعِ ترمذی ج ۱ ص ۹)

ترجَمہ : اے اللہ عزوجل! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔

جنّت کے آٹھوں دروازے کُھل جاتے ہیں

حدیثِ پاک میں ہے، ''جس نے اچھی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کلِمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو''۔ (مُلَخَّص از صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲)

وُضو کے بعد سورۂ قَدر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مبارَک میں ہے، ''جو وُضو کے بعد ایک مرتبہ سُورۂ قدر پڑھے تو وہ صِدِّیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شُہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ رکھے گا''۔ (کنزالعُمّال ج ۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۰۸۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھ لیا کرے ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مسائل القرآن، ص ۲۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لفظ ''اللّٰہ'' کے چار حُروف کی نسبت سے وُضو کے چار فرائض

(۱) چہرہ دھونا۔

(۲) کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مَسح کرنا۔

(۴) ٹخنوں سَمیت دونوں پاؤں دھونا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳)

دھونے کی تعریف

کسی عُضْو (عُض ۔ وْ) کو دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اس عُضْو کے ہر حصّہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چُپڑ لینے یا ایک قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضو یا غُسل ادا ہوگا۔

(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۷، فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۱۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

"یا اِلٰہَ العٰلَمِین" کے بارہ حُروف کی نسبت سے وُضو کی 12 سُنّتیں

"وضو کا طریقہ" (حنفی) میں بعض سنّتوں اور مُستحبات کا بیان ہو چکا ہے اس کی مزید وَضاحت مُلاحظہ فرمایئے۔

(۱) نیّت کرنا۔

(۲) بِسمِ اللّٰہ پڑھنا۔

اگر وُضو سے قبل بِسمِ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(مجمع الزوائد، ج ۱، ص ۵۱۳، حدیث ۱۱۱۲ دار الفکر بیروت)

(۳) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا۔

(٤) تین بار مسواک کرنا۔

(۵) تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا۔

(٦) روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ کرنا۔

(۷) تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

(۸) داڑھی ہو تو (احرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خِلال کرنا۔

(۹) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا۔

(۱۰) پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا۔

(۱۱) کانوں کا مسح کرنا۔

(۱۲) فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور پے در پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھو لینا۔

(الدر المختار معہ رَدُّ المحتار ج ۱ ص ۲۳۵۔ فتاوٰی عالمگیری ج ۱، ص ٦)

"اے شہنشاہِ مدینہ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام" کے چھبّیس حُروف کی نسبت سے وُضو کے 26 مُستَحَبّات

(۱) قبلہ رُو اونچی جگہ بیٹھنا۔

(۲) پانی بہاتے وقت اَعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔

(۳) اطمینان سے وُضو کرنا۔

(٤) اَعضائے وُضو پر پہلے پانی چُپڑ لینا خُصوصاً سردیوں میں۔

(۵) وُضو کرنے میں بِغیر ضَرورت کسی سے مدد نہ لینا۔

(٦) سیدھے ہاتھ سے کُلّی کرنا۔

(۷) سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا۔

(۸) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۹) اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا۔

(۱۰) اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کی پُشت کا مَسح کرنا۔

(۱۱) کانوں کا مَسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنگلیاں کانوں کے سُوراخوں میں داخل کرنا۔

(۱۲) اَنگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈِھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اِس کے نیچے پانی بہہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حرکت دیکر انگوٹھی کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۳)

(۱۳) مَعذورِ شَرعی نہ ہو تو نَماز کا وقت شُروع ہونے سے پہلے ہی وُضو کر لینا۔

(۱٤) جو کامل طور پر وُضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اُس کا کُوؤں (یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے) ٹَخنوں، ایڑیوں، تلووں، کونچوں (ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے)، گھائیوں (اُنگلیوں کے درمیان والی جگہ)، اور کُہنیوں کا خُصُوصیّت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والوں کے لئے تو فَرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خُشک رَہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۱۵) وُضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھئے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وُضو کریں تو سیدھی جانب رکھئے۔

(۱۶) چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اُوپر کا کچھ حصّہ بھی دُھل جائے۔

(۱۷) چہرے اور ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مَثَلاً ہاتھ کُہنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا۔

(۱۸) دونوں ہاتھوں سے مُنہ دھونا۔

(۱۹) ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شُروع کرنا۔

(۲۰) ہر عُضو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر بُوندیں ٹپکا دینا تا کہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خُصُوصاً جبکہ مسجِد میں جانا ہو کہ فرشِ مسجِد پر وُضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(خُلاصہ از البحر الرائق ج ۲، ص ۵۳۰۔ بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۲۱) ہر عُضُو کے دھوتے وقت اور مَسح کرتے وقت نیّتِ وُضو کا حاضر رَہنا۔

(۲۲) ابتِدا میں بسم اللّٰہ کے ساتھ ساتھ دُرُود شریف اور کَلِمۂ شہادت پڑھ لینا۔

(۲۳) اَعضائے وُضو بلا ضَرورت نہ پُونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بلا ضَرورت بِالکل خُشک نہ کریں کچھ تَری باقی رکھیں کہ بروزِ قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔

(۲۴) وُضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۹ ص ۱۳۶ حدیث ۲۶۱۳۳ بیروت)

(۲۵) بعدِ وُضو میانی (یعنی پاجامہ کا وہ حصّہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑکنا۔

(کنزُ العُمّال ج ۹ ص ۱۳۴ حدیث ۲۶۱۰۱ بیروت)

(پانی جھڑ کتے وقت میانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وُضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت میانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔)

(۲۶) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا جسے **تَحِیَّۃُ الْوُضُو** کہتے ہیں۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ا ص ۲۶۶)

"با وُضو رہنا ثواب ہے" کے پندرہ حروف کی نسبت سے وُضو کے 15 مکروہات

(۱) وُضو کیلئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا۔

(۲) ناپاک جگہ وُضو کا پانی گرانا۔

(۳) اَعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قَطرے ٹپکانا (منہ دھوتے وقت بھرے ہوئے چُلّو میں عُموماً چہرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے)

(٤) قِبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا کُلّی کرنا۔

(۵) زِیادہ پانی خرچ کرنا (حضرتِ صدرُالشَّریعہ علاّمہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ الغنی "بہارِ شریعت" حصّہ دُوُم صَفْحہ نمبر ۲۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف میں فرماتے ہیں، ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چُلّو کافی ہے تو اب پورا چُلّو لینا اِسراف ہے)

(٦) اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنّت ادا نہ ہو (بہر حال ٹُونٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سنّت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّط ہو)۔

(۷) منہ پر پانی مارنا۔

(۸) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھُونکنا۔

(۹) ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ رَوافِض اور ہندوؤں کا شِعار ہے۔

(۱۰) گلے کا مَسْح کرنا۔

(۱۱) اُلٹے ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا۔

(۱۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۳) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مَسْح کرنا۔

(١٤) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔

(۱۵) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سُوکھا رَہ گیا تو وُضو ہی نہ ہوگا۔ وُضو کی ہر سنّت کا ترک مکروہ ہے اِسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنّت۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مُستَعمَل پانی کا اَہَم مسئلہ

اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ دَر دَہ (یعنی سو ہاتھ / پچیس گز / دو سو پچیس فُٹ)، (فتاویٰ مُصطفویہ ص ۱۳۹ شبیر برادرز لاہور) سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مُستَعمَل (یعنی استعمال شدہ) ہوگیا اور اب وُضو اور غسل کے

لائق نہ رہا۔ اِسی طرح جس پر غُسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۸)

(مُستَعمَل پانی اور وُضو وغُسل کے تفصیلی اَحکام سیکھنے کیلئے بہارِ شریعت حصّہ ۲ کا مطالَعہ فرمائیے)

پان کھانے والے متوجہ ہوں

میرے آقا، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے عادی خُصوصاً جبکہ دانتوں میں فَضا (گیپ) ہو تجرِبہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بَہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح منہ کے اَطراف واَکناف میں جاگیر ہوتے ہیں (یعنی منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گُھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصفِیۂ تام (یعنی مکمّل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سوراخوں) میں داخِل ہوتا اور جُنبِشیں دینے (یعنی ہلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بتدرِیج چُھڑوا چُھڑوا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تحدید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامل تصفیہ (یعنی مکمّل صفائی) بھی بَہُت مُؤَکَّد (یعنی اِس کی سخت تاکید) ہے متعدّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قراءت (قِرا۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخِل ہو جاتی ہے۔

(کنزُ العُمّال حدیث ۲۶۹۷۸ ج ۹ ص ۲۰۳)

اور طَبَرانی نے المُعجم الکبیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابو اَیُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وُہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔ (اَلمُعجم الکبیر ج ۴ ص ۱۷۷، حدیث ۴۰۶۱)، (فتاویٰ رضویہ ج اوّل ص ۶۲۴ تا ۶۲۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

حُجّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "وُضو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف متوجہ ہوں اُس وقت یہ تصوُّر کیجئے کہ جن ظاہِری اَعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر طاہِر (یعنی پاک) ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بِغیر بارگاہِ الٰہی عزوجل میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ اللہ عزوجل دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہِری وُضو کرلینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور

گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زیب و زینت پر اِکتفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے گھر بار کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصّے کی صفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا۔ چُنانچِہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آ کر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شعور خود سمجھ سکتا ہے۔ (مُلَخَّص از احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۱۸۵، دار صادر بیروت)

"صبر کر" کے پانچ حروف کی نسبت سے زَخم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۵ اَحکام

(۱) خون، پیپ یا زَرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صَلاحیت تھی جس جگہ کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ا ص ۲۸۶)

(۲) خون اگر چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سُوئی کی نوک یا چاقو کا کَنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مَثَلاً سیب وغیرہ کاٹا اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اِس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وُضو نہیں ٹوٹا۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ا ص ۲۸۰)

(۳) اگر بہا مگر بہہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وُضو میں دھونا فرض ہو مَثَلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہَر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے سُوراخوں کے اندر ہی رہا باہَر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وُضو نہ ٹوٹا۔
(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ا ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(٤) زخم بے شک بڑا ہے رُطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں وُضو نہیں ٹوٹے گا۔
(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ا ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۵) زخم کا خون بار بار پُونچھتے رہے کہ بہنے کی نَوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پُونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پُونچھتے تو بہ جاتا تو وُضو ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ا ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

انجکشن لگانے سے وُضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

(۱) گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔

(۲) جبکہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لِہٰذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) اِسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرِپ نَس میں لگوانے سے وُضو ٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔ ہاں اگر بِالفرض بہنے کی مقدار میں خون نلکی میں نہ آئے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

(٤) سِرنج کے ذَرِیعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی لئے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے اِس خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز نہ پڑھے۔

دُکھتی آنکھ کے آنسو

(۱) آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دیگا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۴)

افسوس اکثر لوگ اِس مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) سے ناواقِف ہوتے ہیں اور دُکھتی آنکھ سے بوجہِ مرض بہنے والے آنسو کو اَور آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین یا کرتے کے دامن وغیرہ سے پُونچھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتے ہیں۔

(۲) نابینا کی آنکھ سے جو رُطوبت بوجہِ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وُضو بھی ٹُوٹ جاتا ہے۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۴)

(۳) جو رُطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ ناپاک نہیں۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰)

مَثَلاً خون یا پیپ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

چھالا اور پھُڑیا

(۱) چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (فتح القدیر ج ۱ ص ۳۴)

(۲) پھُڑیا بِالکل اچھی ہوگئی اس کی مُردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہے (خُلاصۃ الفتاوٰی ج ۱ ص ۱۷)

ہاں اگر اُس کے اندر کچھ تَری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی ناپاک ہے۔

(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۵۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۳) خارِش یا پھُڑیوں میں اگر بہنے والی رُطوبت نہ ہو صِرف چِپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چھُو کر چاہے کتنا ہی سَن جائے پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰)

(۴) ناک صاف کی اس میں سے جَما ہوا خون نکلا وُضو نہ ٹوٹا، اَنْسب (یعنی زِیادہ مناسِب) یہ ہے کہ وُضو کرے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۱)

قے سے کب وُضو ٹوٹتا ہے

(۱) منہ بھر قے کھانے، پانی یا صَفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ جو قے تکلُّف کے بِغیر نہ روکی جا سکے اُسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر قے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضَروری ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۲۸۹)

ہنسنے کے اَحکام

(۱) رُکوع و سُجُود والی نَماز میں بالغ نے قَہقَہہ لگایا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۱)

مُسکرانے میں آواز بِالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں۔

(۲) بالغ نے نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔ (ایضا)

(۳) نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مُستحب ہے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۸۴)

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ سنت بھی زِندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''اَلتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰهِ تعالیٰ وَا لقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيطٰن۔'' یعنی مُسکرانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی من اسمہ محمد ج ۲، ص ۱۰۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کیا ستر دیکھنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا سِتر کُھلنے یا اپنا یا پرایا سِتر دیکھنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غَلَط ہے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱ ص ۳۵۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ہاں وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سَمیت سب سِتر چُھپا ہو بلکہ اِستنجاء کے بعد فوراً ہی چُھپا لینا چاہئے۔ (غنیۃ المتملی ص ۳۱) کہ بِغیر ضَرورت سِتر کُھلا رکھنا منع اور دوسروں کے سامنے سِتر کھولنا حرام ہے۔

غسل کا وُضو کافی ہے

غسل کے لیے جو وُضو کیا تھا وُہی کافی ہے خواہ بَرَہنہ (بَ۔رَہْ۔نہ) نہائیں۔ اب غسل کے بعد دوبارہ وُضو کرنا ضَروری نہیں بلکہ اگر وُضو نہ بھی کیا ہو تو غسل کر لینے سے اَعضائے وُضو پر بھی پانی بہہ جاتا ہے لہٰذا وُضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے سے بھی وُضو نہیں جاتا۔

تھوک میں خون

(۱) مُنہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالِب ہے تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غَلَبہ کی شَناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالِب سمجھا جائے گا اور وُضو ٹوٹ جائیگا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالِب مانا جائے گا لہٰذا نہ وُضو ٹوٹے گا نہ یہ زَرد تھوک ناپاک۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۲۹۱)

(۲) مُنہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہوگیا اور لوٹے یا گلاس سے منہ لگا کر کُلّی کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کُل پانی نَجِس ہو گیا لہٰذا ایسے موقع پر چُلّو میں پانی لے کر اِحتِیاط سے کُلّی کیجئے اور یہ بھی احتیاط فرمایئے کہ چھینٹے اُڑ کر آپ کے کپڑوں وغیرہ پر نہ پڑیں۔

دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور قے

(۱) ایک دن کے دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۷۴)

(۲) دودھ پیتے بچّے نے دودھ ڈال دیا اور وہ مُنہ بھر ہے تو (یہ بھی پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ مِعدہ تک نہیں پہنچا صرف سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وُضو میں شک آنے کے ۵ اَحکام

(۱) اگر دَورانِ وُضو کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقع ہو اور اگر یہ زندگی کا پہلا واقِعہ ہے تو اِس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجُّہ نہ دیجئے۔ اگر اِسی طرح بعدِ وُضو بھی شک پڑے تو اِس کا کچھ خیال مت کیجئے۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

(۲) آپ باوُضو تھے اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وُضو ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ باوُضو ہیں کیونکہ صرف شک سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

(۳) وسوسے کی صورت میں اِحتیاطاً وُضو کرنا احتیاط نہیں اِتباعِ شیطان ہے۔

(٤) یقیناً آپ اُس وقت تک باوُضو ہیں جب تک وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ قسم کھا سکیں۔

(۵) یہ یاد ہے کہ کوئی عُضْو دھونے سے رَہ گیا ہے مگر یہ یاد نہیں کون سا عُضْو تھا تو بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں دھو لیجئے۔

(الدُّرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۹)

کُتّا چھو جائے تو!

کُتّا جسم سے چُھو جانے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے چاہے کُتّے کا جسم تر ہو

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۵۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ہاں کتے کا لُعاب ناپاک ہے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۴۲۵)

سونے سے وُضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وُضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں:۔

(۱) دونوں سُرین اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔

(۲) ایسی حالت پر سویا جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرِین بھی اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وُضو کو توڑ دیتی ہے۔ اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وُضو نہیں ٹوٹتا:۔

(۱) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں۔ (کُرسی، ریل، اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا یہی حکم ہے)

(۲) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرِین زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سر گُھٹنوں پر رکھ لے۔

(۳) چارزانُو یعنی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو۔

(٤) دوزانُو سیدھا بیٹھا ہو۔

(۵) گھوڑے یا خَچّر وغیرہ پر زِین رکھ کر سُوار ہو۔

(٦) ننگی پیٹھ پر سُوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہَموار ہو۔

(٧) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سُرین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے۔

(۸) کھڑا ہو۔

(۹) رُکوع کی حالت میں ہو۔

(۱۰) سنّت کے مطابِق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اِس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جُدا ہوں۔

مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا علاوہ نَماز ،وُضو نہیں ٹوٹے گا اور نَماز بھی فاسِد نہ ہوگی اگرچہ قصداً سوئے، البتہ جو رُکن بِالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضَروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آ گئی تو جو حصّہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقیّہ ادا کرنا ہو گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے:۔

(۱) اُکڑوں یعنی پاؤں کے تلووں کے بَل اِس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں۔

(۲) چِت یعنی پیٹھ کے بَل لیٹا ہو۔

(۳) پَٹ یعنی پیٹ کے بَل لیٹا ہو۔

(٤) دائیں یا بائیں کروٹ لیٹا ہو۔

(۵) ایک کُہنی پر ٹیک لگا کر سو جائے۔

(٦) بیٹھ کر اِس طرح سویا کہ ایک کروٹ جُھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سُرِین اُٹھے ہوئے ہوں۔

(٧) ننگی پیٹھ پر سُوار ہو اور جانور پستی کی جانب اُتر رہا ہو۔

(۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دوزانو اِس طرح بیٹھے سَویا کہ دونوں سُرِین جَمے نہ رہیں۔

(۹) چارزانُو یعنی چوکڑی مار کر اِس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو۔

(۱۰) جس طرح عورت سَجدہ کرتی ہے اس طرح سَجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں بچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نَماز میں واقع ہوں یا نَماز کے علاوہ وُضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصداً سویا تو نَماز فاسِد ہو گئی اور بلا قصد سویا تو وُضو ٹوٹ جائے گا مگر نَماز باقی ہے۔ بعدِ وُضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیّہ نَماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج ۱ ص ۳٦۵ تا ۳٦٦ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مساجِد کے وُضو خانے

مِسواک کرنے سے بعض اَوقات دانتوں میں خون آجاتا ہے اور تھوک بھی سُرخ ہونے کی وجہ سے ناپاک ہوجاتا ہے مگر افسوس کہ احتیاط نہیں کی جاتی۔ مساجد کے وُضوخانے بھی اکثر کم گہرے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سُرخ تھوک والی کُلّی کے چھینٹے کپڑوں یا بدن پر پڑتے ہیں، نیز گھر کے حمام کے پُختہ فرش پر وُضو کرتے وقت اِس سے بھی زِیادہ چھینٹے پڑتے ہیں۔

گھر میں وُضو خانہ بنوائیے

آج کل بَیسن (ہاتھ دھونے کی کُونڈی) پر کھڑے کھڑے وُضو کرنے کا رَواج ہے جو کہ خِلافِ مُستَحَب ہے۔ افسوس! لوگ آسائشوں بھری بڑی بڑی کوٹھیاں تو بناتے ہیں مگر اِس میں وُضوخانہ نہیں بنواتے! سُنّتوں کا دَرْد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ ہوسکے تو اپنے مَکان میں کم از کم ایک ٹُونٹی کا وُضوخانہ ضَرور بنوایئے۔ اِس میں یہ احتیاط ضَرور رکھئے کہ ٹُونٹی کی دھار براہِ راست فرش پر گرنے کے بجائے ڈھلوان پر گرے ورنہ دانتوں میں خون وغیرہ آنے کی صورت میں وُہی چھینٹے اُڑنے کا مسئلہ رہے گا اگر آپ مُحتاط وضوخانہ بنوانا چاہتے ہیں تو اِسی رسالے کے پیچھے دیئے ہوئے نقشے سے رہنُمائی حاصِل کیجئے۔ ڈبلیوسی (W.C.) میں پانی سے استنجا کرنے کی صورت میں عُموماً دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آتے ہیں لہٰذا فراغت کے بعد احتیاطاً پاؤں کے یہ حصّے دھولینے چاہئیں۔

وُضو خانہ بنوانے کا طریقہ

گھریلو وُضوخانہ کی کُل مَساحت یعنی لمبائی چوڑائی چالیس چالیس اِنچ، اُونچائی زمین سے 16 اِنچ، اس کے اوپر مزید نو انچ اونچی نشست گاہ جس کا عرض ساڑھے دس انچ اور لمبائی ایک سِرے سے دوسرے سِرے تک یعنی زینہ کی مانند، اِس نشست گاہ اور سامنے کی دیوار کا درمیانی فاصلہ 26 انچ، آگے کی طرف اس طرح ڈھلوان (slope) بنوایئے کہ نالی ساڑھے تین انچ سے زِیادہ نہ ہو، پاؤں رکھنے کی جگہ قدم کی لمبائی کی مقدار سے معمولی زِیادہ مَثَلاً کُل ساڑھے گیارہ انچ ہو، دونوں قدموں کے درمیانی حصّے میں مزید اندر کی طرف ساڑھے چار انچ کا کھانچہ ڈھلوان کی صورت میں زمین تک اس طرح لے جایئے کہ نالی ساڑھے تین انچ سے بڑی نہ ہونے پائے۔ پوری ڈھلوان میں کہیں بھی اُبھار نہ رکھا جائے۔ L (ایل) ساخت کا مکسچر نل نالی کی زمین سے 32 انچ اوپر ہو، اِس پانی کی دھار کھانچے والی ڈھلوان (slope) پر پڑے گی اور آپ کیلئے دانتوں کے خون وغیرہ نَجاست سے بچنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آسان ہوجائے گا۔ معمولی ترمیم کرکے مساجِد میں بھی اِسی ترکیب سے وُضوخانہ بنوایا جاسکتا ہے۔

”یا رسول اللہ“ کے دس حروف کی نسبت سے وُضوخانے کے 10 مَدَنی پھول

(۱) ممکن ہو تو اِسی رِسالے کے پیچھے دیئے ہوئے وُضوخانہ کے نقشے سے رہنُمائی حاصِل کرکے اپنے گھر میں وُضوخانہ بنوایئے۔

(۲) معمار کے دلائل سُنے بغیر دیئے ہوئے نقشے کے مطابق بنے ہوئے گھریلو وُضوخانے کے بالائی (یعنی پاؤں رکھنے والے)

فرش کی ڈھلوان (slope) دو انچ رکھئے۔

(۳) اگر ایک سے زیادہ نل لگوانے ہوں تو دونلوں کے درمیان 25 اِنچ کا فاصِلہ رکھئے۔

(٤) وُضوخانے کی ٹُونٹی میں حسبِ ضَرورت پلاسٹک کی نَپل لگالیجئے۔

(۵) اگر پائپ دیوار کے باہَر سے لگوائیں تو حسبِ ضَرورت نشست گاہ ایک یا دو انچ مزید دُور کرلیجئے۔

(٦) بہتر یہ ہے کہ کچّا کام کرواکر ایک آدھ بار اس پر بیٹھ کر یاوُضو کر کے اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد پُختہ کروایئے۔

(۷) وُضوخانے یا حمّام وغیرہ کے فرش پر ٹائلز لگوانے ہوں تو کُھر دُرے (Slip Resistance Tiles) لگوایئے تاکہ پھسلنے کا خطرہ کم ہوجائے۔

(۸) بہتر یہی ہے کہ وُضوخانے پر چار خانے دار ٹائلز (CHECK TILES) لگوایئے تاکہ پھسلنے کا امکان ہی نہ رہے۔

(۹) اگر چار خانے دار ٹائلز نہ مل سکیں تو پاؤں رکھنے کی جگہ کا سِرا اور اس کے بعد والی ڈھلان کم از کم دو دو انچ پتھریلی اور خوب کُھردری اور گول بنوایئے تاکہ ضَرورتاً پاؤں رگڑ کر میل چُھڑایا جاسکے۔

(۱۰) باورچی خانہ، غسل خانہ، بیتُ الخلاء کا فرش، کُھلا صحن، چھت، مسجد کا وُضوخانہ اور جہاں جہاں پانی بہانے کی ضَرورت پڑتی ہے ان مقامات کے فرش کی ڈھلوان (slope) معمار جو بتائے اُس سے بلا جھجک ڈیڑھ گُنا (مَثَلاً وہ دو انچ کہے تو آپ تین انچ) رکھوایئے۔ مِعمار تو یہی کہے گا کہ آپ فکر مت کیجئے ایک قطرہ بھی پانی نہیں رُکے گا اگر آپ اِس کی باتوں میں آگئے تو ہوسکتا ہے ڈھلوان برابر نہ بنے لھٰذا اُس کی بات پر اعتماد نہیں کریں گے تو اِنْ شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا فائدہ آپ خود ہی دیکھ لیں گے کیوں کہ مُشاہدہ یہی ہے کہ اکثر فرش وغیرہ پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہ جاتا ہے۔

جن کا وُضو نہ رہتا ہو ان کیلئے 6 احکام

(۱) قطرہ آنے، پیچھے سے رِیح خارِج ہونے، زَخم بہنے، دُکھتی آنکھ سے بوجہِ مرض آنسو بہنے، کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسُور سے رُطوبت بہنے اور دست آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شُروع سے آخِر تک پورا ایک وقت گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نَمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وُضو سے اُس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اسکا وُضو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۴۹)

(۲) فرض نَماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وُضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور کا عُذر دورانِ وُضو یا بعدِ وُضو ظاہِر ہوا گر ایسا نہ ہوا اور دوسرا کوئی حَدَث بھی لاحِق نہ ہو تو فرض نَماز کا وقت جانے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

(مُلَخَّصًا الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵٦)

فرض نَماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصر کے وقت وُضو کیا تھا تو سورج غُروب ہوتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظُہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نَماز کا وقت نہیں گیا۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۱٦۰)

(۳) جب عُذر ثابت ہوگیا تو جب تک نماز کے ایک پُورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے مَعذور ہی رہے گا۔ مَثَلاً کسی کو سارا وقت قطرہ آتا رہا اور اتنی مُہلَت ہی نہ ملی کہ وُضو کر کے فرض ادا کرلے تو معذور ہوگیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دَفْعہ قطرہ آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ ہاں اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو معذور نہ رہا پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہوگیا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ص ۴۱)

(٤) معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر دوسری کوئی چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا مَثَلاً جس کو ریح خارِج ہونے کا مرض ہے قطرہ نکلنے سے اُس کا وُضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو قطرہ کا مرض ہے اس کا رِیح خارِج ہونے سے وُضو جاتا رہے گا۔

(۵) معذور نے کسی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وُضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وُضو کے بعد وہ عُذر والی چیز پائی گئی تو وُضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اِس صورت میں ہوگا جب معذور نے اپنے عُذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وُضو کیا ہو اگر اپنے عُذر کی وجہ سے وُضو کیا تو بعدِ وُضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا) مَثَلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی رِیح خارِج ہوئی اور اُس نے وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت قطرہ بند تھا اور وُضو کرنے کے بعد قطرہ آیا تو وُضو ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر وُضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۵۵۷)

(٦) معذور کو ایسا عُذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دِرہم سے زِیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نَماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نَماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نَماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضَروری نہیں۔ اِسی سے پڑھے اگرچہ مُصَلّی بھی آلُودہ ہو جائے تب بھی اس کی نَماز ہو جائے گی۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۵۵٦، فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۴ص ۳۷۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

معذور کے وُضو کے تفصیلی مسائل بہارِ شریعت حصہ ۲ سے معلوم کرلیجئے۔

سات مُتَفَرِّقات

(۱) پیشاب، پاخانہ، وَدی، مَذی، مَنی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وُضو جاتا رہے گا۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۲۸٦)

(۲) مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارِج ہوئی وُضو ٹوٹ گیا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۲۸٦)

مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارِج ہوئی وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۲۸٦)

(۳) بے ہوش ہو جانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ص ۱۲)

(٤) بعض لوگ کہتے ہیں کہ خِنزیر کا نام لینے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غَلَط ہے۔

(۵) دورانِ وضو اگر ریح خارج ہو یا کسی سبب سے وضو ٹوٹ جائے تو نئے سِرے سے وضو کرلیجئے پہلے دُھلے ہوئے اَعضاء بے دُھلے ہوگئے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱ ص ۲۵۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۶) قرانِ پاک یا اس کی کسی ایت کو یا کسی بھی زبان میں قرانِ پاک کا ترجمہ ہو اسکو بے وضو چُھونا حرام ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

(۷) آیت کو بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی بے وضو پڑھنے میں حَرج نہیں۔

یاربَّ الْمُصْطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہمیں اسراف سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت باوُضو رہنا نصیب فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

وُضو میں پانی کا اسراف

آج کل اکثر لوگ وُضو میں تیز نل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں۔ حتّٰی کہ بعض تو وضو خانے پر آتے ہی پہلے نل کھولتے ہیں اس کے بعد آستین چڑھاتے ہیں اُتنی دیر تک مَعاذاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اِسی طرح مسح کے دَوران اکثریت نل کُھلا چھوڑ دیتی ہے! ہم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر کر اِسراف سے بچنا چاہئے، قِیامت کے روز ذرّہ ذرّہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہوگا۔ اِسراف کی مَذمّت میں چار احادیثِ مبارَکہ سنئے اور خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرزیئے۔

﴿۱﴾ جاری نَہر پر بھی اسراف

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرتِ سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے تو وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا، یہ اِسراف کیسا؟ عرض کی۔ کیا وضو میں بھی اِسراف ہے؟ فرمایا، ''ہاں اگرچہ تم جاری نَہر پر ہو۔

(ابنِ ماجہ، حدیث ۴۲۵، ج ۱، ص ۲۵۴ دار المعرفۃ بیروت)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، حدیث نے نَہرِ جاری میں بھی اِسراف ثابت فرمایا اور اِسراف شَرع میں مذموم ہی ہو کر آیا ہے۔ ایۂ کریمہ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (ترجمۂ کنز الایمان: بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں (پ ۸، الانعام: ۱۴۱)

مُطلَق ہے تو یہ اِسراف بھی مذموم و ممنوع ہی ہوگا بلکہ خود اِسراف فی الوضو میں صِیغۂ نَہی وارِد اور نَہی حقیقۃً مُفیدِ تحریم۔

(یعنی وضو میں اسراف کی نہی (مُمانعت) کا حکم آیا ہے اور حقیقت میں مُمانعت کا حکم حرام ہونے کو فائدہ دیتا ہے)

(فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول، ص ۷۳۱)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تفسیر

مُفَسِّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتوی میں پیش کردہ سورۃ الانعام کی آیتِ کریمہ نمبر ۱۴۱ کے تحت بے جا خرچ (یعنی اِسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، ''ناجائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خیرات کرکے بال بچّوں کو فقیر بنا دینا بھی بے جا خرچ ہے، ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ ہے اِسی لئے اَعضائے وُضو کو (بلا اجازتِ شَرعی) چار بار دھونا اِسراف مانا گیا ہے۔

(نورُ العرفان ص ۲۳۲)

﴿۲﴾ اِسراف نہ کر

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا فرمایا، ''اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔''

(ابن ماجہ، حدیث ۴۲۴، ج ۱ ص ۲۵۴ دار المعرفۃ بیروت)

﴿۳﴾ اِسراف شیطانی کام ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، وُضو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ (کنز العمّال، حدیث ۲۶۲۵۵، ج ۹ ص ۱۴۴)

﴿۴﴾ جنّت کا سفید محل مانگنا کیسا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو اِس طرح دعا مانگتے سنا کہ الٰہی! میں تجھ سے جنّت کا داہنی طرف والا سفید محل مانگتا ہوں۔ تو فرمایا کہ اے میرے بچّے! اللہ عزوجل سے جنّت مانگو اور دوزخ سے اُس کی پناہ مانگو۔ میں نے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے سنا کہ اِس اُمّت میں وہ قوم ہوگی جو وضو اور دعا میں حد سے تجاوُز کیا کرے گی۔ (ابوداؤد، حدیث ۹۶، ج ۱ ص ۶۸ دار احیاء التراث العربی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں ''دعا میں تجاوُز (یعنی حد سے بڑھنا) تو یہ ہے کہ ایسی بات کا تعیّن کیا جائے جس کی ضرورت نہیں جیسے ان کے صاحبزادہ نے کیا۔ فردوس (جو کہ سب سے اعلیٰ جنّت ہے اُس کا) مانگنا بہتر ہے کہ اِس میں شخصی تعیُّن نہیں نُوعی تَقَرُّر ہے اس کا حکم دیا گیا ہے وُضو میں حد سے بڑھنا دو طرح سے ہوسکتا ہے (تین بار دھونے کے بجائے) تعداد میں زِیادتی اور عُضْو کی حد میں زِیادتی جیسے پاؤں گھٹنے تک دھونا اور ہاتھ بغل تک کہ یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں''۔

(مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۳۹)

بُرا کیا ظلم کیا

ایک اَعرابی نے خدمتِ اقدس حُضور سیِّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں حاضِر ہوکر وُضو کے بارے میں پوچھا ، حُضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اُنہیں وُضو کرکے دِکھایا جس میں ہر عُضْو تین تین بار دھویا پھر فرمایا، وُضو اِس

طرح ہے، تو جو اِس سے زائد کرے یا کم کرے اُس نے بُرا کیا اور ظلم کیا۔ (نَسائی ج ۱ ص ۸۸ دارالجیل بیروت)

عملی طور پر وُضو سیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ سکھانے کیلئے خود عملی طور پر وُضو کرکے دوسرے کو دِکھانا سنّت سے ثابت ہے۔ مُبلِّغین کو چاہئے کہ اِس پر عمل کرتے ہوئے بِغیر اِسراف کے صِرف حسبِ ضَرورت پانی بہا کر تین تین بار اَعضاء دھو کر وُضو کر کے اسلامی بھائیوں کو دکھائیں۔ ہرگز بلا حاجتِ شرعی کوئی عُضْو چار بار نہ دُھلے اِس کا خیال رکھا جائے، پھر جو بخوشی اپنی اِصلاح کروانا چاہے وہ بھی وُضو کرکے مبلِّغ کو دِکھائے اور اپنی غلطیاں دور کروائے۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کی صحبت میں یہ مَدَنی کام اَحسن طریقے پر ہوسکتا ہے۔ دُرُست وُضو کرنا ضَرور ضَرور سیکھ لیجئے۔ صِرف ایک آدھ بار وُضو کا طریقہ پڑھ لینے سے صحیح معنوں میں وُضو کرنا آجائے یہ بَہُت مشکِل ہے۔ بار بار مشق کرنی ہوگی۔

مسجِد اور مدرَسے کے پانی کا اِسراف

مسجِد و مدرَسہ وغیرہ کے وُضو خانہ میں جو پانی ہوتا ہے وہ ''وَقف'' کے حکم میں ہوتا ہے۔ اِس کے اور اپنے گھر کے پانی کے اَحکام میں فرق ہوتا ہے۔ جو لوگ مسجِد کے وُضو خانے پر بے دردی کے ساتھ پانی بہاتے ہیں بلکہ وُضو میں بلا ضَرورت فَقَط غفلت یا جَہالت کے سبب تین سے زائد مرتبہ اَعضاء دھوتے ہیں وہ اِس مُبارَک فتوٰی پر خوب غور فرمالیں، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں اور آئندہ کیلئے توبہ کرلیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''اگر وقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خرچ کرنا بِالِاتِّفاق حرام ہے کیوں کہ اِس میں زِیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مدارِس کا پانی اِسی قسم کا ہوتا ہے جو کہ صرف ان ہی لوگوں کیلئے وقف ہوتا ہے جو شَرعی وُضو کرتے ہیں۔''

(فتاوٰی رضویہ شریف تخریج شدہ، ج اول، ص ۶۵۸ رضا فاؤنڈیشن)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اپنے آپ کو اِسراف سے نہیں بچا پاتا اُسے چاہئے کہ مملوکہ (یعنی اپنی مِلکیت کے) مَثَلاً اپنے گھر کے پانی سے وُضو کرے۔ مَعاذَ اللّٰہ عزوجل اس کا یہ مطلب نہیں کہ ذاتی پانی کے اِسراف کی کھلی چھوٹ ہے بلکہ گھر میں خوب مشق کر کے شرعی وُضو سیکھ لے تاکہ مسجِد کے پانی کا اِسراف کر کے حرام کا مُرتکب نہ ہو۔

''احمد رضا'' کے سات حروف کی نسبت سے اعلیٰ حضرت کی طرف سے

اِسراف سے بچنے کی سات تدابیر

(۱) بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔

(۲) ہر چُلّو بھرا ہونا ضَروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مَثَلاً ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانے کو پورا چُلّو کیا ضَرور نصف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چُلّو کُلّی کیلئے بھی درکار نہیں۔

(۳) لوٹے کی ٹونٹی مُتَوَسِّط مُعْتَدِل چاہئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر (یعنی دیر میں) دے نہ فراخ (یعنی کشادہ) کہ حاجت سے زِیادہ گرائے، اس کا فرق یُوں معلوم ہوسکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وُضو کیجئے تو بَہُت خرچ ہوگا یونہی فَراخ (یعنی کشادہ ٹونٹی) سے بہانا زِیادہ خرچ کا باعث ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کشادہ ٹونٹی والا) ہو تو احتیاط کرے پُوری دھار نہ گرائے بلکہ باریک۔ (نَل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھئے)

(٤) اَعضاء دھونے سے پہلے اُن پر بھیگا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑتا ہے اور تھوڑا (پانی)، بہت (پانی) کا کام دیتا ہے خُصُوصاً موسِمِ سرما (یعنی سردیوں) میں اِس کی زِیادہ حاجت ہے کہ اَعضاء میں خشکی ہوتی ہے اور بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مُشاہدہ (یعنی دیکھی بھالی بات) ہے۔

(۵) کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ اُن کا ہونا پانی زِیادہ چاہتا ہے اور مُونڈنے سے سخت ہوجاتے ہیں اور تَراشنا مشین سے بہتر کہ خوب صاف کردیتی ہے اور سب سے احسن وافضل نُورہ (ایک طرح کا بال صفا پاؤڈر) ہے کہ ان اَعضاء میں یہی سنّت سے ثابت۔ چُنانچہ اُمُّ المومنین سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب نُورہ کا استِعمال فرماتے تو سترِ مقدّس پر اپنے دستِ مبارک سے لگاتے اور باقی بدنِ منوّر پر اَزْوَاجِ مُطَہَّرات رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُنَّ لگا دیتیں۔ (ابنِ ماجہ، حدیث ۳۷۵۱، ج۴، ص۲۲۵ دارالمعرفۃ بیروت) اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگو لیں کہ سب بال بچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جَڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وُضو نہ ہوگا۔

(٦) دست و پا (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے کہنیوں یا پاؤں کے گٹّوں کے اوپر تک عَلَی الْاِتِّصال

(یعنی مسلسل) اُتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے پانی جبکہ گر رہا ہے اور ہاتھ کی روانی (ہِل جُل) میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکرّر (یعنی بار بار) گرے گا۔ (اور اس طرح اسراف کی صورت پیدا ہوگی)

(۷) بعض لوگ یُوں ہی کرتے ہیں کہ ناخن سے کُہنی تک یا (پاؤں کے) گٹّے تک پانی بہاتے ہوئے لائے پھر دوبارہ سہ بارہ کیلئے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عِوض (یعنی تین بار کے عِوض) پانچ بار ہوجائے گا بلکہ ہر بار کُہنی یا (پاؤں کے) گٹّے تک لاکر دھار روک لیں اور رُکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اجراء (پانی بہانا شروع) کریں کہ سنّت یہی ہے کہ ناخن سے کُہنیوں یا گٹّوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی کہنی یا گِٹّے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنّت نہیں)

قولِ جامع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا، ''سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہوجاتا ہے اور بدسلیقگی پر تو بہت (سا) بھی کفایت نہیں کرتا۔''

(ازافادات: فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ، ج اول، ص ۷۶۵ تا ۷۷۰ رضا فاؤنڈیشن)

"یا ربّ اِسراف سے بچا" کے چودہ حُروف کی نسبت سے اِسراف سے بچنے کیلئے 14 مَدَنی پھول

(۱) آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔

(۲) غور وفکر کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن ہوجائے کہ وُضو اور غُسل بھی سنّت کے مطابق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہونا ہے۔

(۳) وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہیے۔

(٤) نل کے مقابلے میں لوٹے سے وضو کرنے میں پانی کم خرچ ہوتا ہے جس کیلئے ممکن ہو وہ لوٹے سے وُضو کرے، اگر نل کے بغیر گزارہ نہیں تو مُمکِنہ صورت میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ جن جن اعضاء میں آسانی ہو وہ لوٹے سے دھولے۔ نل سے وُضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی اِسراف سے بچنے کی صورت نکالنی چاہیے۔

(۵) مسواک، کُلّی، غرغرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے۔

(٦) بِالخُصوص سردیوں میں وُضو یا غُسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصول کی خاطر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہادینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنایئے۔

(۷) ہاتھ یا منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ مَثَلاً ہاتھ دھونے کیلئے چلّو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لیکر پانی ڈالیں گے تو پانی زِیادہ خرچ ہوسکتا ہے۔

(۸) استعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو، جان بوجھ کر پانی میں رکھ دینے سے صابون گُھل کر ضائع ہوگا۔ ہاتھ دھونے کے بیسن کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ پانی کی وجہ سے جلدی گُھل جاتا ہے۔

(۹) پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا نیز کھانا کھانے کے بعد جگ وغیرہ کا بقیہ پانی پھینکنے کے بجائے دوبارہ کولر وغیرہ میں ڈال دیجئے۔

(۱۰) پھل، کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے وقت اِس قدر زِیادہ غیر ضَروری پانی بہانے کا آج کل رَواج ہے کہ حسّاس اور دل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!!! اے کاش!

دل میں اُتر جائے میری بات

(۱۱) اکثر گھروں میں خوامخواہ دن رات بتّیاں جلتی اور پنکھے چلتے رہتے ہیں، ضَرورت پوری ہوجانے کے بعد بتّیاں اور پنکھے وغیرہ بند کردینے کی عادت بنایئے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معاملے میں اِسراف سے بچتے رہنا چاہیے۔

(۱۲) استنجاء خانہ میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلود ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد ایک لوٹا پانی لیکر W.C کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھینٹیوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی۔ "فلش ٹینک" سے صفائی میں پانی بہت زِیادہ صَرف ہوتا ہے۔

(۱۳) نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِسکا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجد و مدارس کے نل ٹپکتے رہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، انتظامیہ کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی بہتری کے لیے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

(۱٤) کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتیاط فرمایئے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ استعمال ہو جائے۔

یا ربِّ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ہمیں اسراف سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت باوضو رہنا نصیب فرما۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

غسل کا طریقہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے،''مجھ پرڈُرُودِپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طَہارت ہے''۔

(مسندابي يعلى رقم الحديث ۶۳۸۳ ج۵ ص ۴۵۸ دارالكتب العلمية بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انوکھی سزا

حضرتِ سیِّدُ ناجُنَید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں اِبنُ الْکُرَیْبِی علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں، ایک بار مجھے اِحتِلام ہوگیا۔ میں نے ارادہ کیا اسی وقت غسل کرلوں ۔ چُونکہ سخت سردی کی رات تھی نفس نے سستی کی اور مشورہ دیا، ''ابھی کافی رات باقی ہے اِتنی جلدی بھی کیا ہے! صبح اطمینان سے غسل کرلینا۔'' میں نے فوراً نفس کوانوکھی سزا دینے کیلئے قسم کھائی کہ اسی وقت کپڑوں سَمیت نہاؤں گا اور نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں اوران کواپنے بدن ہی پرخشک کروں گا۔ چُنانچہ میں نے ایسا ہی کیا واقعی جواللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام میں ڈھیل کرے ایسے سرکش نفس کی یہی سزا ہے۔

(کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۹۲ کتب خانہ علمی ایران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رحمھم اللہ تعالی اپنے نفس کی چالوں کو ناکام بنانے کیلئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلتے تھے۔ اِس سے وہ اسلامی بھائی درس حاصل کریں جو رات کو اِحتِلام ہوجانے کی صورت میں آخرت کی خوفناک شرم کو بھلا کر مَحض گھر والوں سے شرما کر یا غُسل کے مُعاملے میں سستی کرکے، نمازِ فجر کی جماعت ضائع بلکہ مَعاذاللہ عَزَّوَجَلَّ نماز تک قضا کرڈالتے ہیں! جب کبھی غسل فرض ہوجائے تو فوراً غسل کرلینا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے،''فِرِشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتّا اور جُنُب (یعنی جس پر جماع یا اِحتِلام یا شَہوت کے ساتھ مَنی خارج ہونے کی وجہ سے غسل فرض ہوگیا ہو) ہو۔'' (سنن ابی داود ج ۱ ص ۳۴)

غُسل کا طریقہ (حنفی)

بغیر زَبان ہلائے دل میں اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصِل کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے ، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یانہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نماز کا ساوُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چَوکی وغیرہ پر غسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھولیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اِس دَوران صابُن بھی لگاسکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ

ہوجایئے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے ۔ نہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہایئے۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مرد اپنا سِتر ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سَمیت کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ گھٹنوں یارانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی۔ عورت کو تو اور بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غُسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تولیہ وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں ۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے ۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مُستَحَب ہے۔ (عامۂ کُتبِ فِقہِ حَنفی)

غسل کے تین فرائض

(۱) کُلّی کرنا

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

(۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۱ص۱۳)

(۱) کُلّی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ (خلاصۃ الفتاوٰی ج۱ص۲۱)

اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کِھڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حَلق کے کَنارے تک پانی بہے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج۱ص۲۵۴)

روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے کہ سنّت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج۱ص۴۴۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔ پہلے جو نَماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۱ص۲۰۶)

جو ہِلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تاریا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعاف ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج۲ص۴۵۳)

جس طرح کی ایک کُلّی غُسل کیلئے فرض ہے اِسی طرح کی تین کُلّیاں وُضو کیلئے سنّت ہیں۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ (خُلاصۃ الفتاوٰی ج۱ص۲۱)

اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۴)

" صلّی اللہ علیکَ یا رسول اللہ " کے اکیس حُروف کی نسبت سے مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی 21 احتیاطیں

(۱) اگر مَرد کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے اور عورت پر صِرف جڑ تر کر لینا ضَروری ہے کھولنا ضَروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضَروری ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

(۲) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وُضو میں صِرف ناک کے نَتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں

(۳) بھنوؤں، مُونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضَروری ہے

(٤) کان کا ہر پُرزہ اور اس کے سُوراخ کا منہ دھوئیں

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں

(٦) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا

(٧) ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں

(۸) بازو کا ہر پہلو دھوئیں

(۹) پیٹھ کا ہر ذرّہ دھوئیں

(۱۰) پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر دھوئیں

(۱۱) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں

(۱۲) جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں

(۱۳) ران اور پیڑو (ناف سے نیچے کے حصّے) کا جوڑ دھوئیں

(١٤) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں

(۱۵) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں

(۱۶) رانوں کی گولائی اور

(۱۷) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں
(۱۸) ذَکرو اُنثیین (فوطوں) کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی
(۱۹) اُنثیین کی نچلی سطح جوڑ تک
(۲۰) اُنثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں
(۲۱) جسکا ختنہ نہ ہوا، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے
(مُلَخّص از: بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۳۴)

مستورات کیلئے 6 اِحتیاطیں

(۱) ڈھلکی ہوئی پستان کو اُٹھا کر پانی بہائیں
(۲) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں
(۳) فرجِ خارِج (یعنی عورت کی شرم گاہ کے باہَر کے حصّے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اُوپر نیچے خوب اِحتیاط سے دھوئیں
(٤) فَرجِ داخِل (یعنی شرمگاہ کے اندرونی حصّے) میں اُنگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مُستَحَب ہے
(۵) اگر حَیض یا نِفاس سے فارِغ ہو کر غُسل کریں تو کسی پُرانے کپڑے سے فَرجِ داخِل کے اندر سے خون کا اثر صاف کرلینا مُستَحَب ہے (بہارِ شریعت حصّہ۲ ص ۳۵)
(٦) اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

زخم کی پٹّی

زَخم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دِہ ہو تو اس پورے عُضو پر مَسح کر لیجئے۔ پٹّی ضَرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا ممکن نہ ہو مَثَلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹّی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصّہ بھی پٹّی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فرض ہے۔ اگر نا ممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زَخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مَسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصّہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائیگا۔
(حاشیۃ الطحطاوی و مراقی الفلاح ص ۱۴۳)

غسل فرض ہونے کے 5 اسباب

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضو سے نکلنا (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۴)
(۲) اِحتِلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (خلاصۃ الفتاوٰی ج ۱ ص ۱۳)
(۳) شَرمگاہ میں حَشفہ (سپاری) داخِل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، اِنزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض ہے
(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۷)

(٤) حَیض سے فارِغ ہونا (ایضاً ص ۹۷)

(۵) نِفاس (یعنی بچّہ جَننے پر جوخون آتا ہے اس) سے فارِغ ہونا۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۷)

اکثر عورَتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچّہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک لازِمی طور پر ناپاک رَہتی ہے یہ بات بِالکُل غَلَط ہے۔ برائے کرم! نِفاس کی ضَروری وَضاحت پڑھ لیجئے:۔

نِفاس کی ضَروری وَضاحت

بچّہ پیدا ہونے کے بعد جوخون آتا ہے اُس کو نِفاس کہتے ہیں اسکی زیادہ سے زیادہ مدّت چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لِہٰذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غُسل کر لے اور چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچّہ کی ولادت کے بعد ایک مِنَٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غُسل کر لے اور نَماز و روزہ شُروع ہو گئے۔ اگر چالیس دن کے اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شُروعِ ولادت سے ختمِ خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مَثَلاً ولادت کے بعد دو مِنَٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غُسل کر کے نَماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، چالیس دن پورے ہونے میں فقط دو مِنَٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو سارا چِلّہ یعنی مکمّل چالیس دن نفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نَمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دَوران فرض و واجِب نَمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۵۴ تا ۳۵۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

5 ضَروری اَحکام

(۱) منی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فضلہ خارِج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غُسل فرض نہیں۔ وُضو بہر حال ٹوٹ جائے گا۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶)

(۲) اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غُسل فرض نہ ہوا وُضو ٹوٹ جائیگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۸ مکتبۂ رضویہ)

(۳) اگر اِحتِلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غُسل فرض نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵)

(۴) نَماز میں شَہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہَر نکلنے سے قبل ہی نَماز پوری کر لی اب خارِج ہوئی تو نَماز ہو گئی مگر اب غُسل فرض ہو گیا۔ (فتح القدیر ج ۱ ص ۵۴)

(۵) اپنے ہاتھوں سے مادّہ خارِج کرنے سے غُسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو مَلعون کہا گیا ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶)

ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی ہے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ بِالآخر آدمی شادی کے لائق نہیں رہتا۔

مُشت زنی کا عذاب

سرکارِ اعلیٰحضرت ،امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں عرض کیا گیا ،ایک شخص مجلوق (مشت زنی کرنے والا) ہے وہ اِس فعل سے نہیں مانتا ہے، ہر چند اس کو سمجھایا ہے، آپ تحریر فرمائیں، اِس کا کیا حشر ہوگا اور اُس کو کیا دعا پڑھنا چاہئے جس سے اُس کی عادت چھوٹ جائے؟

ارشادِ اعلیٰحضرت: وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اصرار کے سبب مرتکبِ کبیرہ ہے، فاسِق ہے، حشر میں ایسوں کی (یعنی مشت زنی کرنے والوں کی) ہتھیلیاں گابھن (یعنی حاملہ) اُٹھیں گی جس سے مجمعِ اعظم میں اُن کی رسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں تو، اوراللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرماتا ہے جسے چاہے، اورعذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اُسے چاہئے کہ **لاحول شریف** کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے تو فوراً دل سے مُتَوَجِّہ بخدا عَزَّوَجَلَّ ہو کر لاحول پڑھے۔ نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔ نمازِ صبح کے بعد بلاناغہ **سورۂ اِخلاص شریف** کا وِرد رکھے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۲ ص ۲۴۴)

(**شجرۂ عطاریہ ص ۱۶** پر ہے ہر صبح سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔) جلَق کے ہوشرُبا نقصانات کی تفصیلی معلومات کے لئے **سگِ مدینہ عُفی عنہ** کا صرف 18 صفحات کا رسالہ ''**امرد پسندی کی تباہ کاریاں**'' پڑھ لیجئے۔

بہتے پانی میں غُسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مَثَلًا دریا، یا نَہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہوگئیں۔ اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اَعضاء کو تین بار حَرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حَرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثلیث (تَ۔ثْ۔لی۔ث) یعنی تین بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حُکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی دیر اس میں عُضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حَرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۲۰)

وضو اور غسل کی ان تمام صورَتوں میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فوّارہ جاری پانی کے حکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنّت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فوّارے (شاور) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لہٰذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وضو اور غسل کرتے وقت کی مدّت تک ٹھہرا تو تثلیث کی سنّت ادا ہو جائے گی چُنانچِہ درمختار میں ہے، ''اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارش میں وضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدّت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنّت ادا کی۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۲۹۱) یاد رہے غسل یا وُضو میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فوّارے کی اِحتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فوّارہ (SHOWER) ہوتو اسے اچھی طرح دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف مُنہ کر کے ننگے نہانے میں مُنہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہورہی۔ استنجا خانے میں بھی اسی طرح احتیاط فرمایئے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ 45 دَرَجے کے زاوِیہ کے اندر اندر ہو۔ لہٰذا یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ 45 ڈِگری کے زاویہ کے باہَر ہو۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقِف ہیں۔

W.C. کا رُخ دُرست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔ سی (W.C.) اور فوّارے کا رُخ پَرکار یا کسی آلے کے ذَرِیعے معلوم کر کے دیکھ لیجئے اگر غَلَط ہو تو اس کی اصلاح فرما لیجئے تا کہ دنیا کی یہ تھوڑی سی زَحمت آخرت کی خوف ناک مصیبت سے حفاظت کا سبب بن سکے۔

زِیادہ احتیاط اِس میں ہے کہ .w.c قبلہ سے 90 کے دَرَجے پر یعنی نَماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کر دیجئے۔ معمار عُموماً تعمیراتی سُہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آدابِ قبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے بجائے آخرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہیے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے بھائی نہیں بھروسہ ہے کوئی زندگی کا

کب کب غُسل کرنا سنّت ہے

جُمُعہ، عیدُ الفطر، بقرعید، عَرَفہ کے دن (یعنی 9 ذُوالحِجۃِ الحرام) اور اِحرام باندھتے وَقْت نہانا سُنّت ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ا ص ١٦)

کب کب غسل کرنا مستحب ہے

(١) وقوفِ عرفات

(٢) وقوفِ مزدلفہ

(٣) حاضریٔ حرم

(٤) حاضریٔ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

(٥) طواف

(٦) دخولِ منیٰ

(٧) جمروں پر کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دن

(٨) شبِ براءت

(٩) شبِ قدر

(١٠) عرفہ کی رات

(۱۱) مجلس میلاد شریف

(۱۲) دیگر مجالسِ خیر کیلئے

(۱۳) مُردہ نہلانے کے بعد

(١٤) مجنون کوجنون جانے کے بعد

(۱۵) غشی سے افاقہ کے بعد

(۱۶) نشہ جاتے رہنے کے بعد

(١٧) گناہ سے توبہ کرنے

(۱۸) نئے کپڑے پہننے کیلئے

(۱۹) سفر سے آنے والے کیلئے

(۲۰) استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد

(۲۱) نمازِ کسوف وخسوف

(۲۲) نمازِ استسقا کیلئے

(۲۳) خوف وتاریکی اور سخت آندھی کیلئے

(٢٤) بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ لگی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ۲ص ۴۱)

ایک غُسل میں مختلف نیّتیں

جس پر چند غسل ہوں مثلاً اِحتِلام بھی ہُوا، عید بھی ہے اور جُمعہ کا دن بھی، تو تینوں کی نیّت کر کے ایک غُسل کر لیا، سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۳۴۱)

بارش میں غسل

لوگوں کے سامنے سِتر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۳۰۶)

بارِش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پاجامہ یا شلوار کے اوپر مزید موٹی چادر لپیٹ لیجئے تاکہ پاجامہ پانی سے چپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر نہ ہو۔

تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

لباس تنگ ہو یا زور سے ہوا چلی یا بارِش یا ساحلِ سمندر یا نہر وغیرہ میں اگرچہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اِس طرح چپک جائے کہ سِتر کے کسی کامِل عُضو مثلاً ران کی مکمّل گولائی کی ہیئت (اُبھار) ظاہر ہو جائے ایسی صورت میں اُس عُضو کی طرف دوسرے کا نظر کرنا جائز نہیں۔ یہی حُکم تنگ لباس والے کے ستر کے اُبھرے ہوئے عُضوِ کامِل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

ننگے نہاتے وقت خوب احتیاط

حمام میں تنہا ننگے نہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چپک جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟

زُکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر اَمراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے، ناک میں پانی چڑھایئے اور گردن سے نہایئے۔ اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعدِ صحت سر دھو ڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

بالٹی سے نہاتے وقت اِحتیاط

اگر بالٹی کے ذَرِیعے غُسل کریں تو اِحتیاطاً اُسے تپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غُسل میں استعمال کرنے کا مگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

بال کی گِرہ

بال میں گِرہ پڑ جائے تو غُسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

''قرآن مقدّس ہے'' کے دس حُروف کی نسبت سے ناپاکی کی حالت میں قرانِ پاک پڑھنے یا چھونے کے 10 آداب

(۱) جس پر غُسل فرض ہو اُس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرانِ پاک چھونا، بے چُھوئے زَبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا (یہ اس صورت میں حرام ہے جس میں کاغذ کا چھونا پایا جائے، اگر کاغذ کو نہ چھوئے تو لکھنا جائز ہے) (غیر مطبوعہ، فتاویٰ اہلسنّت) ایسا تعویذ چُھونا، ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جس پر آیت یا حُروفِ مُقطّعات لکھے ہوں حرام ہے۔ (الدر المختار معہ رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۳) (موم جامے والے یا پلاسٹک میں لپیٹ کر کپڑے یا چمڑے وغیرہ میں سلے ہوئے تعویذ کو پہننے یا چھونے میں مُضایقہ نہیں۔)

(۲) اگر قرانِ پاک جُزدان میں ہو تو بے وُضو یا بے غُسل جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں۔

(الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۱۴۹)

(۳) اسی طرح کسی ایسے کپڑے یا رُومال وغیرہ سے قرانِ پاک پکڑنا جائز ہے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرانِ پاک کے۔

(ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۸)

(۴) کُرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے کندھے پر ہے تو چادر کے دوسرے کونے سے قرانِ پاک کو چُھونا حرام ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے تابع ہیں۔

(الدر المختار معہ رد المحتار ج ۱ ص ۵۳۷، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۵) قرانِ پاک کی آیت دُعا کی نیّت سے یا تبرُّک کیلئے مثلاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ادائے

شکر کیلئے الحمدُلِلّٰہ ربِّ العٰلمین یا کسی مسلمان کی موت یا کسی قسم کے نقصان کی خبر پر اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن یا ثناء کی نیت سے پوری سورۃ الفاتِحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں اوران سب سُورتوں میں قران پڑھنے کی نیت نہ ہوتو کوئی حَرج نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۳۸)

(۶) تینوں قُل بلا لفظ قُل بہ نیتِ ثناء پڑھ سکتے ہیں۔ لفظِ قُل کیساتھ ثناء کی نیت سے بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اس صورت میں ان کا قران ہونا مُتَعَیَّن ہے، نیت کو کچھ دَخَل نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ بریلی شریف)

(۷) بے وُضو کو قران شریف یا کسی آیت کا چُھونا حرام ہے۔ بغیر چُھوئے زَبانی یا دیکھ کر پڑھنے میں مُضایقہ نہیں۔

(ردالمحتار ج ا ص ۳۵۲، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۸) جس برتن یا کٹورے پر سورۃ یا آیتِ قُرانی لکھی ہو بے وُضو اور بے غُسل کو اس کا چُھونا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۳۹)

(۹) اس کا استِعمال سب کیلئے مکروہ ہے۔ ہاں خاص بہ نیتِ شِفا اس میں پانی وغیرہ ڈال کر پینے میں حَرج نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳)

(۱۰) قرانِ پاک کا ترجمہ فارسی یا اُردو یا کسی دوسری زَبان میں ہو اُس کو بھی پڑھنے یا چُھونے میں قرانِ پاک ہی کا سا حُکم ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۳۹)

بے وُضو دینی کتابیں چھونا

بے وُضو یا وہ جس پر غُسل فرض ہو ان کو فِقہ، تفسیر وحدیث کی کتابوں کا چُھونا مکرُوہِ تنزیہی ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۳۹)

اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مُضایقہ نہیں۔ مگر آیتِ قرانی یا اس کے تَرجَمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

بے وُضو اسلامی کتابیں پڑھنے والے بلکہ اخبارات ورسائل چھونے والے بھی احتیاط فرمایا کریں کہ عُمُوماً ان میں آیات وتَرجَمے شامل ہوتے ہیں۔

ناپاکی کی حالت میں دُرُود شریف پڑھنا

(۱) جن پر غُسل فرض ہو اُن کو دُرُود شریف اور دعائیں پڑھنے میں حرج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔

(بہارِ شریعت ج ۲ ص ۴۳)

(۲) اذان کا جواب دینا اُنکو جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۳۸)

اُنگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو؟

پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن میں سیاہی کا جِرم، عام لوگوں کیلئے مکّھی، مچّھر کی بِیٹ لگی ہوئی رہ گئی اور توجُّہ نہ رہی تو غُسل ہو جائیگا۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ا ص ۳۱۶)

ہاں معلوم ہوجانے کے بعد جُدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے پہلے جو نَماز پڑھی وہ ہوگئی۔ (جَدُّ المُمتار ج ۱ ص ۱۱۱)

بچّہ کب بالغ ہوتا ہے

لڑکے کو بارہ سے پندرہ سال کی عُمر کے دَوران اور لڑکی کو نو سے پندرہ سال کی عُمر کے دَوران جب پہلی بار احتِلام ہوا بالغ ہوگئے۔ اب ان پر اَحکامِ شریعت کی پابندی عائِد ہوگئی۔ لہٰذا احتِلام کے ذَرِیعے بالغ ہونے کی صورت میں ان پر غسل فرض ہوگیا۔ اور اگر کوئی علامت بُلوغ کی نہ پائی گئی تو دونوں ہجری سِن کے حِساب سے پورے پندرہ سال کی عمر کے جب ہوں گے تو بالغ مانے جائیں گے۔ (اللباب فی شرح الکتاب ج ۲ ص ۱۶)

کتابیں رکھنے کی ترتیب

(۱) قراٰنِ پاک سب کتابوں کے اوپر رکھئے پھر تفسیر پھر حدیث پھر فِقہ پھر دیگر اسلامی کتابیں۔

(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۴)

(۲) کتاب پر کوئی دوسری چیز یہاں تک کہ قلم بھی مت رکھئے بلکہ جس صندوق میں کتاب ہو اُس پر بھی کوئی چیز نہ رکھئے۔

اَوراق میں پُڑیا باندھنا

(۱) مسائل یا دِینیات کے اَوراق میں پُڑیا باندھنا، جس دسترخوان یا بچھونے پر اَشعار یا کسی بھی زَبان میں عبارات (جیسا کہ کمپنی کا نام وغیرہ) تحریر ہوں انکا استعمال منع ہے۔

(ماخوذ از: الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۵۔۳۵۶)

(۲) ہر زَبان کے حُروفِ تَہَجِّی کا ادب کرنا چاہئے۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۶۰۷)

(مزید تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب ''فیضانِ بسم اللّٰہ'' ص ۱۱۳ سے ص ۱۲۳ تک کا مُطالعہ فرمالیجئے۔)

(۳) مُصلّے کے کونے میں عُموماً کمپنی کے نام کی چِٹ سِلائی کی ہوئی ہوتی ہے اس کو نکال دیا کریں۔

مُصلّے پر کعبۃُ اللّٰہ شریف کی تصویر

ایسے مُصلّے جن پر کعبۃُ اللّٰہ شریف یا گنبدِ خضرا بنا ہوا ہو ان کو نَماز میں استعمال کرنے سے مقدّس شبیہ پر پاؤں یا گھٹنا پڑنے کا اِمکان رہتا ہے لہٰذا نَماز میں ایسے مُصلّے کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔ (فتاوٰی اہلسنّت)

وَسوَسوں کا ایک سبب

غُسل خانے میں پیشاب کرنے سے وَسوَسے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مُغَفَّل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رء وف رَّحیم علیہ افضل الصلوٰۃ وَالتَّسلیم نے اِس سے مَنع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا، ''بیشک عُموماً اس سے وَسوَسے پیدا ہوتے ہیں''۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۵)

تَیَمُّم کا بیان

تَیَمُّم کے فرائض

تَیَمُّم میں تین فرض ہیں

(۱) نیّت

(۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا،

(۳) کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھوں کا مَسح کرنا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

''تَیَمُّم سیکھ لو'' کے دس حُروف کی نسبت سے تیمُّم کی 10 سُنّتیں

(۱) بسم اللہ شریف کہنا

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا

(۳) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا)

(٤) اُنگلیاں کُھلی ہوئی رکھنا

(۵) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر یہ احتیاط رہے کہ تالی کی آواز پیدا نہ ہو

(٦) پہلے مُنہ پھر ہاتھوں کا مَسح کرنا

(۷) دونوں کا مسح پے درپے ہونا

(۸) پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مسح کرنا

(۹) داڑھی کا خِلال کرنا

(۱۰) اُنگلیوں کا خِلال کرنا جبکہ غُبار پہنچ گیا ہو۔

اگر غبار نہ پہنچا ہو مَثَلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خِلال فرض ہے خِلال کیلئے دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

تَیَمُّم کا طریقہ (حنفی)

تَیَمُّم کی نیّت کیجئے (نیّت دل کے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے بے وضوئی یا بے غُسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تَیَمُّم کرتا ہوں) **بسم اللہ** پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مَثَلاً پتھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹی وغیرہ) سے ہو مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے)۔ اور اگر زِیادہ گَرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو **تَیَمُّم** نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لیکر کُہنیوں سَمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار اُنگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی

پُشت پر رکھئے اور کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کومَس کرتے ہوئے گِٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔

(فتاوٰی تاتارخانیہ ج ۱ص ۲۲۷)

اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مسح کرلیا تب بھی تَیَمُّم ہوگیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے گئے مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔تیَمُّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔(عامۂ کُتُبِ فِقہ)

''میرے اعلٰی حضرت کی پچیسویں شریف'' کے پچیس حُروف کی نسبت سے تیَمُّم کے 25 مَدَنی پھول

(۱) جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس (یعنی قِسم) سے ہے اِس سے تیَمُّم جائز ہے۔رَیتا،چُونا،سُرمہ،گندھک،پتّھر،زَبَرجد،فیروزہ،عَقیق،وغیرہ جواہر سے تیَمُّم جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔(البحرالرائق ج ۱ص ۲۵۶)

(۲) پکّی اینٹ،چینی یا مٹّی کے برتن سے تیَمُّم جائز ہے۔ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جرم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جنس زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جرم ہو تو تیَمُّم جائز نہیں۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ص ۲۷)

(۳) جس مٹّی،پتّھر وغیرہ سے تیَمُّم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۴۳۵) زمین،دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہوجائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہوجائے تو پاک ہے اور اس پر نَماز جائز ہے مگر اس سے تیَمُّم نہیں ہوسکتا۔

(۴) یہ شک کہ کبھی نَجِس ہوئی ہوگی فُضول ہے اس کا اِعتِبار نہیں۔

(۵) اگر کسی لکڑی،کپڑے،یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے اُنگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیَمُّم جائز ہے۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ص ۲۷)

(۶) چُونا،مٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تیَمُّم جائز ہے۔مگر اس پر آئل پینٹ،پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فنِش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنس زمین کے علاوہ ہو،دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۷) جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تیَمُّم کرے۔

(فتاوٰی قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ص ۵۳)

(۸) ایسی بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجرِبہ ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی مسلمان اچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔تو ان صورتوں میں تیَمُّم کرسکتے ہیں۔(الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ص ۴۴۱)

(۹) اگر سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مسح کریں۔
(بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۶۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف)
(۱۰) جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہ ہو وہاں بھی **تَیَمُّم** کرسکتے ہیں۔
(الدر المختار معہ رد المختار ج ۱ ص ۴۴۱)
(۱۱) اگر اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وُضو کیلئے کافی ہے تو **تَیَمُّم** جائز نہیں۔
(بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۶۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)
(۱۲) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو **تَیَمُّم** جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)
(۱۳) قیدی کو قید خانے والے وُضو نہ کرنے دیں تو **تَیَمُّم** کر کے نَماز پڑھ لے بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نَماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے۔ (ایضاً)
(۱۴) اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہوجائے گا (یا ٹرین چھوٹ جائیگی) تو تیمم جائز ہے۔ (ایضاً)
(۱۵) مسجد میں سورہا تھا کہ غسل فرض ہوگیا تو جہاں تھا وہیں فوراً **تَیَمُّم** کرلے یہی اَحوط (یعنی احتیاط کے زیادہ قریب) ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۴۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پھر باہر نکل آئے تاخیر کرنا حرام ہے۔
(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)
(۱۶) وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غسل کرے گا تو نَماز قضا ہوجائیگی تو **تَیَمُّم** کر کے نَماز پڑھ لے پھر وُضو یا غسل کر کے نَماز کا اِعادہ کرنا لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۷)
(۱۷) عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادِر نہیں تو **تَیَمُّم** کرے
(بہارِ شریعت حصہ۲ ص ۶۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)
(۱۸) اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی **تَیَمُّم** کیلئے پاک مٹی تو اسے چاہئے کہ وقتِ نَماز میں نَماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکاتِ نَماز بلا نیّتِ نَماز بجالائے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۵)
مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وُضو یا تیمم کر کے نَماز پڑھنی ہوگی
(۱۹) وُضو اور غسل دونوں کے **تَیَمُّم** کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (ایضاً ص ۶۵)
(۲۰) جس پر غُسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وُضو اور غُسل دونوں کیلئے دو **تَیَمُّم** کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیت کرلے دونوں ہوجائیں گے اور اگر صرف غسل یا وُضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔
(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)
(۲۱) جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فَرض ہوجاتا ہے اُن سے **تَیَمُّم** بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادِر

ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔(فتاوٰی تاتارخانیہ ج ا ص ۲۴۹ ادارۃ القران)

(۲۲) عورت نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسح نہیں ہو سکے گا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

(۲۳) ہونٹوں کا وہ حِصّہ جو عادۃً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اِس پر مسح ہونا ضَروری ہے اگر منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حِصّہ مَسح ہونے سے رَہ گیا تو تیمم نہیں ہوگا۔ اِسی طرح زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی نہ ہوگا۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

(۲۴) انگوٹھی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اُتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۲۰)

اسلامی بہنیں بھی چوڑیاں وغیرہ ہٹا کر اُن کے نیچے مسح کریں۔ تیمم کی اِحتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔

(۲۵) بیمار یا بے دست وپا خود تیمم نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا کروا دے اِس میں تیمم کروانے والے کی نیّت کا اعتبار نہیں، جس کو تیمم کروایا جا رہا ہے اُس کو نیّت کرنا ہوگا۔(عالمگیری ج ا ص ۲۶)

مَدَنی مشورہ: وُضو کے احکام سیکھنے کیلئے میرا رِسالہ "وضو کا طریقہ" اور نَماز کے احکام سیکھنے کیلئے رسالہ "نَماز کا طریقہ" کا مُطالَعہ مُفید ہے۔ یا ربِّ مصطَفٰے! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں بار بار غسل کے مسائل پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنّتوں کے مطابق غسل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم



طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فاتِحہ کا طریقہ

جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہوگیا ہو تو ان کو چاہیئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کرے، ان کی قبروں پر بھی حاضری دیتا رہے اور ایصالِ ثواب بھی کرتا رہے۔ اِس ضِمن میں سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ۵ فرمانانِ رحمت نشان مُلاحظہ فرمائیں؛۔

(۱) مقبول حج کا ثواب

''جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرشتے اس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔

(کنز العُمّال ج ۱۶ ص ۲۰۰، رقم الحدیث ۴۵۵۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی (یعنی ماں یا باپ کی) طرف سے حج ادا ہوجائے اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔ (دارِ قُطنی ج ۲ ص ۲۲۹، رقم الحدیث ۲۵۸۷)

سُبحٰنَ اللّٰہ عزوجل! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیت کرلیں تا کہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہوجائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں یا والدمیں سے کوئی اس حال میں فوت ہوگیا کہ ان پر حج فرض ہوچکنے کے باوجود وہ نہ کرپائے تھے تو اب اولاد کو حج بدل کا شرف حاصل کرنا چاہیئے۔ حج بدل کے تفصیلی احکام (راقم الحروف کی تالیف) ''رفیقُ الْحَرَمین'' سے معلوم کریں۔

(۳) والدین کی طرف سے خیرات

''جب تم میں سے کوئی کچھ نَفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملیگا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔''

(شعب الایمان ج ۶ ص ۲۰۵، رقم الحدیث ۷۹۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۴) روزی میں بے بَرَکتی کی وجہ

''بندہ جب ماں باپ کیلئے دعا ترک کردیتا ہے اس کا رِزق قطع ہوجاتا ہے۔

(کنز العُمّال ج ۱۶ ص ۲۰۱، رقم الحدیث ۴۵۵۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۵) جُمعہ کو زیارتِ قبر کی فضیلت

جو شخص جمعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورہ یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (ابن عدی فی الکامل ج ۶ ص ۲۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی   نام رحمٰن ہے ترا یارب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے جو مسلمان دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں ان کیلئے بھی اس نے اپنے فضل وکرم کے دروازے کھلے ہی رکھے ہیں۔ اللہ عزوجل کی رحمت بے پایاں سے متعلق ایک روایت پڑھئے اور جھومئے!

کفن پھٹ گئے

اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا اَرمیاء علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہورہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وہیں سے گزر ہوا تو عذاب ختم ہوچکا تھا۔ انہوں نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی، یا اللہ عزوجل! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہورہا تھا اب ختم ہوگیا؟ آواز آئی، ''اے ارمیاء! ان کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان پر رحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رحم کیا ہی کرتا ہوں۔''

(شرح الصدور ص ۳۱۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی   اے کاش! محلے میں جگہ ان کے ملی ہو

اب ایصالِ ثواب کے ایمان افروز فضائل پڑھئے اور جھومئے

دعاؤں کی برکت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، میری اُمت گناہ سمیت قبر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

(طبرانی اوسط ج ۱ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۱۸۷۹)

ایصالِ ثواب کا انتظار!

سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے، مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَا فِیْھَا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل قبر والوں کو ان کے زندہ مُتعلِّقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دعائے مغفرت کرنا ہے''۔ (بیہقی شُعَبُ الاِیمان ج ۶ ص ۲۰۳، رقم الحدیث ۷۹۰۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

دعائے مغفرت کی فضیلت

''جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزوجل اُس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عِوَض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد ج ۱۰، ص ۳۵۲، رقم الحدیث ۱۷۵۹۸)

اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آگیا! ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمت کی مغفرت کیلئے دعا کریں گے تواِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں اپنے لیے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کیلئے دعا تحریر کردیتا ہوں۔(اوّل آخر درود شریف پڑھ لیں) اِن شاء اللّٰہ عزوجل ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ. یعنی اے اللہ میری اور ہر مومن و مومنہ کی مغفرت فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دعاء کو عربی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل　　نام غفّار ہے ترا یاربّ!

نورانی لباس

ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا زندہ لوگوں کی دعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ توانہوں نے جواب دیا، "ہاں اللہ عزوجل کی قسم وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں"۔

(شرح الصدور ص ۳۰۵)

جلوۂ یار سے ہو قبر آباد　　وَحشتِ قبر سے بچا یاربّ!

نورانی طباق

"جب کوئی شخص میت کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں، "اے قبر والے! یہ ہدیہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔" یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص ۳۰۸)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے　　فضل سے کردے چاندنا یاربّ!

مُردوں کی تعداد کے برابر اَجر

جو قبرستان میں گیارہ بار سورۂ اِخلاص پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مُردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کا اجر ملے گا۔ (کشف الخفاج ۲، ص ۳۷۱، مطبوعہ مؤسستہ الرسالۃ بیروت)

اہلِ قُبُور سِفارش کریں گے

شفیع مجرمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان شفاعت نشان ہے، جو قبرستان سے گزرا اور اس نے سورۃُ الفاتحہ، سورۃُ الاخلاص اور سورۃُ التّکاثُر پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی، "یا اللہ عزوجل! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اس کا ثواب مؤمن مرد و عورت دونوں کو پہنچا تو وہ قبر والے قیامت کے روز اس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہونگے۔

(شرح الصدور ص ۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ اس برے کو بھی کر بھلا یارب!

سورۂ اخلاص کا ثواب

حضرت سیِّدُ نا حمّاد مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک رات مکہ مکرمہ کے قبرِستان میں سوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے استِفسار کیا، کیا قیامت قائم ہوگئی؟ اُنہوں نے کہا، نہیں بات دراصل یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے سورۃُ الاخلاص پڑھ کر ہم کو ایصالِ ثواب کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ (شرح الصدور، باب فی قراءۃ القرآن للمیت، ص ۳۱۲)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تو نے جب سے سنا دیا یارب!

آسرا ہم گنہگاروں کا اور مضبوط ہوگیا یاربّ!

اُمِّ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے کُنواں

حضرت سیِّدُ نا سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میری ماں انتقال کرگئی ہیں (میں اُن کی طرف سے صَدَقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صَدَقہ افضل رہے گا؟ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''پانی'' چُنانچہ انہوں نے ایک کُنواں کھدوایا اور کہا، ''یہ اُمِّ سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ہے۔''

(سنن ابوداؤد شریف ج ۲، ص ۵۳، رقم الحدیث ۱۶۸۱، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیِّدُ نا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ یہ کُنواں اُمِّ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ہے۔ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کنواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بزرگوں کی طرف منسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ ''یہ سیِّدُ نا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا ہے''۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی اپنی قربانی کی گائے لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں، کہ کس کی گائے ہے؟ تو اُس نے یہی جواب دینا ہے، ''میری گائے ہے'' جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو ''غوثِ پاک کا بکرا'' کہنے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ عزوجل ہی ہے اور قربانی کی گائے ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ہر ذبیحہ کے ذبح کے وقت اللہ عزوجل کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل وسوسوں سے نجات بخشے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

''ولی کی نیاز میں شفاء ہے''

کے سترہ حُروف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے ۱۷ مدنی پھول

(۱) فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مطالعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔

(۲) میّت کا تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجے وغیرہ کے عدمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور میّت کیلئے زندوں کا دعا کرنا قرآنِ کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل ہے۔ چنانچہ

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِ هِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

ترجمہء کنزالایمان! اور وہ جوان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب عزوجل ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ ۲۸ سورۂ حشر آیت ۱۰)

(۳) تیجے وغیرہ کا کھانا صِرف اسی صورت میں میّت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے وُرثا بالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو سخت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت)

(۴) میّت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صِرف فُقَراء کو کھلائیں۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت)

(۵) ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اُس کا تیجہ، وغیرہ بھی کرنے میں حرج نہیں۔

(۶) جو زندہ ہیں ان کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے ان کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔

(۷) مسلمان جِنّات کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

(۸) گیارھویں شریف، رَجَبی شریف (یعنی ۲۲ رجب المرجّب کو سیِّدُنا امام جعفرِ صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کونڈے ہی میں کھیر کِھلانا ضَروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جا سکتے ہیں۔

(۹) بزرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً "نذر و نیاز" کہتے ہیں اور یہ نیاز تبرّک ہے اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

(۱۰) ایصالِ ثواب کے کھانے میں مہمان کی شرکت شرط نہیں گھر کے افراد اگر خود ہی کھالیں جب بھی کوئی حرج نہیں۔

(۱۱) روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں اُس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب کی نیّت کر لیں تو مدینہ ہی مدینہ۔ مثلاً ناشتے میں نیّت کریں، آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے ذَرِیعے تمام انبیائے کِرام علیہم السلام کو پہنچے۔ دوپہر کو نیّت کریں، ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور تمام اولیائے کِرام علیھم الرضوان کو پہنچے، رات کو نیّت کریں، ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے۔

(۱۲) کھانے سے پہلے ایصالِ ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرُست ہے۔

(۱۳) ہو سکے تو ہر روز (نَفع پر نہیں بلکہ) اپنی بِکری کا ایک فیصد اور ملازِمت کرنے والے تنخواہ کا ماہانہ کم از کم تین فیصد سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کیلئے نکال لیا کریں۔ اِس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام

میں خرچ کریں ان شاءاللہ عزوجل اِس کی برکتیں خود ہی دیکھیں گے۔

(۱۴) داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیِّدہ کی کہانی وغیرہ سب من گھڑت قصّے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام "وصیت نامہ" لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی "شیخ احمد" کا خواب دَرج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار نہ کریں۔

(۱۵) جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عزوجل کی رَحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملیگا۔ یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔ (رَدُّ المُحتار)

(۱۶) ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مجموعہ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس۔ (مُلَخَّص از فتاوی رضویہ)

(۱۷) ایصالِ ثواب صِرف مسلمان کو کرسکتے ہیں۔ کافر یا مُرتَد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اس کو مرحوم کہنا **کُفر** ہے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کیلئے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، مَثَلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار دُرُود شریف پڑھا یا کسی کو ایک سنّت بتائی یا نیکی کی دعوت دی یا سنّتوں بھرا بیان کیا۔ الغرض کوئی بھی نیکی کی۔ آپ دل ہی دل میں اس طرح نیّت کر لیں مَثَلاً، "ابھی میں نے جو سنّت بتائی اس کا ثواب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پہنچے"۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن کی نیت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا۔ دل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے جیسا کہ ابھی حدیث سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ انہوں نے کنواں کھدوا کر فرمایا۔ "یہ اُمِّ سعد کیلئے ہے"۔

ایصالِ ثواب کا مُرَوَّجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کو سامنے رکھ لیں۔

اب **اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ** پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ ﴿١﴾

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ ﴿٢﴾

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ ﴿٣﴾

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ ﴿٤﴾

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ ﴿٥﴾

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ع ﴿٦﴾

تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿١﴾

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿٢﴾

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿٣﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ع ﴿٤﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ﴿١﴾

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ﴿٢﴾

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ ﴿٣﴾

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ ﴿٤﴾

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ع ﴿٥﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ ﴿۱﴾

مَلِكِ النَّاسِۙ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِۙ ﴿۳﴾

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۪ۙ ﴿۴﴾

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِۙ ﴿۵﴾

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ع

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ ﴿۲﴾

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ ﴿۳﴾

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ ﴿۴﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ ﴿۵﴾

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾ ع

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَۙ ﴿۲﴾

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَۙ ﴿۳﴾

وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ

هُمْ یُوْقِنُوْنَؕ ﴿۴﴾ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۠

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۠

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اب دُرُود شریف پڑھیے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ
صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بُلند آواز سے ''الفاتحہ'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے **سورۃُ الفاتحہ** پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے، ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے''۔ تمام حاضرین کہہ دیں'' آپکو دیا'' اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کردے۔ ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمٰن فاتحہ سے قبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ تحریر کرتا ہوں۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ

ایک بار

سورۃ الفاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

ایک بار

آیۃ الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا

الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا

بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

تین بار

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا اللہ عزوجل جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیں) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہوسکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایان شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عِظام رحمہم اللہ کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے سیّدُنا آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لیکر اب تک جتنے انسان و جِنّات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا اس دَوران جن جن بزرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیں۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشِد کو ایصالِ ثواب کریں۔ (فوت شدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔) اب حسب معمول دعا ختم کردیں۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیں)۔

خبردار!

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو انفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نمازِ باجماعت کیلئے مسجد کا رخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نماز آئے اور سستی کے باعث معاذ اللہ جماعت فوت ہوجائے۔ دوپہر کے کھانے کے لیے بعد نماز ظہر اور شام کے کھانے کیلئے بعد نماز عشاء مہمانوں کو بُلانے میں غالباً باجماعت نمازوں کیلئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہیے کہ وقت ہوجائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کو "نیاز" کی مصروفیت میں اللہ عزوجل کی "نمازِ باجماعت" میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔

مَزار پر حاضِری کا طریقہ

بزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مُڑ کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لہٰذا مزاراتِ اولیاء پر بھی پائنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دُور کھڑا ہو اور اس طرح سلام عرض کرے،

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَلِیَّ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

ایک بار سورۃُ الفاتحہ اور 11 بار سورۃُ الْاِخْلاص (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر ہاتھ اُٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے مطابق (صاحبِ مزار کا نام لیکر بھی) ایصالِ ثواب کرے اور دعاء مانگے، "اَحْسَنُ الوِعاء" میں ہے، ولی کے قُرب میں دعاء قبول ہوتی ہے۔

الٰہی واسطہ کل اولیاء کا

مرا ہر ایک پورا مُدَّعا ہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَرْبَعِیْنَ وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃ

مدینۂ منورہ سے چالیس وصیّتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ اِس وَقت نمازِ فجر کے بعد مسجد النّبوی الشّریف علٰی صاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بیٹھ کر ''اَرْبَعِیْنَ وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ'' (یعنی مدینۂ منورہ سے چالیس وصیّتیں) تحریر کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں، آہ صد آہ!

آج میری مدینۂ منورہ کی حاضری کی آخری صبح ہے، سورج روضۂ محبوب علٰی صاحبِهَاالصلوۃ و السلام پر عرضِ سلام کے لیے حاضر ہوا چاہتا ہے، آہ! آج رات تک اگر جنّت البقیع میں مدفن کی سعادت نہ ملی تو مدینے سے جدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ اَشکبار ہے، دل بے قرار ہے، ہائے!

افسوس چند گھڑیاں طیبہ کی رہ گئی ہیں
دل میں جدائی کا غم طوفان مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہجر مدینہ کی جاں سوز فکر نے سراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے، ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسّم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چھوٹ جائے گا، دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سُوئے وطن روانگی کے لمحات ایسے جانگزا ہوتے ہیں گویا، کسی شیر خوار بچے کو اُس کی ماں کی گود سے چھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہوا نہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہو کہ شاید ماں ایک بار پھر بلالے گی...... اور شفقت کے ساتھ گود میں چھپالے گی...... اپنے سینے سے چمٹالے گی...... مجھے لوری سنا کر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سلادے گی...... آہ!

میں شکستہ دِل لئے بوجھل قدم رکھتا ہوا
چل پڑا ہوں یا شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اَلْوَداع

اب شکستہ دل کے ساتھ ''چالیس وَصَایا'' عرض کرتا ہوں، میرے یہ وَصَایا ''دعوتِ اسلامی'' سے وابستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف بھی ہیں، نیز میری اولاد اور دیگر اہلِ خانہ بھی ان وَصَایا پر ضرور توجّہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پاپی و بدکار کو مدینۂ پُر انوار میں، وہ بھی سایۂ سبز سبز گنبد و مینار میں، اے کاش! جلوۂ سرکارِ نامدار، شہنشاہِ اَبرار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پروردگار، احمدِ مختار عزّ وجلّ وصلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، میں شہادت نصیب ہوجائے اور جنّتُ البَقیع

میں دوگز زمین میسر آئے، اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سعادتیں ہیں۔ آہ! ورنہ جہاں مقدر......

مدینہ ۱ : اگر عالمِ نزع میں پائیں تو اُس وقت کا ہر کام سنّت کے مطابق کریں، چہرہ قبلہ رُو اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سیدھے کریں۔ یاسین شریف بھی سنائیں اور امام اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی لکھی ہوئی نعتیں بھی، کہ ان کا کلام عین شریعت کے مطابق بلکہ ہر ہر شعر قرآن و حدیث اور اقوال بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شرح و تفسیر ہے۔

مدینہ ۲ : بعد قبضِ رُوح بھی ہر ہر معاملے میں سنّتوں کا لحاظ رکھیں، مثلاً تجہیز و تکفین وغیرہ میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنا کہ زیادہ عوام اکٹھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا سنت نہیں۔ بہارِ شریعت حصہ ۴ میں بیان کیے ہوئے احکام پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳ : قبر کی سائز وغیرہ سنّت کے مطابق ہو اور لحد بنائیں کہ سنت ہے۔

(قبر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صندوق : (۲) لحد : لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کے لیے جانبِ قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنّت ہے، اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مضائقہ نہیں۔ یاد رہے لحد میں بھی صندوق ہی کی طرح اوپر سے تختہ وغیرہ لگانا ہوگا، ہوسکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ سلیب اندرونی حصہ میں ترچھی کر کے لگا لو مگر اُس کی بات نہ مانی جائے۔)

مدینہ ٤ : قبر کی اندرونی دیواریں کچّوں کی ٹوں ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں استعمال نہ کی جائیں۔ اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصّہ کو مٹی کے گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔

مدینہ ٥ : ممکن ہو تو اندرونی تختے پر یاسین شریف، سورۃُ الملک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔

مدینہ ٦ : کفنِ مسنون خود سگِ مدینہ کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فقر کی صورت میں کسی **صحیحُ العقیدہ** سُنّی کے مالِ حلال سے لیا جائے۔

مدینہ ۷ : غُسل باریش، باعمامہ و پابندِ سنّت اسلامی بھائی عین سنّت کے مطابق دیں۔ (ساداتِ کرام اگر گندے وجود کو غُسل دیں تو سگِ مدینہ اسے اپنے لیے بے ادبی تصوّر کرتا ہے۔)

مدینہ ۸ : غُسل کے دَوران سترِ عورت کی مکمل حفاظت کی جائے، اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت کتھئی یا کسی گہرے رنگ کی دو موٹی چادریں اُڑھا دی جائیں تو غالباً سِتر چمکنے کا اِحتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی جسم کے ہر حصّہ پر بہنا لازمی ہے۔

مدینہ ۹ : کفن اگر آبِ زمزم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے تر کیا ہوا ہو تو سعادت ہے، کاش! کوئی سیّد صاحب سر پر سبز عمامہ شریف سجادیں۔

مدینہ ۱۰ : بعدِ غُسل، کَفَن میں چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر اَنگُشتِ شہادت سے بِسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم ط لکھیں۔

مدینہ ۱۱ : اسی طرح سینے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

مدینہ ۱۲ : دل کی جگہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

مدینہ ۱۳ : ناف اور سینے کے درمیانی حصّہ کفن پر یا غوث اَعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا امام ابا حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا اِمام اَحمد رَضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا شیخ ضِیاءُ الدّین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہادت کی اُنگلی سے لکھیں۔

مدینہ ۱٤ : نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حصّہ کفن پر (علاوہ پُشت کے) ''مدینہ مدینہ'' لکھا جائے۔ یاد رہے یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف اَنگُشتِ شہادت سے اور زہے نصیب کوئی سیّد صاحب لکھیں۔

مدینہ ۱۵ : اگر مُیَسّر ہو تو مُنہ پر اچھی طرح خاکِ مدینہ چھڑک دی جائے۔ ممکن ہو تو دونوں آنکھوں پر خارِ مدینہ اگر یہ نہ ہوں تو مدینۂ منورہ کی کھجوروں کی گُٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

مدینہ ۱٦ : جنازہ لے کر چلتے وقت بھی تمام سنّتوں کو ملحوظ رکھیں۔

مدینہ ۱۷ : جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہلِ سنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصیدۂ دُرُود ''کعبہ کے بدرُ الدجےٰ تم پہ کروڑوں دُرود'' پڑھیں۔ (اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف علمائے اہلسنت ہی کا کلام پڑھا جائے)

مدینہ ۱۸ : جنازہ کوئی صحیحُ العقیدہ سُنّی عالِمِ باعمل یا کوئی سنتوں کے پابند اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اَولاد میں سے کوئی پڑھادیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کرام کو فوقیت دی جائے۔

مدینہ ۱۹ : زہے نصیب! سادات کرام اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں قبر میں اُتاریں۔

مدینہ ۲۰ : چہرہ کی طرف دیوارِ قبر میں طاق بنا کر اُس میں کسی پابندِ سنّت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقشِ نعل شریف، سبز گنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہر کارہ وغیرہ تبرّکات رکھیں۔

مدینہ ۲۱ : اگر جنّتُ البقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی وَلیُّ اللّٰہ کے قُرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپردِ خاک کریں، مگر جائے غصب پر دفن نہ کریں کہ حرام ہے۔

مدینہ ۲۲ : قبر پر اذان دیں۔

مدینہ ۲۳ : زہے نصیب! کوئی سَیِّد صاحِب تلقین فرمادیں ۔(تلقین کی فضیلت: سرکارِ مدینہ قرارِ قلبُ وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے، یافلاں بن فلانہ، وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے، یافلاں بن فلانہ، وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے، یافلاں بن فلانہ، وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے۔ اُذْکُرْ مَاخَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْآنِ اِمَامًا ۔ ترجمہ: تُو اُسے یاد کر جس پر تُو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تُو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا حوا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر، رقم الحدیث ۷۹۷۹، ج ۸، ص ۲۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

نوٹ: فلاں بن فلانہ کی جگہ میت اور اسکی ماں کا نام لے۔ مثلاً محمد الیاس بن امینہ، اگر میت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی جگہ حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لے۔ تلقین صرف عربی میں پڑھیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہٗ)

مدینہ ۲۴ ہو سکے تو میرے اہلِ محبت میری تدفین کے بعد ۱۲ روز تک، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم ۱۲ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کیے رہیں اور ذِکر و دُرود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں۔ ان شآء اللہ عزوجل نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا۔ اس دوران بھی اور ہمیشہ نماز باجماعت کا اہتمام رکھیں۔

مدینہ ۲۵ میرے ذِمّہ اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی اِحسانًا اپنے پلّے سے ادا فرمادیں۔ اللہ عزوجل اَجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس قادری کو مُعاف فرمادیں، اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً وُرثاء سے رُجوع کریں یا معاف کر دیں)

مدینہ ۲۶ : مجھے اِستقامت و کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے نوازتے رہیں تو احسانِ عظیم ہوگا۔

مدینہ ۲۷ : سب کے سب مَسلکِ اہلِ سنّت پر امامِ اہلِ سنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

مدینہ ۲۸ : بدمذہبوں کی صُحبت سے کوسوں دُور بھاگیں کہ اُن کی صُحبت خاتمہ بالخیر میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے۔

مدینہ ۲۹ : تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلبُ وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اور سنّت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مدینہ ۳۰ : نمازِ پنجگانہ، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (و دیگر واجبات و سُنن) کے مُعاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

مدینہ ۳۱ : وصیّت ضروری وصیّت : دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ساتھ ہر دم وفادار رہیں، اِس کے ہر رُکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اُس حکم کی اِطاعت کریں جو شریعت کے مطابق ہو، شوریٰ یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی ذِمہ دار کی بلا اجازتِ شرعی مخالفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں۔

مدینہ ۳۲ : ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت اور ہر ماہ کم از کم تین دن، ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن، اور زندگی میں یکمشت کم از کم ۱۲ ماہ کے لیے مَدَنی قافِلے میں سفر کو یقینی بنائے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اِصلاح پر استقامت پانے کے لیے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذِمہ دار کو جمع کروائے۔

مدینہ ۳۳ : تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و سنّت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہیں۔

مدینہ ۳۴ : بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں نیز دنیا کی مُحبت، مالِ حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خِلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ حُسنِ اخلاق اور مدنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دُھوم مچاتے رہیں۔

مدینہ ۳۵ : غصہ اور چڑچڑا پن کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں، ورنہ دین کا کام دُشوار ہو جائے گا۔

مدینہ ۳۶ : میری تالیفات و بیان کی کیسیٹوں سے میرے وُرثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مَدَنی اِلتجاء ہے۔

مدینہ ۳۷ : میرے ترکہ وغیرہ کے معاملہ میں حکمِ شریعت پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳۸ : مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عزوجل کے لیے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

مدینہ ۳۹ : مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔

مدینہ ۴۰ : بالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حقوق معاف ہیں۔ وُرثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں خصوصی کرم ہو گیا تو اِن شآء اللہ عزوجل اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا، بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

(اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر "ہڑتال" اِس کا نام ہے کہ مسلمانوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، مسلمانوں کی دوکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو۔ بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس

طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔اس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دین ودنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔عموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر اِنتظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے۔)

کاش! گناہوں کو بخشنے والا خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ مجھ پاپی و بدکار کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طُفیل مُعاف فرمادے۔اے میرے پیارے اللہ عزوجل! جب تک زندہ رہوں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گُم رہوں، ذِکرِ مدینہ کرتا رہوں۔نیکی کی دعوت کے لیے کوشاں رہوں۔محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پاؤں، بخشا بھی جاؤں۔جنت الفردوس میں بھی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو۔آہ! کاش ہر وقت نظارہ محبوب میں گم رہوں۔اے اللہ عزوجل اپنے حبیب پر اَن گنت دُرُود وسلام بھیج۔ان کی تمام اُمّت کی مغفرت فرما۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

یاالٰہی عزوجل جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے

دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ساتھ ہو

''مدنی وصیّت نامہ'' (یہ الفاظ لکھتے وَقت) تقریباً ساڑھے تیرہ سال قبل (محرم الحرام ۱۴۱۱ھ) مدینۂ منورہ سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی معمولی ترمیم کی گئی تھی۔اب مزید بعض ترامیم کے ساتھ حاضر کیا ہے۔

وصیّت باعثِ مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلبُ وسینہ، فیض گنجینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، صاحبِ مُعطر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان باقرینہ ہے۔''جس کی موت وَصیّت پر ہوئی (یعنی جو وصیت کرنے کے بعد فوت ہوا) وہ عظیم سنت پر مَرا اور اُس کی موت تقوٰی اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفرت ہوگئی۔'' (مشکوۃ شریف ص ۲۶۶)

طریقۂ تجہیز وتکفین

مرد کا مسنون کفن

(۱) لفافہ (۲) اِزار (۳) قمیص

عورت کا مسنون کفن

مندرجہ بالا تین اور دو مزید (۴) سینہ بند (۵) اَوڑھنی۔(مخنث کو بھی عورت والا کفن دیا جائے)

کفن کی تفصیل

(۱) لِفافہ (یعنی چادر) میّت کے قد سے اِتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

(۲) اِزار (یعنی تہبند) چوٹی سے قدم تک یعنی لِفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لیے زائد تھا۔

(۳) قمیص (یعنی کَفنی) گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرد کی کَفنی کندھوں پر چیریں اورعورت کے لیے سینے کی طرف

(۴) سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (عموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے، اس کا میت کے قد کے مطابق ہونا ضروری نہیں، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے تھان میں سے حسب ضرورت کپڑا کاٹا جائے۔)

غُسلِ میّت کا طریقہ

اگربتّیاں یا لُوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں۔ تختے پر میت کو اِس طرح لِٹائیں جیسے قبر میں لِٹاتے ہیں۔ ناف سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے چھپادیں۔ (آج کل غُسل کے دوران سفید کپڑا اُڑھاتے ہیں۔ پانی لگنے سے بے پردگی ہوتی ہے۔ لہٰذا کتھئی یا گہرے رنگ کا اتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے سِتر نہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کرلیں تو زیادہ بہتر) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف استنجا کروائے۔ (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وضو کروائیں، یعنی تین بار منہ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دُھلائیں۔ پھر سر کا مسح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دُھلائیں۔ میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا، کُلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ البتہ کپڑے یا رُوئی کی پھریری بھگو کر دانتوں مَسُوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سَر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی الٹی) کروٹ پر لِٹا کر بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا (جواب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم سر سے پاؤں تک بہائیں، کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر سیدھی کروٹ لِٹا کر بھی اسی طرح کریں، پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وُضو اور غُسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سَر سے پاؤں تک تین بار کافُور کا پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سنّت۔

کَفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں۔ پھر اِس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر کَفنی رکھیں۔ اب میت کو اُس پر لِٹائیں اور کَفنی پہنائیں اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو ملیں۔ وہ اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔ یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ (مرد اور عورت دونوں کے لیے خوشبو اور کافور لگانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔)

پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لِفافہ بھی اِسی طرح پہلے اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تا کہ سیدھا اُوپر رہے۔ سَر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو حصّے کر کے کفنی کے اُوپر سینے پر ڈال دیں۔ اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سَر پر لا کر مُنہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اِس کا طُول آدھی پُشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اڑھاتے ہیں، جس طرح عورتیں زندگی میں سَر پر اوڑھتی ہیں یہ خلافِ سنّت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لفافہ یعنی چادر لپیٹیں۔ پھر آخر میں سینہ بند، پستان کے اوپر والے حصّے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔ (آج کل عورتوں کے کفن میں بھی لِفافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے، تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو۔)

بعد نمازِ جنازہ تدفین

جنازہ اُٹھانے اور اس کی نماز کا طریقہ "نماز کے احکام" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے تاکہ میت قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتاری جائے۔ قبر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف سے نہ لائیں۔

(۲) حسبِ ضرورت دو یا تین (بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک) آدمی قبر میں اُتریں۔

عورت کی میت محارِم اُتاریں یہ نہ ہوں، تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے اُتروائیں۔

(۳) عورت کی میت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھیں۔

(۴) قبر میں اُتارتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (عزّوَجلّ وصلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم)

(۵) میت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں، اور اُس کا مُنہ قبلہ کی طرف کر دیں۔ کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حرج نہیں۔

(۶) قبر کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو لکڑی کے تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (قبر کے اندرونی حصے میں آگ کی پکی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے، مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے۔ لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے، کچی مٹی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ عزّوجلّ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ (امین بجاہِ النّبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم)

(۷) اب مٹّی دی جائے۔ مُستحب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (ہم نے زمین ہی سے تمھیں بنایا) دُوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تمھیں پھر لے جائیں گے) تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے تمھیں دوبارہ نکالیں گے) کہیں۔ اب باقی مٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔

(۸) جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

(۹) قبر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں جو کھونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آج کل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں۔

(۱۰) قبر ایک بالشت اونچی ہو یا اس سے معمولی زیادہ (عالمگیری، ج اول، ص ۱۶۶)

(۱۱) تدفین کے بعد پانی چھڑکنا سنّت ہے۔

(۱۲) اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غَرض سے چھڑکیں تو جائز ہے۔

(۱۳) آج کل جو بلا وجہ قبروں پر پانی چھڑکا جاتا ہے اس کو فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۴، ص ۱۸۵ پر اِسراف لکھا ہے۔

(۱۴) دفن کے بعد سرہانے الٓمّٓ تا مُفلحون اور قدموں کی طرف اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سُورہ تک پڑھنا مستحب ہے۔

(۱۵) تلقین کریں۔

(۱۶) قبر کے سرہانے قبلہ رُو کھڑے ہو کر اذان دیں۔

(۱۷) قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے، اور میّت کا دل بہلے گا۔

(ردالمحتار، ج ۳، ص ۱۸۴)